مسلسل
اشاعت کے ۴۹ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ : ۱ جلد : ۱۵

محرم الحرام ۱۴۳۲ھ جنوری 2011

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

صدرِ مملکت کی خدمت میں کھلا خط

دھن میں زباں تمہارے لیے
بدن میں ہے جاں تمہارے لیے

قانونِ توہینِ رسالت کے نئے معنی اور مفہوم

رہبر کمیٹی کی طرف سے علماء کرام کی خدمت میں ضروری گذارش

شاتمِ رسول کی سزا اور اس کی معافی؟

چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری شروع

ریلوے اسٹیشن چناب نگر پر واقع ختم نبوت کی جامع مسجد محمدیہ کا ایک خوبصورت منظر

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱ ○ جلد: ۱۵

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفےٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفےٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

امیر مرکزیہ کی طرف سے علماء کرام کی خدمت میں ضروری گذارش	ادارہ	3

مقالات ومضامین

صدر مملکت کی خدمت میں کھلا خط	مولانا اللہ وسایا	4
شاتم رسول کی سزا اور اس کی معافی؟	سینیٹر پروفیسر ساجد میر	8
دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے	نذیر احمد غازی	11
قانون توہین رسالت کے نئے معنی ومفہوم	محمد اسماعیل قریشی	14
عدل وانصاف کی اہمیت	حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ	19
دعوت قبول کرنے کے آداب	مولانا مفتی نظام الدین شامزی	24
پارلیمان غیر مسلم کے قائم مقام صدر بننے کی سازش کا ادراک کرے	حشمت حبیب ایڈووکیٹ	28
شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کا سانحہ ارتحال	محمد مقصود کشمیری	31
مسلمانوں کی پستی کا علاج	حضرت مولانا محمد الیاسؒ	32

رد قادیانیت

چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری شروع	سیف اللہ خالد	36
احتساب جلد۳۳ کا دیباچہ	ادارہ	39
احتساب جلد۳۴ کا دیباچہ	ادارہ	42

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	44
اشاریہ	ادارہ	47

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی طرف سے

حضرات علماء کرام کی خدمت میں ضروری گذارش

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ اما بعد!

بخدمت عالیجناب حضرات علماء کرام! آپ سے بہتر کون اس بات کو جانتا ہے کہ آنحضرتﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا مسئلہ مسلمانوں کے ایمان کی جان ہے۔ آنحضرتﷺ کی ادنیٰ سی گستاخی انسان کو دارین کی فلاح سے محروم اور ابدی عذاب وشقاوت کا مستحق بنادیتی ہے۔ حال ہی میں ملکی اخبارات میں ننکانہ کی ملعونہ آسیہ کا کیس بہت شہرت حاصل کرگیا ہے۔ اس مسیحی خاتون نے آنحضرتﷺ کی اہانت کا ارتکاب کیا۔ پنچائیت، پولیس کی انکوائری نے اسے ملزم ثابت کیا۔ پرچہ درج ہوا۔ سیشن جج نے کیس کی سماعت کی۔ گواہان کے بیانات، مقدمہ کے چالان اور خود ملزمہ کے اعتراف کے بعد عدالت نے اسے مجرم قرار دے کر سزا سنائی۔

ہائیکورٹ میں اس فیصلہ کے خلاف مجرمہ نے اپیل دائر کر رکھی ہے۔ اس کی سماعت نہیں ہوئی۔ اگر ہائیکورٹ کا فیصلہ مجرمہ کے خلاف ہوا تو سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کا مرحلہ باقی ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ اگر خلاف ہوجائے تو بھی مجرمہ سپریم کورٹ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے خلاف نظرثانی کی درخواست کا حق رکھتی ہے۔ ابھی تمام تر یہ عدالتی طریق کار باقی ہے۔ ان سب کو نظرانداز کر کے ملعونہ آسیہ کے ہاں جیل میں گورنر پنجاب گئے اور پھر ملک میں آسیہ کو بچانے کی جدوجہد، اس قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کا پروپیگنڈہ اس زور کے ساتھ شروع ہوگیا ہے کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ ان حالات میں پیپلز پارٹی کی ایک رکن قومی اسمبلی جناب شیریں رحمان نے اس قانون کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کا بل قومی اسمبلی میں جمع کرادیا ہے۔

گورنر پنجاب، شیریں رحمان، ملک بھر کی این جی اوز وغیرہ کی کارروائیوں کو امریکی مطالبہ کے تناظر میں دیکھا جائے تو شدید اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ کسی وقت بھی تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کی سازش تکمیل کو پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد سوائے کف افسوس ملنے کے ہمارے پاس باقی کچھ نہ رہ پائے گا۔

ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ خطبہ جمعہ، تحریر وتقریر، اخبارات کے ذریعہ اس قانون کی اہمیت وافادیت اور تحفظ ناموس رسالت کی مسلمانوں کے ہاں حساسیت کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرنے میں اپنا فرض ادا کریں۔ اپنے حلقہ کے قومی اسمبلی کے ممبران کو قائل کریں کہ اسمبلی میں بھی اس سازش کو ناکام بنائیں۔ امید ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو پیغمبر علیہ السلام کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے صرف کر کے ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء!

صدر مملکت کی خدمت میں کھلا خط!

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

۱۴؍جون ۲۰۰۹ء میں چک نمبر۳؍۱ ارٹانوالی ضلع ننکانہ میں ایک دل دوز سانحہ ہوا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس گاؤں کے ایک زمیندار کے فالسہ کا باغ ہے۔ علاقہ کی عورتیں فالسہ کے باغ سے پھل توڑتی ہیں اور اپنی مزدوری لیتی ہیں۔ ان عورتوں میں آسیہ نام کی ایک مسیحی خاتون بھی تھیں۔ جو اس گاؤں کے ایک سابق فوجی عاشق مسیح کی اہلیہ ہے۔ عاشق مسیح کے گھر میں پہلے سے آسیہ کی بڑی بہن بھی موجود ہے۔ عاشق نے پہلے بڑی بہن سے شادی کی۔ اس سے جوان اولاد ہے ان میں سے بعض کی شادی بھی ہوچکی ہے۔ یہ اب بھی زندہ ہے اور عاشق مسیح کے عقد میں ہے۔ اس دوران میں انہوں نے اپنی اہلیہ کی چھوٹی بہن آسیہ سے شادی بھی رچائی۔ اب دونوں بہنیں ایک شخص کے عقد میں ایک ساتھ رہ رہی ہیں۔

فالسہ کا پھل توڑنے والی عورتوں میں مسلمان عورتیں عافیہ اور عاصمہ سگی بہنیں بھی شریک تھیں۔ آسیہ مسیحی عورت نے عافیہ وعاصمہ کے گلاس سے پانی پیا۔ ان دونوں بہنوں نے اس گلاس سے پانی پینے کی بجائے پیالی میں پانی پیا۔ اس کا آسیہ نے برا منایا اور پھر اس نے رحمت عالم ﷺ کی ذات گرامی سے متعلق دلخراش، اہانت آمیز کلمات کہے۔ سیدۂ خدیجۃ الکبریٰؓ کی آنحضرت ﷺ سے شادی مبارک کے بارے میں بھی سخت اہانت آمیز، تحقیرانہ انداز میں واہی تباہی بکی۔ گاؤں کی دونوں مسلمان عورتیں عافیہ وعاصمہ نے یہ سنا تو رونا شروع کر دیا۔ زمیندار جس کا باغ تھا اس کے بیٹے محمد افضل کو انہوں نے یہ واقعہ سنایا۔ اس نے خود آسیہ مسیحی عورت سے بھی پوچھا تو اس ملعونہ نے اعتراف کیا کہ واقعی رحمت عالم ﷺ اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کو اس نے گالیاں بکی ہیں۔ رفتہ رفتہ بات گاؤں میں پہنچی۔ گاؤں کے امام قاری سلیم نے گاؤں کے لوگوں کی موجودگی میں اس ملعونہ سے پوچھا تو بھی اس ملعونہ نے حضور علیہ السلام کی اہانت کا برملا اعتراف کیا اور ساتھ معافی چاہی۔ گاؤں کی پنچائت نے قرار دیا کہ یہ ملعونہ خود اعتراف جرم کرتی ہے اور یہ جرم ایسا ہے جس کی کوئی مسلمان معافی نہیں دے سکتا۔ لہٰذا اس ملعونہ ملزمہ کو قانون کے سپرد کیا جائے۔

یہ پنچائت ۱۹؍جون ۲۰۰۹ء کو ہوئی۔ چنانچہ پنچائت کی تحقیقات کے بعد مقدمہ نمبر ۰۹/۳۲۶ زیر دفعہ سی ۲۹۵ تھانہ صدر ننکانہ میں درج ہوا۔ اسی روز پولیس نے ملعونہ آسیہ کو گرفتار کر لیا۔ مقدمہ کی تفتیش ایس پی انوسٹی گیشن شیخوپورہ سیّد محمد امین بخاری نے کی۔ انہوں نے مدعی اور ملزم دونوں پارٹیوں کا موقف سنا۔ گواہوں کے بیانات قلمبند کئے اور اپنی آزادانہ تحقیقات میں ملعونہ آسیہ کو گناہ گار قرار دے کر چالان مکمل کر کے عدالت کے سپرد کیا۔ جناب محمد نوید اقبال ایڈیشنل جج کی عدالت میں ڈیڑھ سال کیس چلتا رہا۔ استغاثہ کے گواہان پیش ہوئے۔

صفائی کے گواہ پیش ہوئے۔ مدعی و ملزمہ کے وکیل پیش ہوئے۔ سماعت مکمل ہونے کے بعد فاضل جج نے جرم ثابت ہونے پر ۸/نومبر ۲۰۱۰ء کو اسے سزا موت اور ایک لاکھ روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی۔ اس سزا کے خلاف مجرمہ آسیہ نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کر دی۔

اس دوران میں کلیسائے روم کے پوپ بینی ڈکٹ نے اخبارات کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ اس ملعونہ کو رہا کیا جائے۔ پہلے بھی اٹلی اور برطانیہ کے کلیسائے روم میں نصف درجن سے زائد ملعونین مجرمان کو محفوظ رہائش گاہیں اور روزگار فراہم کیا گیا۔ افغانستان کا مرتد عبدالرحمٰن، مصر کی ملعونہ کمیلا شاہنا، بحرین کا ملعون یاسر الحبیب، کابل کا صحافی احمد، سب کلیسائے روم کے تحت مختلف ممالک جیسے اٹلی وغیرہ میں پناہ گزین ہیں۔

دنیائے مسیحیت کے پوپ ہمیشہ اہم انٹرنیشنل لیول کے مسائل پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ شخصی معاملات میں مداخلت ان کے منصب کے خلاف سمجھی جاتی ہے۔ اس بار انہوں نے اس ملعونہ کے شخصی کیس میں مداخلت کی۔ نتیجہ میں پاکستان کے مختلف بشپ صاحبان بھی اس ملعونہ کی رہائی کے لئے بیانات داغنے، اپیل کرنے لگے۔ گویا مسلمانوں کے درپے آزار ہوئے۔

جناب صدر مملکت صاحب! پاکستان پیپلز پارٹی کے گزشتہ عہد اقتدار میں بھی یہ واقعہ تاریخ کا حصہ ہے کہ ایک سزا یافتہ ملزم کو جیل سے راتوں رات رہا کر کے بیرون ملک بھجوا دیا گیا۔ چنانچہ اس کے بعد پورے ملک میں غیر مسلموں کی طرف سے اہانت رسول کے واقعات ہونے لگے۔ ان ملعونوں نے حکومت پاکستان اور کلیسائے روم کے طرز عمل سے باور کر لیا کہ باہر کے ملکوں کے ویزا و نیشنیلٹی کے لئے آسان راستہ یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کو گالیاں دو، اور ایف آئی آر کو بنیاد بنا کر باہر کا آسانی سے ویزا حاصل کرو۔ کلیسائے روم اور مسیحی این جی اوز سے کوئی پوچھے کہ چودہ سو سال سے پیغمبر علیہ السلام، قرآن مجید کے پیروکار، امت محمدیہ سیّدنا مسیح علیہ السلام کی صفائی کے وکیل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہودیت کے بالمقابل چودہ سو سال سے اور ڈیڑھ سو سال سے قادیانی چیف گرو مرزا غلام احمد قادیانی کے بالمقابل کہ یہ دونوں (یہودی و قادیانی) سیّدنا مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ اہانت کریں اور مسلمان ان کے مقابل میں سیّدنا مسیح علیہ السلام کی عزت و آبرو کی پاسبانی کریں۔ آج اس کا کلیسائے روم اہل اسلام کو یہ بدلہ چکا رہا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام، قرآن مجید، امت مسلمہ کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے پیغمبر اسلام کو گالیاں دینے والوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے اور پیغمبر اسلام کی عزت و ناموس کے قانون کو ختم کرنے کی مہم زوروں پر ہے۔ کوئی پوپ صاحب سے پوچھے کہ جناب کیا مغربی ممالک میں سیّدنا مسیح علیہ السلام کی عزت کا قانون موجود نہیں؟۔ اگر ہے اور یقیناً ہے تو وہ صحیح، اور پیغمبر اسلام کی عزت کا قانون غلط؟۔ آخر یہ دہرا معیار کیوں؟۔ اور پھر طرفہ یہ کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کا قانون تمام انبیائے صادقین کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے۔ بایں ہمہ اس پر تنقید کرنا، سیخ پا ہونا اور اس کو ختم کرانے کے درپے ہونا اور اس کی تنسیخ کے لئے مہم جوئی کرنا۔ سخت افسوسناک امر ہے۔

صدر مملکت پاکستان! جن حکومتوں نے پہلے اہانت رسول کے مجرمان کو بیرون ملک بھجوایا ان کا انجام دنیا نے

دیکھ لیا اور اگر اب کسی نے اسی کردار کو دہرایا تو ان کا انجام دنیا دیکھ لے گی۔ اس لئے کہ ’’باخدا دیوانہ و با محمدؐ ہشیار باش۔‘‘

جناب عزت مآب صدر مملکت! کیا کیا جائے اس کا کہ ادھر کلیسائے روم بولا، ادھر امریکا نے نعرہ لگایا کہ ملعونہ آسیہ کے خاندان کے لئے امریکا ویزا دینے کو تیار ہے۔ جناب! کبھی نہ بھولیئے وہی امریکا جس نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی مسلمان خاتون کو نمونہ عبرت بنایا ہوا ہے۔ وہی امریکا ایک مسیحی ملعونہ گستاخ رسول آسیہ کو پناہ دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ کے نمائندہ ہمارے پنجاب کے گورنر جناب سلمان تاثیر کو یہ توفیق تو نہ ہوئی کہ مسلم بیٹی عافیہ کی خبر گیری کرے۔ لیکن یہ صاحب بہادر ۲۰؍نومبر ۲۰۱۰ء کو ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں جاتے ہیں۔ پریس کانفرنس کرتے ہیں۔ ملعونہ آسیہ کو تھپکی دی جاتی ہے۔ اس کی وکالت کا فریضہ گورنر پنجاب انجام دیتے ہیں۔ تیار درخواست پر اس کے دستخط گورنر صاحب کراتے ہیں۔ اس کی درخواست آنجناب (صدر مملکت) کی خدمت میں خود لے جانے کا اعلان عام ہوتا ہے اور گورنر صاحب کا یہ ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے تحقیق کر لی ہے یہ وقوعہ غلط ہے۔ گویا پنچائت کا فیصلہ غلط۔ جناب سلمان تاثیر صاحب (سلمان رشدی کی بات نہیں ہو رہی گورنر پنجاب کا ذکر مبارک ہو رہا ہے) بیرنی دنیا کے سامنے پاکستان کا کیا نقشہ پیش کرتے ہیں کہ پاکستان کا پنچائتی نمبردارانہ نظام، پولیس، عدلیہ سب غلط ہیں۔ جناب تاثیر کی یہ پرتاثیر پاکستان کی خدمت تاریخ کا حصہ بن گئی ہے۔ مدتوں اسے گورنر بنانے کے آپ کے مبارک فیصلہ کو خراج تحسین پیش کیا جاتا رہے گا۔

صدر مملکت! آپ سے درخواست ہے کہ اگر فیصلہ غلط ہے تو ہائیکورٹ پھر سپریم کورٹ اور پھر نظر ثانی کے تمام مراحل کو یکسر نظر انداز کر کے یہ کیا جا رہا ہے کہ عدلیہ کو گورنری کے عہدہ کی طرح یوں بے توقیر نہ کیا جائے۔ یہ ملک کی خیر خواہی سے میل نہیں کھاتا۔ جان کی امان ملے تو عرض کرنا چاہوں گا کہ جب اس پر ننکانہ صاحب میں ہڑتال ہوئی۔ وکلا نے ہڑتال کی۔ عدالتوں کا بائیکاٹ ہوا۔ عوام سڑکوں پر آئے۔ گویا جہاں وقوعہ وہاں کے سواد اعظم نے گورنر پنجاب کے موقف کو یکسر مسترد کر دیا۔ پنجاب بار کونسل نے گورنر کے اس اقدام کو توہین عدالت قرار دیا۔ خود وزیر اعظم پاکستان نے اس اقدام کو خلاف قانون تسلیم کیا۔ جب سب نے اس موقف کے کذب پر مہر تصدیق ثبت کر دی تو گورنر صاحب نے دوسرا موقف اختیار کیا کہ یہ ضیاء الحق کا قانون ہے۔ بھٹو صاحب کا قانون نہیں۔ لہٰذا یہ کالا قانون ہے۔

صدر مملکت صاحب! غور فرمایئے یہ کیا فرمایا جا رہا ہے؟۔ ضیاء الحق کی آڑ میں انبیائے صادقین علیہم السلام بالخصوص پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے قانون کو کالا قانون کہا جا رہا ہے۔

اس قانون کو تبدیل کرنے کے لئے شہباز بھٹی اعلان کر چکے ہیں۔ این جی اوز، عاصمہ جہانگیر، رانجھا صاحب پتہ نہیں کون کون میدان میں اترے کہ قانون کو ختم کیا جائے۔ ان کا جواب ریٹائرڈ جسٹس وجیہہ الدین نے یہ دیا کہ پورے یورپ میں توہین رسالت کے قوانین موجود ہیں۔ وہاں کیوں احتجاج نہیں ہوتا؟۔ اور راجہ ظفر الحق صاحب نے کہا کہ یہ قانون رہنے دیا جائے۔ اس کی موجودگی کا ملزم کو ہی فائدہ ہوتا ہے۔ ورنہ جہاں وقوعہ وہاں ردعمل کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

لیکن ان معقول جوابات کے باوجود قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرانے والوں کے جذبات میں جوار بھاٹے کا ابھی تک جوبن موجود ہے۔ محترمہ شیریں رحمان نے قومی اسمبلی میں بل جمع کرایا ہے کہ اس قانون کو ختم یا تبدیل کردیا جائے۔ کسی وقت اس قانون کو ختم کرنے کی سازش پروان چڑھ سکتی ہے۔ اور وہ دلیل یہ لارہے ہیں کہ یہ قانون غلط استعمال ہوتا ہے۔

محترم صدر مملکت! آپ سے بہتر کون جانتا ہوگا کہ اور کون سے قانون ہیں جو غلط استعمال نہیں ہوتے۔ پھر ان کو ختم کرانے کے لئے ہلہ گلہ کیوں نہیں ہورہا؟۔ مانا کہ بعض بدنصیبوں نے اسے غلط استعمال کیا ہوگا۔ کیا پولیس کی معاونت کے بغیر غلط درج ہوسکتا ہے؟۔ نہیں! تو پھر پولیس کی سزا کی بات کیوں نہیں ہوتی۔ قانون کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟۔ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ مدعی و پولیس آنکھیں بند کر کے غلط کیس درج کراتے ہیں تو جناب آپ عدالتوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے؟۔ آخر وہاں جاکر ملزم کی بے گناہی ثابت ہوجائے گی۔ تو غلط کیس درج کرانے والوں کے بارہ میں دفعہ ۸۲ سے کام نہیں لیا جاسکتا۔ پورے سسٹم کی موجودگی کے باوجود عدالتی فیصلے کو یوں سبوتاژ کرنا کہ اپیلوں کے فیصلوں سے قبل اس کو رہا کرنا۔ اس کے تصور سے بھی جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔

محترم جناب زرداری صاحب! آپ ذرا تصور فرمائیں۔ خدا کرے کہ آپ کے عہد حکومت میں محترمہ بے نظیر کے قتل ناحق کے ملزم سزایاب ہوجائیں۔ ان کی اپیل آپ کے پاس آجائے۔ کیا عدالتوں کے فیصلوں کے باوجود آپ ملزموں کی سزا معاف کردیں گے؟۔

یقیناً اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر توجہ فرمائیں کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ سے کہیں زیادہ رحمت دوعالم ﷺ کی ذات اقدس کا ایک مسلمان حکمران پر حق ہے۔ آپ اس سے چشم پوشی نہ کریں۔ ورنہ یہ تو حقیقت ہے کہ دنیا چندروزہ ہے۔ ایک اور عدالت بھی ہے اس عدالت کے فیصلہ کو بائی پاس نہ کیا جاسکے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین!

مولانا عبدالحکیم نعمانی کا تبلیغی وتنظیمی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے قانون تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں ساہیوال اور ضلع پاکپتن کے تبلیغی اسفار پر تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے ممتاز علماء کرام، دینی مدارس کے سربراہان اور مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقات کر کے قانون توہین رسالت کے حساس مسئلہ پر پیدا ہونے والی صورتحال اور مجلس کی پالیسی سے آگاہ کیا۔ تمام علماء کرام اور مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں نے یقین دلایا کہ توہین رسالت کے قوانین میں کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ ناقابل قبول ہوگی۔ اس دوران مولانا عبدالحکیم نعمانی نے متعدد مساجد میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون توہین رسالت کے غلط استعمال کا شور وغوغا بے بنیاد پروپیگنڈہ اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ محض امریکی ویہودی ایجنڈے کی تکمیل کی جارہی ہے۔ اسلامیان پاکستان اپنی تمام تر عملی کمزوریوں کے باوجود اسلامی دفعات کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے۔

شاتم رسول کی سزا اور اسکی معافی؟

سینئر پروفیسر ساجد میر

نبی کریم ﷺ کی عظمت وتوقیر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اور علمائے اسلام دور صحابہؓ سے لے کر آج تک اس بات پر متفق رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا آخرت میں سخت عذاب کا سامنا کرنے کے علاوہ اس دنیا میں بھی گردن زدنی ہے۔ خود نبی رحمت ﷺ نے اپنے اور اسلام کے بے شمار دشمنوں کو (خصوصاً فتح مکہ کے موقع پر) معاف فرمادینے کے ساتھ ساتھ ان چند بدبختوں کے بارے میں جو نظم ونثر میں آپ ﷺ کی ہجو اور گستاخی کیا کرتے تھے۔ فرمایا تھا کہ: ''اگر وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹے ہوئے بھی ملیں تو انہیں واصل جہنم کیا جائے۔''

یہ حکم (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کی ذاتی انتقام پسندی کی وجہ سے نہ تھا کہ آپ ﷺ کے بارے میں تو حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرامؓ کی شہادت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ بلکہ اس وجہ سے تھا کہ شاتم رسول ﷺ دوسروں کے دلوں سے عظمت وتوقیر رسول ﷺ گھٹانے کی کوشش کرتا اور اس میں کفر ونفاق کے بیج بوتا ہے۔ اس لئے توہین رسول ﷺ کو ''تہذیب وشرافت'' سے برداشت کرلینا اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا اور دوسروں کے ایمان چھن جانے کا راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔ نیز ذات رسالت مآب ﷺ چونکہ ہر زمانے کے مسلمان معاشرہ کا مرکز ومحور ہیں۔ اس لئے جو زبان آپ ﷺ پر طعن کے لئے کھلتی ہے۔ اگر اسے کاٹا نہ جائے اور جو قلم آپ ﷺ کی گستاخی کے لئے اٹھتا ہے۔ اگر اسے توڑا نہ جائے تو اسلامی معاشرہ فساد اعتقادی وعملی کا شکار ہوکر رہ جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) نازیبا الفاظ کہنے والا امام ابن تیمیہؒ کے الفاظ میں ساری امت کو گالی دینے والا ہے اور وہ ہمارے ایمان کی جڑ کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کا ایمان اور غیرت بچانے کے لئے ہجو نگاروں کی گستاخیوں کی پاداش میں ان کا قتل روا رکھا۔ ان میں سے ایک ملعون کا نام ابن خطل تھا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی شان کے خلاف شعر کہتا اور اس کی دو لونڈیاں یہ غلیظ شعر اس کو گا گا کر سناتیں۔ فتح مکہ کے دن وہ حرم مکہ میں پناہ گزین تھا۔ ابو برزہؓ صحابی نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق اسے وہیں جہنم رسید کردیا۔

عام طور پر غزوات اور جنگوں میں آپ ﷺ کا حکم ہوتا تھا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ لیکن توہین رسول ﷺ اسلامی شریعت میں اتنا سنگین جرم ہے کہ اس کی مرتکب عورت بھی قابل معافی نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابن خطل کی مذکورہ دو لونڈیوں کے علاوہ دو اور عورتوں کے بارے میں بھی جو آپ ﷺ کے حق میں بدزبانی کی مرتکب تھیں۔ قتل کا حکم جاری کیا تھا۔ اس طرح مدینہ میں ایک نابینا صحابی کی ایک چہیتی اور خدمت گزار لونڈی جس سے ان کے بقول ان کے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی تھے۔ رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی اور بدزبانی کا ارتکاب کیا کرتی تھی۔ یہ نابینا صحابی اسے منع کرتے۔ مگر وہ باز نہ آتی۔ ایک شب وہ بدزبانی کر رہی تھی کہ انہوں نے اس کا پیٹ چاک کردیا۔ جب یہ معاملہ نبی کرم ﷺ کے سامنے پیش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! گواہ رہو اس خون کا کوئی تاوان یا بدلہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

جب حضرت عمرؓ نے گستاخ رسول ﷺ کے نابینا قاتل کے بارے میں پیار سے کہا۔ دیکھو اس نابینا نے کتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، اسے اعمیٰ (نابینا) نہ کہو، بصیرو بینا کہو کہ اس کی بصیرت و غیرت ایمانی زندہ وتابندہ ہے اور جب ایک اور گستاخ ملعونہ اسماء بنت مروان کو اس کے ایک اپنے رشتہ دار غیرت مند صحابی نے قتل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! اگر تم کسی ایسے شخص کی زیارت کرنا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت وامداد کرنے والا ہے تو میرے اس جانثار کو دیکھ لو۔ یہ غیرت مند صحابی عمیر بن عدیؓ جب اس ملعونہ کے قتل سے فارغ ہوئے تو ان کے قبیلہ کے بعض سرکردہ افراد نے ان سے پوچھا تھا کہ تم نے یہ قتل کیا ہے؟ انہوں نے بلاتأمل کہا، ہاں اور اگر تم سب گستاخی کا وہ جرم کرو جو اس نے کیا تھا تو تم سب کو بھی قتل کردوں گا۔ (الصارم المسلول)

ایک اور شاتم رسول ملعون یہودی ابورافع کو اس کی بدگوئی کی سزا دینے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عتیقؓ کی سرکردگی میں ایک گروپ بھیجا۔ یہ ملعون ایک محفوظ قلعہ میں رہتا تھا۔ مگر عبداللہ بن عتیقؓ اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اس کے سر پر جا پہنچے اور اسے واصل جہنم کیا۔ جلدی میں واپسی کے لئے مڑے تو ایک سیڑھی سے گر کر ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اسے اپنے عمامہ سے باندھا اور قلعہ کے دروازہ سے باہر نکل آئے۔ مگر انتہائی تکلیف کے باوجود وہیں بیٹھ کر اپنے مشن کی تکمیل کی خوشخبری ملنے کا انتظار کرتے رہے۔ جب ابورافع کی موت کا اعلان سنا اور اطمینان ہوا اور واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ساری بات سن کر ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر دست شفقت پھیرا تو وہ اس طرح درست ہوگئی جیسے کبھی ٹوٹی نہ تھی۔ (بخاری شریف)

کعب بن اشرف بدبخت یہودی تھا۔ جو مسلسل نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا۔ اس کو آپ ﷺ کی اجازت اور حکم سے محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ (بخاری شریف ومسلم)

جب یہودیوں نے کعب کے قتل کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے جو تکلیف دہ گستاخیاں کی تھیں۔ اگر تم میں سے کوئی اور کرے گا تو اس کی بھی یہی سزا ہوگی۔ عہد نبوی میں شاتمان رسول ﷺ کے بھیانک انجام کی ان متعدد مثالوں کے پیش نظر ہر دور کے مسلمان علماء کا فتویٰ یہی رہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے۔ موجودہ حالات میں بھی عالم اسلام کے عالمی وروحانی مرکز سعودی عرب کے مفتی اعظم کے علاوہ متعدد مسلمان ملکوں کے عالی مرتبت علماء نے بھی شاتم رسول ﷺ کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔ حالانکہ صحیح یہ ہے کہ شاتم رسول ﷺ جب معاشرے میں اپنی گندگی پھیلا چکے تو قتل کے سوا اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سچی توبہ کرنے سے وہ آخرت کی سزا سے بچ سکتا ہے۔ مگر دنیا میں بہرحال اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونا ہی پڑیں گے۔

یہ کس قدر افسوسناک، غمناک اور شرمناک بات ہے کہ پاکستان میں توہین رسالت کی مجرمہ سے صدر آصف علی زرداری کے کہنے پر گورنر پنجاب نے جیل میں ملاقات کی اور اس سے رحم کی اپیل پر انگوٹھا لگوایا۔ حالانکہ کہنے کو دونوں مسلمان ہیں اور صدر اور گورنر کسی کو بھی پاکستان کی بیٹی عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے کوشش کرنے کی جسارت نہ ہوئی۔ مگر وہ ایک گستاخ رسول کے لئے اتنے بے تاب کیوں ہیں؟۔

نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی سے مسلم امہ کی دل آزاری ہوتی ہے اور ان کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ اس گستاخانہ اور ناپاک جسارت کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہیں۔ مسلمان جس کے پیروکار ہیں۔ وہ امن

کے داعی، عدل وانصاف کے پیامبر، اقلیتوں کے محافظ اور انسانیت کے محسن ہیں۔

آج امریکہ جو دنیا کا تھانیدار بنا ہوا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے گستاخ کو پناہ دینے کے لئے پیش کش کر رہا ہے۔ اگر برطانیہ اور امریکہ میں آزادی تحریر اور تقریر کے باوجود ملک اور اس کے آئین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ملکہ کی توہین جرم ہے۔ روس میں لینن کو گالی دینا قابل تعزیر ہے تو ہمیں اپنے آقا ﷺ کی توہین کے جرم کی سزا کے ببانگ دہل اعلان سے کون روک سکتا ہے۔ ہماری متاع ایمان کی بقاء کی ضمانت ہی نبی کریم ﷺ کی ذات والا سے محبت اور آپ کی عظمت وتوقیر ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مرمٹنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کے لئے شاید یہ امر باعث حیرت ہو کہ اسلام نے بڑے بڑے گناہگار کے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں کیا۔ پھر شاتم رسول توبہ کے باوجود کم ازکم دنیاوی سزا سے کیوں نہیں بچ سکتا؟۔ امام ابن تیمیہؒ نے اس موضوع پر اپنی کتاب ''الصارم المسئول علی شاتم الرسول'' میں خوب روشنی ڈالی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ امام حدیث امام احمد اور امام مالک کے نزدیک شاتم رسول ﷺ کی توبہ اسے قتل کی سزا سے نہیں بچا سکتی۔ جب کہ امام شافعیؒ سے اس سلسلہ میں توبہ کے قبول وعدم قبول کے دونوں قول منقول ہیں۔ خود امام ابن تیمیہ اکثر محدثین وفقہاء کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ شاتم رسول ﷺ توبہ کے باوجود قتل کی سزا کا مستحق ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اپنی کتاب کے مختلف مقامات پر جوزور دار دلائل دیئے ہیں۔ ان کا خلاصہ اور وضاحت حسب ذیل ہے۔

۱...... شاتم رسول ﷺ فساد فی الارض کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی توبہ سے اس بگاڑ اور فساد کی تلافی اور ازالہ نہیں ہوتا۔ جو اس نے لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے۔

۲...... اگر توبہ کی وجہ سے سزا نہ دی جائے تو اسے اور دوسرے بدبختوں کو جرأت ہوگی کہ وہ جب چاہیں توہین رسول ﷺ کا ارتکاب کریں اور جب چاہیں توبہ کر کے اس کی سزا سے بچ جائیں۔ اس طرح غیروں کو موقع ملے گا کہ وہ مسلمانوں کی غیرت ایمان کو بازیچہ اطفال بنالیں۔

۳...... نبی کریم ﷺ کی گستاخی کے جرم کا تعلق حقوق اللہ سے بھی ہے اور حقوق العباد سے بھی۔ حقوق اللہ کو اللہ چاہے تو خود معاف کر دیتا ہے۔ مگر حقوق العباد میں زیادتی اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک متعلقہ مظلوم اسے معاف نہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں اگر کسی کا یہ جرم معاف کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔ مگر اب اس کی کوئی صورت نہیں۔ امت مسلمہ یا مسلمان حاکم آپ ﷺ کی طرف سے اس جرم کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

۴...... قتل، زنا، سرقہ جیسے جرائم کے بارے میں بھی اصول یہی ہے کہ ان کا مجرم سچی توبہ کرنے سے آخرت کی سزا سے بچ سکتا ہے۔ مگر دنیاوی سزا سے نہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ قاتل، زانی یا چور گرفتار ہو جائے اور کہے کہ میں نے جرم تو کیا تھا۔ مگر اب توبہ کر لی ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح شاتم رسول بھی ارتکاب جرم کے بعد توبہ کا اظہار کرے تو دنیاوی سزا سے نہیں بچ سکتا اور اس کا جرم مذکورہ جرائم سے بدتر اور زیادہ سنگین ہے۔

ان دلائل کے پیش نظر درست یہی ہے کہ شاتم رسول کی سزا قتل ہے اور اس کی سچی یا جھوٹی توبہ اسے اس سزا سے نہیں بچا سکتی۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کو مغرب اور اس کی نام نہاد تہذیبی اقدار سے مرعوب ہو کر اپنے مؤقف میں کسی طرح کی لچک پیدا نہیں کرنی چاہئے۔

دہن میں زباں تمہارے لئے...... بدن میں ہے جاں تمہارے لئے!

نذیر احمد غازی (سابق جج ہائیکورٹ)

پاکستان بہرحال ایک آزاد ملک ہے۔ یہ ایک نظریاتی اسلامی سلطنت ہے۔ یہاں پر ہر شخص آزاد ہے۔ لیکن آزادی کا مطلب انسانیت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے حقوق وفرائض کی پہچان ہے۔ آزادی کا مطلب حقوق انسانی کا تحفظ ہے۔ اگر ریاست کے کسی فرد کو اپنے حق کا تحفظ میسر نہیں ہے تو ریاست کے ارباب بست وکشاد کا فرض ہے کہ وہ شہری کا حق دلوائے۔ اگر ریاست کا حاکم حق نہ دلوا سکے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی نااہلی کا اعتراف کرے۔ پاکستان کے 17 کروڑ عوام میں سے 95 فیصد لوگ مسلمان ہیں اور ان کا دین اسلام ہے اور اسلام کا کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے اور کلمے کا امتیاز محمد مصطفیﷺ سے غیر مشروط اور لامحدود وفاداری ہے اور پورے عالم انسانیت میں معیار وفا ومحبت بھی جناب رسالت پناہﷺ کی ذات اقدس ہے۔ ایمان ومحبت کا محور بہرحال، بہرحال مقصود کائناتﷺ کی عظمت وکمال کو دل کی گہرائی سے تسلیم کرنا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا بلاتفریق مسلک یہ عقیدہ ہے کہ: ''محمدﷺ کی محبت دین کی شرط اوّل ہے۔''

اور حقیقت کبھی فراموش نہ ہو کہ ایمان کی اہمیت جان سے زیادہ ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جان کو نقصان دے تو وہ لائق سزا ہے اور کسی کے ایمان پر حملہ کرے تو وہ فساد فی الارض کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کا وجود انسانیت بیزاری کا سبب ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص 16 کروڑ سے زیادہ انسانوں کے ایمان پر حملہ کرے تو اس سے بڑا کون بدبخت ہوگا۔ اسلامی نظریاتی پاکستان میں یہود ونصاریٰ کے خفیہ اشاروں سے حوصلہ پاکر جب غیر مسلم جناب رسالت پناہﷺ کی توہین کی جسارت کرتے ہیں تو مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ فساد اور بدامنی کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسی لئے قانون کا راستہ اپنانے کے لئے ضابطۂ تعزیرات پاکستان میں 295-C کا ایک مکمل ضابطہ موجود ہے۔ فساد اور بدامنی کو روکنے کے لئے جب قانون حرکت میں آتا ہے تو منافقین امت پورے زور وشور سے گستاخان نبی کی حمایت پر کمربستہ ہوجاتے ہیں۔ ان منافقین کے نزدیک ایمان، اخلاق اور دین کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ قانون وعدالت کو بے چارے کیا اہمیت دیں گے۔ تازہ ترین واردات یہ ہے کہ شیخوپورہ کی ایک عیسائی عورت آسیہ نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ حسب طریقہ قانون حرکت میں آیا۔ ایڈیشنل سیشن جج نے موت کی سزا سنائی۔ ابھی مجرمہ کو ہائیکورٹ میں اپنی اپیل پیش کرنے کا حق موجود ہے۔ ہائیکورٹ میں وہ فاضل ججز پر مشتمل ڈویژن بنچ (ڈی بی) اس سزا کا ناقدانہ جائزہ لے سکتی ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق مجرمہ کی جانب سے یہ اپیل دائر بھی کردی گئی ہے۔

لیکن صاحبو! عدالت سے زیادہ اپنی ذات کو محور قوت سمجھنے والے پنجاب کے گورنر نے جیل پہنچ کر مجرمہ کو جیل کی کوٹھڑی سے نکلوا کر اپنے ہمراہ بٹھا کر پریس کانفرنس کی اور توہین رسالت کے جرم میں سزا یافتہ مجرمہ کو معصوم اور بے گناہ ثابت کرنے کی چھچھوری کوشش کی۔ گورنر پنجاب کا یہ فعل بالکل لایعنی اور غیر قانونی ہے۔ یہ معاملہ ابھی

تک عدالتوں سے متعلق معاملہ ہے۔ گورنر کا یہ فعل عدالت کے معاملات میں مداخلت ہے اور سینہ زوری ہے۔ پوچھا جائے کہ وہ کس قانون واختیار کے تحت عدالت سے سزا یافتہ کو مراعات یافتہ بنارہے ہیں۔ جناب چیف جسٹس کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ گورنر پنجاب کے اس دیدہ دلیرانہ اقدام کا ازخودنوٹس لیں۔

واہ رے واہ! لوگ سرکار کونین مدارﷺ کی گستاخیاں کریں۔ عدالت سزا دے اور نشہ اقتدار میں بدمست حکمران ایسے سزا یافتہ گستاخوں کو ہلہ شیریں دیں اور جیل کی کال کوٹھڑی سے نکال کر اپنے ساتھ معززانہ طریقے سے بٹھا کر انہیں معصوم ثابت کردیں۔

میرے وطن کے لوگو! توہین رسالت کے گھناؤنے جرم پر جس کسی نے پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ خدائے مصطفیٰﷺ اسے اسی دنیا میں بے سہارا اور ناکارہ کر کے مارے گا۔ دنیا دیکھے گی۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ حکمرانوں کی ہر پارٹی مسلمانوں کے جذبات کا خون کرنے کی قسم اٹھائے ہوئے ہے۔ یہ پیپلز پارٹی کے بزرجمہر اقتدار کے ایوانوں میں براجمان محض عالم کفر کو خوش کرنے کے لئے آئین وقانون اور دین وایمان کی سرحدیں پھلانگنے میں کوئی عار تک محسوس نہیں کرتے۔ دوسری جانب پنجاب کے ایوانوں، حکومت پر متمکن نواز شریف صاحب کی پارٹی ہے۔ جس کے وزیر قانون نشہ قوت میں اتنے چور ہیں کہ ان کی زبان لڑکھڑاتے ہوئے کہاں کہاں ٹھوکریں کھاتی ہے۔ یہی موصوف تھے جنہوں نے پنجاب اسمبلی میں رسول اللہﷺ کی نعت پڑھنے پر بڑی چابکدستی سے پابندی لگوانے کی کوشش کی تھی۔ وہ تو بھلا ہو ثناء اللہ مستی خیل اور طاہر خیلی جیسے ایمان مست لوگوں کا جنہوں نے مزاحمت کی تھی۔

اب یہی وزیر قانون ٹی وی مذاکروں میں شریک ہوکر گورنر پنجاب جیسے دیگر دین مخالف افراد کی نمائندگی کرتے ہیں اور برملا 295-C کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ قانون ختم ہونا چاہئے۔ یہ لوگ یقیناً اپنے رہبر ورہنما پارٹی لیڈرز کی نمائندگی کررہے ہیں۔ یہ کیسے وزیر قانون ہیں جو آئین وقانون اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں سے نابلد ہیں۔ اگر وہ ہائی کورٹ کے فل بنچ اور فیڈرل شریعت کورٹ اسماعیل قریشی بنام وفاقی حکومت جیسے مقدمات کے فیصلہ جات کو پوری طرح پڑھ لیتے تو انہیں کم ازکم اس طرح کی بے اعتنائی اور کم علمی کا مظاہرہ نہ کرنا پڑتا ہے۔

اسی ٹی وی مذاکرہ میں ایک راجہ نامی بھی ہے جو اپنی بے علمی یا کمزورترین ایمانی کیفیت کا مظاہرہ کررہے تھے۔ پھر ایک مغرب زدہ خاتون جس کا وطیرہ ہی اسلام اور شعائر اسلام پر تنقید ہے۔ یہ سب مل کر ایک ظالمانہ، کافرانہ اور دلخراش مسلم دشمن فعل کی حمایت کررہے ہیں کہ گستاخی رسول کے مرتکب افراد کے لئے سزا کے راستے بند کردیئے جائیں اور پھر ان کے لئے رسول دشمنی کے راستے کھول دیتے ہیں۔ یہ بے چارے اپنی نام نہاد عزت اور نام نہاد شہرت کی خاطر کائنات کی سب سے بڑی بارگاہ سے دشمنی مول لے رہے ہیں۔

خدائے قہار کا یہ اعلان ہے کہ اگر کسی نے میرے ولی سے عداوت کی تو میں رب اس شخص کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ خدا کے ایک محبوب بندے کے لئے یہ احترام وعزت ہے کہ وہ سرور کونین مدارﷺ جو باعث تخلیق کائنات ہیں۔ جن کی عظمت وبزرگی سے آسمانی صحائف بھرے ہوئے ہیں۔ جو خدا کی محبوبیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہیں۔ ان کی عزت وعظمت تو شعور انسانی سے یقیناً ماورئی ہے۔

دو عالم کو بنایا ہے تمہاری خاطر　　دو عالم کے لئے تمہیں سرکارؐ بنایا

اے گروہ انسان! خطاؤں کے پتلو، اپنی نفسانی خواہشوں کے اسیر فساد فی الارض کو فروغ دینے کی کوشش مت کرو۔ فیصلہ شدہ امور کو مت چھیڑو۔ لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے (ریاض احمد بنام سرکار، پی ایل ڈی 94ء لاہور) میں جسٹس میاں نذیر اختر نے قرار دیا تھا کہ اگر C-295 جیسے قوانین کو ختم کیا گیا تو پھر لوگ گستاخ رسول جیسے ابلیسی جرم کا پہلے کی طرح از خود فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ دشمن دین عقل کے اندھے ایسے ایسے معاملات میں قائداعظم اور اقبالؒ کا نام استعمال کرتے ہیں۔ کس نشے میں پنجاب کے بڑے کہتے ہیں کہ ہم قائداعظم کے طرز فکر کو اپناتے ہیں۔ ارے قائداعظم تو ملت اسلامیہ کے وہ عظیم مؤمن سپوت ہیں۔ جنہوں نے ایک گستاخ رسول کے قاتل غازی علم الدین شہید کا مقدمہ 1930ء میں لڑا تھا اور پوری امت اسلامیہ ان کی پشت پناہی کر رہی تھی۔ قائداعظم نے یہ مقدمہ محض جذبات کی بنیاد پر نہیں لڑا تھا۔ بلکہ حقائق اور حقوق انسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے لڑا تھا۔ اقبالؒ کے نام نہاد پرستارو تم یہ بات کیوں بھول جاتے ہو کہ جب غازی علم الدین شہیدؒ گستاخ کو کیفر کردار تک پہنچا آئے تھے تو حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے وہ تاریخی جملہ کہا تھا کہ ''اسلاسی گلاں کردے رہ گئے تے ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا'' کہ ہم باتیں کرتے رہ گئے اور بڑھئی کا بیٹا بازی لے گیا اور اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ ناز ونعمت میں پلے ہوئے گستاخوں کے ہمدرد اور خدا کے محبوب اعظم کے خفیہ دشمن بہت جلد اپنے بدترین انجام کو پہنچیں گے اور ان کا نشہ اقتدار ہرن ہو جائے گا۔ ٹی وی پر مسلسل اس موضوع پر لوگ پیٹ بھرے کی باتیں کر رہے ہیں۔ ایک ٹی وی اینکر نے کہا کہ میں نے نواز شریف سے کہا کہ آپ کی C-295 کے بارے میں کیا رائے ہے تو نواز شریف نے بھی ہمارے ہی خیالات کی تائید کی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ بات عوام کے سامنے کیوں نہیں کہتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ بات لوگوں کے ڈر سے نہیں کہہ سکتا۔

جناب نواز شریف اگر یہ حقیقت ہے تو پھر اپنا قبلہ درست کر لیجئے۔ لوگوں کا ڈر آپ کو کیوں ہوگا؟ آپ تو بہت بہادر ہیں۔ آپ تو لوگوں کے مذہبی جذبات سے بے نیاز ہو کر قادیانیوں کو بھی اپنا بھائی کہہ دیتے ہیں۔ آپ کی بے پروائی خدائے قہار کی بے پروائی اور بے نیازی کے سامنے ایک بے جان تنکے سے بھی کمتر ہے۔ اپنے بین الاقوامی مادی وارثوں پر تکیہ نہ کرنا۔ خدائے قہار کا غضب قریب آ رہا ہے۔

وارث مان نہ کر تو وارثاں دا رب بے وارث کر مار دا ای

یہ رانا ثناء اللہ کس جماعت اور کس فرد کی نمائندگی کرتے ہوئے C-295 پر ضرب لگا رہے ہیں۔ یہ صاحب آپ کے معتبر وزیر قانون ہیں تو اسی طرح TV پر آ کر ان کی تردید کر دیجئے کہ ہم ''تحفظ ناموس رسالت قانون'' کے حامی ہیں۔ یہ رانا ثناء اللہ ہماری نمائندگی نہیں کرتا۔ اعلان کرو کہ ہمارا سب کچھ شان رسالت اور حرمت نبی الانبیاءﷺ پر نچھاور ہے۔ اعلان کرو کہ ہم بھی کالے اور سفید گستاخ کی تردید کرتے ہیں۔ احتجاج کرو اسمبلی کے ایوانوں میں اور قرارداد پاس کرو کہ بدبخت گستاخ رسول کے حامی، C-295 کے مخالف دین دشمن اور پاکستان دشمن ہیں۔ ورنہ پاکستان کے سترہ کروڑ عوام کا تو جناب رسالت پناہﷺ کے بارے میں یہ واضح عقیدہ ہے کہ یارسول اللہﷺ۔

دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

قانون توہین رسالت کے نئے معنی ومفہوم!

محمد اسماعیل قریشی (ایڈووکیٹ)

’’یہ مضمون ان اسلامیان پاکستان خواتین وحضرات کی توجہ کا متقاضی ہے جو توہین رسالت کے قانون کی مخالفت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور اب توہین رسالت کے کیس میں ننکانہ صاحب کے نواحی گاؤں کی خاتون آسیہ بی بی کی سزائے موت کے خلاف بطور فیشن احتجاج کرتے ہوئے اس کی آڑ میں توہین رسالت کے قانون کو ختم کرانے کے درپے ہیں۔ ماڈریٹ کہلانے والے ان خواتین وحضرات کو کیا امریکہ، برطانیہ سے قانون توہین مسیح کو ختم کرنے یا اس میں ہلکی سی ترمیم کا تقاضا کرنے کی جرأت بھی ہوسکتی ہے۔‘‘ (ادارہ)

ایاز میر صاحب کے کالم بعنوان توہین رسالت کے قوانین کیوں دکھائی نہیں دیتے۔ میں بعض امور توجہ طلب ہیں۔ جس کے لئے اس قانون کے مختصر پس منظر کا ذکر ضروری ہے۔ ’’امتناع توہین رسالت‘‘ کے قانون کے نفاذ کے لئے سال ۱۹۸۴ء میں راقم الحروف نے ’’فیڈرل شریعت کورٹ‘‘ میں اس وقت پٹیشن دائر کی تھی۔ جب یورپ اور خاص طور پر ماسکو سے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف گستاخانہ اور دل آزار حملوں کی یلغار ہورہی تھی۔ جس کے لٹریچر کو آفاقی اشتمالیت کے نام سے ایک انتہاء پسند کیمونسٹ نے کتابی شکل میں شائع کیا اور اس کو ہائی کورٹ بار اور دوسرے اداروں میں مفت تقسیم کرتا جارہا تھا۔ اس کتاب میں بتلایا گیا تھا کہ اسلام کا دور ختم ہوچکا ہے اور پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخانہ اور نہایت نازیبا کلمات استعمال کئے گئے تھے۔ اس کتاب کی اشاعت سے قبل راقم کا ایک این جی او کے خلاف ’’قانون توہین رسالت‘‘ کا ایک مقدمہ فیڈرل کورٹ میں زیر سماعت تھا۔ جس میں ملک کے چوٹی کے علماء اور مسلمان دانشوروں کو طلب کیا گیا تھا۔ جن کی متفقہ رائے تھی کہ توہین انبیاء اسلام کے علاوہ مسیحی اور موسوی قانون کے رو سے بھی ناقابل معافی جرم ہے۔ بائبل کی رو سے اس جرم کی سزا سنگسار یا زیادہ جلا دینے کی تھی۔ جس کے مطابق گستاخان مسیح کو یہ سزا دی جاتی رہی ہے۔ اسلام کی رو سے اس جرم کی سزا قتل مقرر ہے۔ اس بارے میں راقم کی پٹیشن فیڈرل شریعت کورٹ نے منظور کر لی تھی اور توہین رسالت کو ناقابل معافی جرم قرار دیتے ہوئے اس کی سزا قرآن وسنت کی رو سے سزائے موت مقرر کردی گئی۔ ملاحظہ ہو۔ فیصلہ بمقدمہ محمد اسماعیل قریشی بنام جنرل محمد ضیاء الحق وحکومت پاکستان *PLD 1991 FSC 10* اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کردی گئی۔ جب اس اپیل کی اس وقت کے وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو اطلاع ملی تو انہوں نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا قانون توہین رسالت کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کسی اہل کار کی شرارت معلوم ہوتی ہے۔ اگر توہین رسالت کی سزا موت سے بھی زیادہ سنگین ہوتی تو اس پر بھی عمل درآمد کیا جاتا۔ میاں نواز شریف نے فوری طور پر سرکاری وکیل کو حکم دیا کہ توہین رسالت کے مقدمہ کے فیصلہ سزائے موت کے خلاف اپیل واپس لی جائے۔ جس کو بوجہ دستبرداری سپریم کورٹ نے خارج کردیا۔ جناب ایاز میر میاں محمد نواز شریف کے ہم نشینوں میں ہیں اور ان ہی کی

حمایت سے قومی اسمبلی میں پہنچے ہیں۔ لیکن ان کے توہین رسالت کے خلاف مضمون پر میاں صاحب کے حوالہ سے فارسی کی یہ مثل صادق آتی ہے۔ ''من چہ می گویم وطنبورہ من چہ می سرائید''

صاحب موصوف کو قانون توہین رسالت کے خلاف اپنے مضمون توہین رسالت کے قانون کیوں دکھائی نہیں دیتے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخی یا اہانت توہین رسالت نہیں۔ جس کسی کو قانون کی مروجہ اصطلاحات کا علم نہ ہو وہ بزعم خود قانون رسالت کے خود ساختہ معانی ومفہوم کو پیش کرنے کی جسارت کرے۔ اس پر ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیئے۔ قانون کی تعبیر اور تشریح ماہرین قانون اور عدلیہ کا کام ہے۔ اگر ہر کس وناکس یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لے تو قانون بازیچہ اطفال ہو جائے گا۔ جو ملک اور قوم کو تباہی کے کنارے پہنچادے گا۔

ایاز میر صاحب کے بیان کئے ہوئے توہین رسالت کے مفہوم سے نہ تو واضعان قانون کو تخلیقی آ گہی ہے اور نہ اعلیٰ عدلیہ اور سپریم کورٹ کے جج جن کی ساری عمر قانون کی تعبیر اور تشریح کرتے ہوئے گذری ہے۔ اپنے حضرت ایاز میر کی اس تحقیق انیق سے آشنا معلوم ہوتے ہیں توہین رسالت کے وضعی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے ایاز میر صاحب نے اپنے اس مضمون میں جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اصل توہین مذہب (رسالت) تو یہ ہے کہ ایک بچہ بھوک سے بلک رہا ہو یا کوئی بچہ پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے بھیک مانگنے پر مجبور ہو یا ایک عورت تنگ دستی کی وجہ سے بچوں سمیت دریا میں چھلانگ لگادے۔ معلوم نہیں ان کاموں کا بالواسطہ یا بلاواسطہ توہین رسالت سے کیا تعلق ہے؟ موصوف کا یہ کوئی معروضی جائزہ نہیں۔ صرف الفاظی جمع خرچ یا مولویانہ وعظ وتلقین کی ایک ماڈرن قسم ہے۔ کوئی ان سے پوچھے حضرت آپ نے اس سلسلہ میں کوئی اقدام بھی کیا ہے۔ جیسا کہ بنگلہ دیش کے غازمین (خستہ حال) بینک کے ڈائریکٹر نے سرمایہ کاروں سے رقم لے کر تنگ دست خواتین کو ایک ایک ہزار قرض حسنہ ایک سال کے لئے دیا۔ ان کی ضرورت کے مطابق سلائی یا کڑھائی کی مشین فراہم کی۔ جس کی آمدن سے وہ اپنا گزارہ بھی کرتی رہیں اور قرض کی رقم بھی واپس کردی۔ جس سے وہاں افلاس بڑی حد تک دور ہو گیا ہے۔ آپ کے بھی ملک کے سرمایہ کاروں سے تعلقات ہیں۔ آپ کو اس کار خیر سے کس نے روکا ہے؟

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے۔ (غضب ہے کہ) ہمارے لئے ایمان آئین سے کہیں بڑھ کر ہے۔ بجا فرمایا۔ سیکولر ریاست میں ایمان کی کہاں گنجائش ہوسکتی ہے۔ اسی نظریہ کے تسلسل میں یہ بھی لکھا ہے۔ ''ہم نے اس خود ساختہ نعرے کو سینہ سے لگا رکھا ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔'' ساتھ ہی اس خود فریبی کا شکار ہیں کہ پاکستان ایک خاص مقصد کے لئے تخلیق کیا گیا تھا کہ خدائی مشن کی تکمیل ہوسکے۔ ایک طرف بظاہر سنجیدہ اور معقول دکھائی دینے والے آرمی چیف جنرل کیانی نے بھی ایک موقع پر اعلان کیا کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ مگر کسی ایک ملک نے کبھی عیسائیت کو اپنے ملک کا قلعہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ دوسری طرف لاتعداد فرقوں کے ملاؤں کی بریگیڈ بار بار اسلام کے دفاع کے نام پر سڑکوں پر آجاتی ہے۔ چیختی ہے چلاتی ہے اور بآواز بلند امریکہ کے خلاف نعرہ بازی کرتی ہے۔ یہ سب موصوف کی نظر میں احمقانہ حرکت ہے۔ اس لئے اس سے گریز کرنا پڑے گا۔ اس لئے وہ قوم کو مشورہ دیتے ہیں کہ ہمیں اپنی کمزوریوں کے باعث امریکہ کی خواہش کے مطابق اپریشن کرنا ہی پڑتا ہے۔ یعنی ہماری فوج کی اپنی کوئی حکمت عملی نہیں اور نہ ہی کوئی اپنی پالیسی ہے۔ اس کو بھی ایاز میر صاحب کی طرح امریکہ کے آگے جھکنا پڑتا ہے۔ اس جھکنے کے خلاف ہر کارروائی کا تعلق

توہین رسالت سے ہے۔اس لئے اس قانون کو منسوخ کرنا حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہے۔

موصوف کا یہ بیان کہ کسی ایک ملک نے کبھی عیسائیت کو اپنے ملک کے قلعہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔اس بارے میں جہاں تک لفظی دعویٰ کا تعلق ہے وہ درست ہے۔ایاز میر صاحب اوران کی فیملی یقیناً برطانیہ میں قیام پذیر رہی ہے۔افسوس کہ انہوں نے امریکہ اور برطانیہ کا اندرون جھانک کر نہیں دیکھا۔جو عیسائیت کا قلعہ نہیں۔ بلکہ مضبوط ترین قلعہ ہیں۔سیکولرازم کا لیبل برائے نام لگا ہوا ہے۔ مجھے بھی برطانیہ اور امریکہ میں کافی عرصہ قیام کا موقع ملا ہے۔ میرے برادرعزیز سلیم قریشی بارایٹ لا برٹش نیشنل ہیں۔کورٹ کی اسپیشل اجازت ملنے پر میں اسلامی مقدمات میں پیش بھی ہوا ہوں۔ میں اسلامی ممالک کی لندن کانفرنس میں پریسڈیم کا ممبر بھی رہا ہوں۔ کسی ملک کا قانون اور وہاں کی عدالتوں کے فیصلے اس ملک کی اصلی صورت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ برطانیہ میں عیسائیت کے بعد مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہاں کے مسلمانوں نے سلمان رشدی کی شیطانی آیات Satanic Verses کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومت کو درخواست دی کہ قانون توہین مسیح میں معمولی سی ترمیم کر کے تمام انبیاء علیہم السلام کے خلاف گستاخی کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔لیکن وہاں کے وزیر قانون مسٹر جان پیٹس نے اس درخواست کو مسترد کرتے ہوئے تحریری طور پر بتلایا کہ حکومت برطانیہ قانون توہین مسیح میں کسی قسم کی ترمیم کو جائز قرار نہیں دیتی۔ وہاں کی سب سے بڑی آخری عدالت ’’ہاؤس آف لارڈز‘‘ نے اس بارے میں فیصلہ دیتے ہوئے حکومت برطانیہ کے مؤقف کو درست قرار دیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ برٹش لاء مذہب پر جارحانہ حملہ کو جائز قرار دیتا ہے۔ مزید برآں یہ ریمارکس بھی دیئے ہیں کہ اگر حکومت برطانیہ توہین مسیح میں اسلام کے قانون توہین رسالت کی کوئی کلاز شامل بھی کر دے تو برطانیہ کی اعلیٰ عدلیہ اس قانون کو یہاں لاگو کرنے سے گریز کرے گی۔اس فیصلہ کے خلاف یورپ کی ہیومن رائٹس کورٹ نے مسلمانوں کی نگرانی خارج کردی۔ برطانیہ میں توہین مسیح تو بڑی بات ہے۔ وہاں حکومت نے جناب مسیح کی ایک عقیدت مند نن ٹریسا کے بارے میں سٹرونگروی فلم کو ضبط کرلیا۔ جس میں ٹریسا کو حالت وجد میں رقص کرتے ہوئے جناب مسیح علیہ السلام کے جسم کے مختلف حصوں کو بوسے لیتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

فلم کی اس ضبطی کے خلاف برطانیہ اور یورپ کی اعلیٰ عدلیہ نے بھی سماعت سے انکار کردیا۔اب ذرا ایک جھلک امریکہ کی سپریم کورٹ کے موکس کیس کی بھی دیکھ لیجئے۔ جہاں یہ قرار دیا گیا کہ امریکی ریاست سیکولر ہونے کے باوجود عیسائی مذہب کی بنیاد پر قائم ہے۔ کیونکہ وہاں صدر اراکین کانگریس عدالتوں کے جج انتظامیہ کے تمام افسر اور اہل کار بائبل پر حلف اٹھاتے اور عیسائی خدا کو مانتے ہیں۔اس لئے یہاں کسی کو عیسائی مذہب کے کسی قانون کے خلاف پبلک میں تقریر کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ان تمام باتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود ایاز میر صاحب کو امریکہ میں یا یورپ کے کسی ملک میں عیسائیت کا قلعہ نظر نہیں آتا۔

اسلام کی تاریخ کو حضرت ایاز میر نے اچھی طرح سے کھنگالا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلام ہندوستان میں گذشتہ ۸۰۰ سالوں سے موجود ہے۔ اسے کبھی کسی خطرے کا سامنا نہیں رہا۔ راقم اور برصغیر ہند کے مسلمانوں کے خیال میں اگر اسلام یا مسلمانوں کو ہندوستان میں صدیوں سے کوئی خطرہ ہی نہیں تھا۔ تو پھر کیوں علامہ اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح نے علیحدہ قومیت کا نعرہ بلند کیا اور ہندوستان سے علیحدہ مملکت قائم کرنے کے لئے اپنی زندگی کھپا

دی اور پھر کس لئے ہندوستان کے لاکھوں مسلمانوں نے بے مثال قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا۔ قائداعظم کے ذاتی معالج ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے قائداعظم کے آخری کلمات کیا تھے کے بارے میں اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں۔ ایک باردوا کے اثرات کو دیکھنے کے لئے ہم ان کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم نے بات چیت سے منع کر رکھا تھا۔ اس لئے الفاظ لبوں پر آ کر رک جاتے ہیں۔ اسی ذہنی کشمکش سے نجات دلانے کے لئے ہم نے خود انہیں دعوت دی تو وہ بولے۔ تم جانتے ہو جب مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ پاکستان بن چکا ہے تو میری روح کو کس قدر اطمینان ہوتا ہے۔ یہ مشکل کام اور تمام امور میں اکیلا کبھی نہ کر سکتا تھا۔

یہ رسول ﷺ خدا کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آیا۔ اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلاف راشدہؓ کا نمونہ بنائیں تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔ لیکن ایاز میر صاحب ترکی کی مثال دیتے ہیں کہ بدلتے ہوئے حالات میں ڈھال لینے کی وجہ سے وہ ایک کامیاب ملک بن گیا ہے۔ صاحب موصوف کو کون بتلائے کہ جناب والا ترکی نے اتاترک کے یورپ کی کورانہ تقلید کو ترک کر کے اس کی بجائے اسلام کی طرف مراجعت کی ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے عوام کی بھاری اکثریت سے طیب اردگان کی اسلام پسند جماعت برسراقتدار آئی ہے۔

ایاز میر صاحب نے اپنے قارئین کو یہ نہیں بتلایا کہ توہین رسالت کا قانون پاکستان کی ترقی میں کس طرح رکاوٹ یا مزاحم ہے۔ پاکستان تو ہندوستان سے علیحدہ اس لئے ہوا کہ یہاں محمد عربی ﷺ کا نظام حکمرانی قائم ہو۔ قائداعظم کے آخری الفاظ جو انہوں نے اپنے انتقال سے قبل اپنے ذاتی معالم ڈاکٹر ریاض علی شاہ کو بتلائے تھے۔ جسے روزنامہ جنگ نے اپنی مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ وہی پاکستان کی جدوجہد اور تشکیل کا سنگ میل ہے۔ اس کی روئیداد ہم نے اوپر بیان کر دی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قائداعظم اس نوزائیدہ مملکت میں کس طرح خدائی مشن کے لئے کام کر رہے تھے۔ ایاز میر قائداعظم کے ان الفاظ پر غور فرمائیں کہ وہ قوم کو یہ بتلا رہے ہیں کہ پاکستان ایک خاص مقصد کے لئے تخلیق کیا گیا تاکہ خدائی مشن کی تکمیل ہو سکے اور خدا اپنا وعدہ پورا کرے۔ ایاز میر کا پاکستان کی تشکیل میں نہ کوئی حصہ ہے نہ وہ اس کے بنیادی مقاصد کی اہمیت سے واقف ہیں۔ قائداعظم پاکستان کی تشکیل کو رسول خدا ﷺ کا روحانی فیض قرار دے رہے ہیں۔ کیا موصوف کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ ملک عزیز محمد عربی ﷺ کی ذات گرامی کی بدولت وجود میں آیا۔ اگر ان کے نام گرامی کو نکال دیا جائے تو پھر ہندوستان سے اختلاف کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ آج اس نام نامی کو پاکستان سے معاذ اللہ ہٹا دیجئے پھر دیکھئے ہندوستان بھی آپ کو گلے لگائے گا۔

امریکہ اور یورپ کی اشیر باد بھی آپ کو حاصل ہو جائیں گی۔ مگر اس کے بعد پاکستان کے وجود اور بقاء کی وجہ Reason Of Existanc ہی باقی نہیں رہے گی۔ اس لئے ان کا نام نامی اس کی بقاء اور اس کی سالمیت کی ضمانت ہے۔ اگر اس نام کی عزت اور حرمت اس ملک میں بھی باقی نہ رہے تو اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو ساری دنیا میں کھل کھیلنے کا موقع مل جائے گا۔ اس مقدس نام کی توہین کو دنیا میں کسی مسلمان نے جہاں کہیں بھی ہو یورپ، امریکہ، افریقہ میں کسی جگہ بھی برداشت نہیں کیا۔ تقسیم ہند سے قبل جب غازی علم الدین شہید نے ایک گستاخ رسول پبلشر راج پال کو قتل کر دیا تو اس پر علامہ اقبالؒ جنہوں نے پاکستان کا بلو پرنٹ تیار کیا تھا۔ بے ساختہ فرمایا ترکھان دا منڈا بازی لے گیا۔ علم

الدین اور ایک اور گستاخ رسول کے قاتل غازی عبدالقیوم جن کو گستاخان رسول کے قتل میں کراچی کی عدالت سے سزائے موت ہوئی تھی تو علامہ اقبالؒ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ضرب کلیم میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے۔

ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر

راج پال قتل کیس میں قائداعظم نے لاہور ہائی کورٹ میں علم الدین کی طرف سے اس کے مقدمہ کی پیروی کی تھی۔ قائداعظم کا اصول تھا کہ وہ کسی غلط مقدمہ کو لینے سے انکار کر دیتے تھے۔ لیکن ہمارے ترقی پسند دانشور ایاز میر صاحب نے توہین رسالت کو جرم تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ اس طرح وہ قرآن و سنت کے احکام کو چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے اجماع و تواتر کو اسلامی ملکوں اور خاص طور سے پاکستان سپریم کورٹ فیڈرل شریعت کورٹ کے متفقہ فیصلوں کو نہیں مانتے۔ موصوف کا علم و دانش برطانیہ اور یورپ کی لکڑیوں کے سہارے چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کے بارے میں مولانا روم نے فرمایا ہے کہ ’’کار چوبیں بے تمکین بود۔‘‘ موصوف یورپ اور امریکہ کی ریاستوں اور حکومتوں کو اس لئے پسند کرتے ہیں کہ وہ سیکولر یا لادین ہیں اور عیسائیت کا قلعہ نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے ان ملکوں کے اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کو پڑھنے کی کبھی زحمت گوارا نہیں کی۔ ان سیکولر ملکوں میں توہین مسیح کا قانون موجود ہے۔ جس میں وہ کسی قسم کی ترمیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ’’گے نیوز‘‘ کے ایڈیٹر لے مون نے جناب مسیح علیہ السلام کی مجرد زندگی کے بارے میں ایک مزاحیہ نظم شائع کی تھی۔ جس پر برطانیہ کی ابتدائی عدالت نے اسے توہین مسیح کے جرم میں سزا دی۔ اس کی اپیل ’’ہاؤس آف لارڈز‘‘ نے خارج کر دی۔ اس نے یورپین کورٹ آف ہیومن رائٹس میں نگرانی دائر کی۔ لیکن اس کو بھی اس بناء پر مسترد کر دیا گیا کہ اس نظم سے عیسائی فرقہ کی دل آزاری ہوتی ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اسلام کے خلاف کوئی بات کی جاتی ہے تو برٹش لاز کی رو سے وہ کوئی جرم نہیں۔ لیکن اسی ہاؤس آف لارڈز کے جج لارڈ اسکارمن جن کو مشرق اور مغرب کے جمہوری ملکوں میں اور روس میں بھی ترقی پسند لبرل جج شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے ایک معرکتہ الآ راء فیصلہ میں قانون توہین مسیح کو برطانیہ کی سالمیت کے لئے ایک ناگزیر جمہوری ضرورت قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس قانون کو دوسرے مذاہب کی توہین تک بھی وسیع کیا جانا چاہئے۔ تاکہ ان کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں۔ لیکن یہاں اپنے حضرت میاں میر چاہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمان ان کی طرح توہین رسالت کو نظر انداز کر دیں اور ان کی نظر میں اس قانون کو یہاں برقرار رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ اس ملک کو اسلام کا قلعہ کہنا بھی حماقت ہے۔ کیونکہ یہ ملک کسی خاص مقصد یا مشن کے لئے نہیں تخلیق کیا گیا تھا۔ مگر موصوف نے یہ نہیں بتلایا کہ اس ملک کو ہندوستان سے علیحدہ کرنے کے لئے اتنی جان کاہی قربانیوں اور جدوجہد کی ضرورت کیا تھی اور اب صاحب موصوف کے پیش نظر کیا مشن ہے جس کی رو سے وہ قانون توہین رسالت کو منسوخ کرنے کے لئے سر توڑ کوششوں میں مصروف ہیں اور صاف طور پر اسلام کے قلعہ کو مسمار کرنے کے درپے نظر آتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے جو رسالت مآب ﷺ کی عزت و حرمت کو اپنا دین و ایمان نہیں سمجھتے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست　　اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

عدل وانصاف کی اہمیت!

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ان سات اشخاص کا ذکر آیا ہے جو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔ ان میں سرفہرست، امام عادل کا نام آتا ہے۔

”عن ابی هريرةؓ عن النبیﷺ قال سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله ۰ ورجل معلق قلبه فی المساجد ۰ ورجلان تحابا فی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل وعته امرأة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتی لا تعلم شماله ماتنفق يمينه ورجل ذكر الله خالياً ففاضت عيناه“

﴿حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا۔ سات آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے (عرش) کے سائے میں جگہ دے گا۔ جس دن کہ اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ عادل بادشاہ، وہ جوان جو اللہ کی عبادت میں پلا بڑھا ہو۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا ہوا رہتا ہے۔ ایسے دو آدمی جن کی محبت محض اللہ کی خاطر تھی۔ اسی کے لئے جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔ وہ آدمی جس کو کسی صاحب حسب وجمال عورت نے دعوت دی تو اس نے کہا مجھے خدا کا خوف ہے۔ وہ آدمی جس نے اس قدر چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو آنکھیں ابل پڑیں۔﴾

عدل درحقیقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان صفت ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

”شهد الله انه لا اله الا هو والملئكة وأولوا العلم قائماً بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم“

﴿اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں۔ اس کے سوا اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی وہی حاکم انصاف کا ہے۔ کسی کی بندگی نہیں سوا اس کے زبردست ہے حکمت والا۔﴾

حق تعالیٰ شانہ خود عادل ہے۔ اس کا نازل کردہ قانون (شریعت محمدیہ) سراپا عدل ہے۔ اس لئے بے شمار آیتوں میں بندوں کو عدل وانصاف کا حکم دیا گیا ہے اور اس میں ایسی باریکیوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ عقل حیران ہے۔

قرابت کے موقعہ پر بڑے بے بڑے انصاف پرور کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں اور وہ جانب داری کی خاطر عدل وانصاف کا دامن چھوڑ دیتا ہے۔ مگر فرزندان اسلام سے ایسی نازک صورتحال میں بھی عدل وانصاف قائم رکھنے کا عہد لیا گیا ہے۔

”یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علی انفسکم اوالوالدین والاقربین ان یکن غنیاً اوفقیراً فاللّٰہ اولیٰ بھما فلا تتبعوا الھویٰ ان تعدلوا“ ﴿اے ایمان والو! قائم رہو انصاف پر، گواہی دو اللہ کی طرف کی، اگرچہ نقصان ہو تمہارا یا ماں باپ یا قرابت والوں کا، اگر کوئی مالدار ہے یا محتاج ہے تو اللہ ان کا خیر خواہ تم سے زیادہ ہے۔ سو تم پیروی نہ کرو دل کی خواہش کی انصاف کرنے میں۔﴾

اسی طرح جب کسی سے بغض وعداوت ہو تو عدل وانصاف کے تقاضے عموماً بالائے طاق رکھ دیئے جاتے ہیں اور اپنے حریف کو نیچا دکھانے کے لئے آدمی ہر جائز وناجائز حربہ تلاش کرتا ہے۔ لیکن احکم الحاکمین کی جانب سے مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ ایسے موقعہ پر بھی عدل وانصاف کی ترازو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ بلکہ ہر حال میں عدل وانصاف کو قائم رکھیں۔

”یا ایھا الذین آمنوا کونو قوامین للّٰہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لاتعدلوا ۰ اعدلوا ھو أقرب للتقویٰ واتقوا اللّٰہ ان اللّٰہ خبیر بما تعملون“ ﴿اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ عدل کرو۔ یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے، اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔﴾

نظام عالم اور عدل وانصاف

دراصل کائنات کا نظام ہی عدل وانصاف سے وابستہ ہے۔ نظام عالم کے لئے عدل وانصاف سے بڑھ کر اور کوئی چیز ضروری نہیں۔ بلاشبہ حاکم عادل کا وجود اس عالم کے لئے سایۂ رحمت الٰہی ہے اور کسی عدل کش حاکم کا تسلط عذاب الٰہی ہے جو بندوں کی نافرمانیوں کی پاداش میں ان پر نازل کیا جاتا ہے۔

شامت اعمال ماصورت نادر گرفت

کسی زمانے میں مطلق العنان بادشاہ کوس لمن الملک بجاتے تھے اور آئین وقانون اس کے اشاروں پر رقص کرتا تھا۔ لیکن دور جدید نے ملوکیت کو جمہوریت میں بدل ڈالا۔ آئین ودستور وضع کئے گئے۔ بادشاہت کی جگہ کہیں صدارتی نظام رائج ہوا اور کہیں وزارتی نظام نافذ کیا گیا۔ گویا دور قدیم کے شہنشاہ کا منصب دور جدید کے صدر مملکت یا وزیراعظم کو تفویض ہوا۔ فرق یہ پڑا کہ دور قدیم میں بادشاہ اوپر سے آتے تھے اور دور جدید میں نیچے سے

جاتے ہیں۔لیکن عدل وانصاف ملوکیت یا آج کی جمہوریت کا نام نہیں بلکہ اس کا مدار خدا ترس اور عدل پرور ارباب اقتدار پر ہے۔حاکم اعلیٰ عدل وانصاف کے جوہر سے مالا مال ہو تو ملوکیت بھی رحمت ہے یہ نہ ہو تو جمہوریت بھی چنگیزی کا روپ دھار لیتی ہے۔جس طرح مملکت کی آبادی وشادابی عدل وانصاف سے وابستہ ہے۔اسی طرح اشخاص کی بقاء وفلاح عدل وانصاف کی رہین منت ہے۔

قوموں اور ملکوں کی تباہی کے اسباب

کسی مملکت کی تباہی وبربادی کے عوامل کا جائزہ لیجئے تو دو بنیادی چیزیں سامنے آئیں گی۔قوم کا فسق وفجور اور حکمرانوں کا ظلم وعدوان جب کوئی قوم خدا فراموشی کی روش اختیار کرتی ہے۔الٰہی قوانین سے سرکشی کرتی ہے اور فسق ومعصیت کے نشہ میں بدمست ہوکر حلال وحرام اور جائز وناجائز کے حدود علانیہ توڑنے لگتی ہے تو ان پر جفا کیش اور جابر وظالم حاکم مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔قرآن کریم میں کسی قوم کی تباہی وبربادی کے بارے میں ایک قانون عام بیان فرمایا ہے۔

’’واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرنها تدميرا ‘‘ ﴿اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوش عیش لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔پھر جب وہ لوگ وہاں شرارت مچاتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے۔پھر اس بستی کو تباہ اور غارت کر ڈالتے ہیں۔﴾

قوم کا فسق وفجور اور ملوک وسلاطین کا ظلم ہی سب سے پہلے اس عالم کی تباہی وبربادی کا ذریعہ بنتا ہے۔ظلم واستبداد کی چکی میں پہلے سرکش قوم پستی ہے۔بالآخر یہی چکی ظالم وجابر کو بھی پیس ڈالتی ہے۔اہل دانش کا قول ہے کہ کفر کے ساتھ حکومت رہ سکتی ہے۔مگر ظلم واستبداد کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

درحقیقت کائنات کا حقیقی تصرف واقتدار اللہ رب العالمین اور احکم الحاکمین کے ہاتھ میں ہے۔حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو چندے مہلت دیتا ہے۔لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا۔یہی وجہ ہے کہ ظالم حکمران زیادہ دیر تک مسند اقتدار پر نہیں رہ سکتا۔بلکہ دوسروں کے لئے درس عبرت بن کر بہت جلد رخصت ہو جاتا ہے۔تاریک دور کے فرعون وہامان اور شداد ونمرود کو جانے دو۔ماضی قریب میں اسٹالن،ہٹلر اور مسولینی وغیرہ کا عبرتناک حشر کس نے نہیں دیکھا اور برطانیہ کا حشر بھی سب کے سامنے ہے۔وہ ظالم جس کی بادشاہی میں آفتاب غروب نہیں ہوتا تھا۔آج سمٹ سمٹا کر ایک چھوٹے سے جزیرے میں پناہ گزین ہے۔خود ہماری مملکت خداداد پاکستان کی چھوٹی سی عمر میں جابر حکمرانوں کی بے بسی کے عبرتناک مظاہر سامنے آتے رہے ہیں۔کیا سکندر مرزا،غلام محمد،ایوب خاں اور یحییٰ خاں کے قصوں کو دنیا بھول جائے گی۔

حکومت کی بقاء کے لئے عدل وانصاف ضروری ہے

بہرحال بقائے مملکت اور بقائے حکومت کے لئے بے حد ضروری ہے کہ ارباب اقتدار عدل وانصاف کو

قائم کریں اور قوم فسق ومعصیت کا راستہ ترک کر کے انابت اور رجوع الیٰ اللہ کا راستہ اختیار کرے۔ دنیا کی تاریخ بالعموم اور اسلامی تاریخ بالخصوص اس حقیقت پر شاہد ہے کہ مسلمان قوم کو من حیث القوم ناؤنوش، فسق وفجور اور فحاشی وبدکاری کبھی راس نہیں آئی اور اس کا انجام ہمیشہ ہولناک ہوا۔ پاکستان کی پاک سرزمین جو حق تعالیٰ نے ہمیں عطاء فرمائی۔ اس کا تقاضا یہ تھا کہ یہاں عدل وانصاف کا دوردورہ ہوتا۔ پاکیزہ معاشرہ وجود میں آتا۔ تقویٰ وطہارت کی فضا قائم ہوتی۔ راعی اور رعایا اسلام کا سچا نمونہ پیش کرتے اور یہ مملکت خداداد دورجدید میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علمبردار ہوتی۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ۔

خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم

یہاں نہ صرف یہ کہ دورغلامی کے تمام آثار کفر کو جوں کا توں باقی رہنے دیا گیا۔ بلکہ آزادی کے بعد یہ فرض کرلیا گیا کہ ہم خدا اور رسول سے بھی آزاد ہیں۔ سود قمار اور دیگر صریح محرمات کو حلال کرنے کی کوشش کی گئی۔ فواحش ومنکرات کی ترویج کی گئی۔ سینما، ریڈیو، ٹیلی ویژن کو بے حیائی کا مناد بنادیا گیا۔ رہی سہی کسر اخبارات نے پوری کردی۔ شعائر دین کا مذاق اڑایا گیا۔ اسلامی قوانین کو مسخ کیا گیا۔ دین کے قزاقوں کو کھل کھیلنے کا موقعہ دیا گیا۔ بے خدا قوموں کی تقلید میں آزادیٔ نسواں کا پرچار کیا گیا۔ اسلام کے مقابلہ میں نئے نئے ازموں کے نعرے لگائے گئے اور اب تو خدا فراموشی کی حالت ایسی ناگفتہ بہ صورت اختیار کرچکی ہے کہ اس کے انجام کا تصور کر کے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

یہ ایک فطری اصول ہے کہ جرم انفرادی ہو تو اس کی سزا بھی افراد تک محدود رہتی ہے اور جب قوم کی قوم ہی جرم وبغاوت کا راستہ اختیار کرے تو اس کی سزا بھی عام ہوتی ہے۔ یہ سزا ہمیں ایک بار سقوط مشرقی پاکستان کی صورت میں مل چکی اور ابھی یہ زخم مندمل نہیں ہو پایا تھا کہ سزا کی دوسری قسط کے خطرات سر پر منڈلانے لگے ہیں۔

مسلمان قوم سے اسلام کی روح نکلنے کا نتیجہ

جس طرح روح نکل جانے کے بعد لاشۂ بے جان اپنے وجود کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ اس کے اعضاء میں انحلال وانفصال کا عمل شروع ہوجاتا ہے اور بالآخر سڑگل کر منتشر ہوجاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح مسلمان قوم سے اسلام کی روح نکل جائے تو نتیجہ انحلال وانتشار کے سوا کیا ہوسکتا ہے؟ شدید خطرہ پیدا ہوگیا ہے کہ جس طرح امریکہ، روس اور ہندوستان کی سازش سے ہم اپنے ملک کے ایک بڑے حصہ سے محروم ہوبیٹھے ہیں۔ اسی طرح خاکم بدہن، مزید تباہی وبربادی سے دوچار نہ ہوجائیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ عقلوں پر کیسے پردے آجاتے ہیں اور ان حقائق سے کیوں عبرت نہیں لی جاتی۔ ایک طرف پورا ملک بے چینی وبے قراری کا شکار ہے۔ بیم ویاس کی کیفیت طاری ہے۔ ہوشربا گرانی سے کمر ٹوٹ رہی ہے۔ خیروبرکت اٹھ چکی ہے۔ یہی خطہ زمین جو دوسرے علاقوں کو غلہ فراہم کرتا تھا۔ دانے دانے کے لئے دریوزہ گر ہے۔ ہر چیز کا قحط ہے۔ باہمی الفت ومحبت اور اتحاد واعتماد نصیب دشمنان ہے۔

رشوت، لالچ، چور بازاری، سٹہ بازی جیسے امراض دق کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ چوری اور ڈاکے کی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔

کیا یہ سب عذاب الٰہی کی شکلیں نہیں؟ صد حیف کہ ان تنبیہات سے سبق نہیں لیا جاتا۔ بلکہ فواحش ومنکرات میں روزافزوں اضافہ ہورہا ہے۔ کلبوں اور ناچ گھروں میں عریانی بے حیائی کے دردناک مظاہر ہیں۔ ظلم و بربریت کی آخری حدود کو چھویا جارہا ہے۔ غفلت وخدا فراموشی کا نشہ دن بدن تیز سے تیزتر ہوتا جارہا ہے۔ آخر حق تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والی زندگی کب تک برداشت کی جائے گی؟ اور انتقام الٰہی کی بے آواز لاٹھی کب تک تھمی رہے گی؟ گذشتہ بے خدا قوموں کے بارے میں فرمایا ہے:

’’الذین طغوا فی البلاد فاکثروا فیها الفساد ۰ فصب علیم ربك سوط عذاب ۰ ان ربك لبالمرصاد ‘‘ ﴿یہ سب وہ تھے جنہوں نے زمین میں سرکشی کی ۰ پس اس میں بہت اودھم مچایا۔ پھر برسایا ان پر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا۔ بلاشبہ تیرا رب گھات میں ہے۔﴾

ان تمام دردناک صورتحال سے نجات حاصل کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ راعی اور رعایا بارگاہ ربوبیت میں توبہ وانابت اختیار کریں۔ اجتماعی معاصی سے یکسر پرہیز کریں اور گذشتہ گناہوں پر بارگاہ رحمت میں توبہ واستغفار کریں۔ اسلامی شعائر کو بلند کریں اور غیراسلامی نشانات کو پامال کریں۔ سورۂ نوح میں اس قسم کے معاصی کی کثرت سے قحط وتنگ سالی جیسے عذاب کا نازل ہونا اور اس کا علاج توبہ واستغفار بتایا گیا ہے۔

’’فقلت استغفر واربکم انه کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً ویمددکم بأموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم أنهارا ‘‘ ﴿(نوح علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ قوم سے خطاب کرتے ہوئے) میں نے کہا: گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بے شک وہ ہے بخشنے والا، چھوڑ دے گا تم پر آسمان کی دھاریں اور بڑھا دے گا تم کو مال اور بیٹوں سے اور بنادے گا تمہارے واسطے باغ اور بنادے گا تمہارے لئے نہریں۔﴾

مقصد یہ کہ توبہ وانابت کی برکت سے نہ صرف آخرت کی کامیابی وکامرانی نصیب ہوگی۔ بلکہ دنیا کے عیش وآرام کی صورتیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے مہیا فرمادیں گے۔ دلوں کو سکون واطمینان نصیب ہوگا۔ اموال میں خیروبرکت ہوگی۔ اولاد صالح اور خدمت گار ہوگی۔ آسمان سے ابررحمت کا نزول ہوگا۔ پھلوں اور غلوں کی کثرت اور بہتات ہوگی۔ فرصت کے لمحات بہت مختلف ہیں اور فیصلے کی گھڑی سر پر آئی کھڑی ہے۔ اس لئے ہمیں موجودہ حالات کا صحیح علاج فوراً کر لینا چاہئے۔ ورنہ ہماری ظاہری اور سطحی تدبیریں سب ناکام ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحمت فرمائے۔ ہماری قوم کو فسق وفجور اور حکمرانوں کو ظلم وعدوان سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

دعوت قبول کرنے کے آداب!

مولانا مفتی نظام الدین شامزی

امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء علوم الدین کی چوتھی جلد میں دعوت قبول کرنے کے آداب کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ اس کے پانچ آداب ہیں۔

۱…… ایک یہ کہ غنی اور فقیر کی دعوت میں فرق نہ کرے۔ کیونکہ یہ تکبر کی دلیل ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا۔ بعض علماء اسی وجہ سے کسی کی دعوت میں نہیں جایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ اغنیاء کے ہاں جا کر اس میں ذلت اختیار کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ایک عالم سے مروی ہے کہ دوسروں کے دسترخوان پر شوربے کا انتظار کرنا ذلت ہے۔ ایک دوسرے سے منقول ہے کہ جب دوسرے کے تھال میں آدمی ہاتھ رکھ دے تو پھر آدمی کی گردن اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔ بعض متکبرین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اغنیاء کی دعوت کو تو قبول کرتے ہیں۔ لیکن فقراء اور غریب اگر دعوت کریں تو ان کی دعوت کو قبول نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ غلاموں اور مسکینوں کی دعوت کو بھی قبول فرمایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت حسنؓ بن علیؓ کا گذر کچھ غریب لوگوں پر سے ہوا۔ جو راہ پر بیٹھے ہوئے لوگوں سے مانگ رہے تھے۔ کھانے کا وقت تھا تو ان کے پاس روٹی کے کچھ سوکھے ٹکڑے تھے جو انہوں نے اپنے درمیان ریت پر رکھ دیئے تھے اور وہ کھا رہے تھے۔ جب حضرت حسنؓ کو آتا ہوا دیکھا تو دعوت دی کہ تشریف لائیے۔ آپؓ نے ان کی دعوت قبول کی اور آکر زمین پر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے لگے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے تمہاری دعوت قبول کی تم بھی میری دعوت قبول کرو۔

چنانچہ آپؓ نے بھی ان سب کی دعوت کی اور ان کے لئے پرتکلف انتظام کیا اور پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا۔ یہ کہنا کہ جس کے تھال میں میں نے ہاتھ رکھا تو میری گردن اس کے سامنے جھک گئی۔ یہ سنت کے خلاف ہے۔ کسی کی دعوت کو قبول کرنا اور اس کے ہاں کھا لینا ذلت نہیں اور نہ اس سے آدمی کی گردن جھکتی ہے۔ ایسا تو تب ہوگا جب آدمی خود بخود چلا جائے اور دعوت کرنے والا اس کے آنے اور دعوت قبول کرنے پر راضی نہ ہو اور داعی کسی کو کھلانا احسان سمجھتا ہو تو تب ایسا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا کسی کے ہاں تشریف لے جانا گھر والوں کے لئے فخر کی بات ہوتی تھی اور کسی کے دعوت کو قبول کرنا آپ کا ان پر احسان ہوتا تھا۔ بہرحال احوال واشخاص وغیرہم کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہوں گے۔

جس کے متعلق یہ گمان ہو یا علم ہو جائے کہ وہ دل سے دعوت نہیں کرتا۔ صرف فخر و دکھلاوے یا تکلف وتکبر کے لئے دعوت کرتا ہے تو ایسے لوگوں کی دعوت کو قبول کرنا اور ان کے ہاں جانا جائز نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے لوگوں کے ہاتھ کھانا کھانے سے منع فرمایا جو ریا، دکھلاوے اور فخر

ومباہات کے لئے لوگوں کو کھانا کھلائے۔ بعض صوفیاء کرام سے منقول ہے کہ صرف ان لوگوں کی دعوت قبول کرنی چاہئے کہ جن کے ہاں اگر آپ کھانا کھالیں تو وہ آپ پر کوئی احسان نہ جتلائے۔ بلکہ یہ سمجھے کہ آپ نے اپنا رزق کھایا۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس آدمی کے ہاتھ مقرر کیا تھا اور گویا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے ان کے ہاں امانت کے طور پر رکھا گیا تھا اور آپ کے کھانا کھانے کو اپنے اوپر آپ کا احسان سمجھے کہ آپ نے ان کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی امانت کو قبول کیا اور اس کو اس امانت کی حفاظت کی مشقت سے بچایا۔ چنانچہ مشہور صوفی حضرت سری سقطیؒ سے منقول ہے کہ اس لقمے کی تمنا ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخلوق کا احسان نہ ہو۔ لہٰذا جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کو دعوت دینے والا کل اس کھانے کا احسان آپ پر نہیں جتلائے گا تو اس قسم کی دعوت کو رد کرنا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ قبول کرنا مستحب اور بہتر ہے۔

حضرت ابو تراب النخشیؒ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ مجھے کھانا پیش کیا گیا۔ میں نے انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب کے طور پر چودہ دن مجھے بھوکا رکھا گیا اور کھانا نہیں ملا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اس کھانے کے قبول نہ کرنے کی سزا ہے۔ جو بغیر کسی احسان کے اللہ کے ایک بندے نے پیش کیا تھا اور میں نے اس کا انکار کیا۔

حضرت معروف کرخیؒ سے کسی نے پوچھا کہ جو بھی آپ کو دعوت دیتا ہے۔ آپ اس کی دعوت قبول کر کے اس کے ہاں پہنچ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں۔ جہاں اللہ تعالیٰ مجھے کھلائیں گے میں کھاؤں گا۔

۲...... اگر کوئی ایسا آدمی دعوت دے کہ جس کا گھر دور ہو تو اس وجہ سے دعوت کو رد نہیں کرنا چاہئے۔ جیسے کہ دعوت دینے والے کی غربت کی وجہ سے دعوت کو رد کرنا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ جب بھی کسی کی طرف سے دعوت دی جائے جب اس کا گھر اتنا دور ہو کہ عام طور پر لوگ اتنے دور تک کسی کے ہاتھ کھانا کھانے کے لئے جایا کرتے ہیں تو پھر جانا چاہئے۔

چنانچہ منقول ہے کہ تورات یا اور کسی پرانی کتاب میں یہ وحی کی گئی تھی کہ: ایک میل چل کر مریض کی عیادت کر، دو میل چل کر جنازے کی مشایعت کیا کر۔ تین میل چل کر دعوت قبول کیا کر اور چار میل چل کر اپنے دوست اور دینی بھائی کی ملاقات کیا کر۔

دعوت قبول کرنا اور کسی دوست کی ملاقات کے لئے جانا دونوں زندہ لوگوں کا حق ہے۔ اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہئے اور جنازے کے ساتھ چلنے سے بھی اس کو زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ اگر غمیم جیسے دور مقام پر بھی مجھے دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔ یہ مقام مدینہ منورہ سے کافی دور ہے۔ ایک دفعہ آپ سفر میں جارہے تھے۔ جب مدینہ منورہ سے نکل کر اس مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ بھی سفر کی وجہ سے افطار کیا اور نماز بھی قصر پڑھی۔

۳...... نفلی روزہ رکھنے کی وجہ سے کسی کی دعوت کو رد نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہاں حاضر ہونا چاہئے۔ اگر اس مسلمان بھائی کی کوشش کھانا کھانے میں ہے تو پھر افطار کر کے کھانا بھی کھالینا چاہئے۔ اس افطار میں بھی اگر ایک مسلمان کی خوشی کی نیت کرلے تو ثواب کا مستحق ہوگا اور نفلی روزہ رکھنے سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ روزے کی قضاء

بعد میں کی جائے۔ البتہ اگر یہ معلوم ہو کہ میرے حاضر ہونے اور کھانے کو میزبان زیادہ ضرورت نہیں سمجھتا ہے اور اگر اصرار کرتا ہے تو وہ بھی تکلف کی وجہ سے کرتا ہے تو پھر کوئی عذر پیش کرے۔

ایک حدیث میں منقول ہے کہ آپؐ نے اس آدمی کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا۔ جس نے نفلی روزے کی عذر کی وجہ سے دعوت میں شرکت سے یا کھانے سے معذوری ظاہر کی تھی کہ تیرے مسلمان بھائی نے تیرے لئے تکلف کیا ہے اور تو کہتا ہے کہ میں روزے سے ہوں۔ یعنی ایسے موقع پر نفلی روزے کی وجہ سے انکار کرنے کو آپ نے بہت پسند نہیں فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ ہم مجلسوں کی عزت یہ ہے کہ آدمی ان کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے افطار کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے مسلمان کی خوشی کے لئے افطار کرنا بھی عبادت اور کار ثواب ہے اور حسن اخلاق کا تقاضا بھی ہے۔ بلکہ علماء کے قول کے مطابق ایسے موقع پر نفلی روزے سے افطار کرنا روزہ رکھنے کی بنسبت زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ البتہ اگر کوئی مہمان افطار نہ کرے تو پھر خوشبو، لوبان کی دھونی اور اچھی گفتگو سے اس کی ضیافت کی جانی چاہئے۔ کسی بزرگ کا قول ہے کہ سرما اور خوشبو بھی ایک قسم کی ضیافت ہے۔

۴...... اگر کسی کو یہ یقینی طریقے سے معلوم ہو جائے کہ دعوت میں حرام یا مشتبہ چیز کھلائی جائے گی۔ حلال کی نہیں ہے تو پھر اس قسم کی دعوت کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر دعوت کسی نامناسب جگہ ہو مثلاً فحاشی والے ہوٹل یا اس دعوت میں منکرات اور ناجائز امور ہیں۔ مثلاً ریشم کے دسترخوان یا فرش یا سونے چاندی کے برتن یا جاندار کی تصاویر ہو یا دعوت میں اجتماع کی تصویریں بنائی جاتی ہوں یا وہاں ساز اور گانا ہو یا ناجائز قسم کے کھیل کود ہو اور مذاق ہو، یا وہاں غیبت اور چغلی، بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا ہو۔ غرضیکہ اگر اس کی دعوت میں کسی بھی ناجائز امر کا ارتکاب ہوتا ہو تو اس قسم کی دعوتوں میں جانا اور شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ممانعت اور حرمت ہے اور ان چیزوں کی وجہ سے دعوت کے قبول کرنے کا استحباب بھی ختم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر دعوت کرنے والا ظالم، بدعتی، فاسق، شریر رشوت خور، اور حرام خور یا شرعی حدود سے زیادہ تکلف کرنے والا ہو اور مقصد بھی ریا اور دکھلاوا ہو تو اس کی دعوت میں جانا جائز نہیں ہے۔

۵...... دعوت قبول کرتے ہوئے بھی مقصد پیٹ کی شہوت وحاجت پورا کرنا نہ ہو۔ کیونکہ یہ پھر دنیا کا عمل ہوگا۔ جس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ اچھی نیت کرلے کہ دعوت قبول کرنے اور کھانے کا عمل بھی عمل ثواب اور آخرت کے لئے کارآمد بن جائے۔ مثلاً دعوت قبول کرتے ہوئے اس نیت سے شرکت کرلے کہ میں اس لئے اس دعوت کو قبول کرتا ہوں کہ دعوت قبول کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور آپؐ نے دعوت قبول کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جیسے کہ آپؐ کا ارشاد ہے کہ اگر بکری کے کھر کھانے کے لئے بھی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔

نیز یہ نیت بھی ہو کہ میں اس دعوت کو اس لئے قبول کرتا ہوں تاکہ دعوت نہ قبول کرنے کے گناہ سے محفوظ رہ سکوں۔ جیسے حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ جس نے (جائز قسم کی) دعوت کو قبول نہیں کیا تو اس شخص نے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

اسی طرح مسلمان اور مؤمن کو خوش کرنے کی نیت کرے کہ میرے جانے اور شرکت کرنے سے اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے کہ مندرجہ ذیل حدیث میں جو فضیلت اس عمل کی بیان کی گئی ہے۔ اس کو بھی حاصل کر سکے۔ ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی مسلمان کو (جائز طریقے سے) خوش کیا تو گویا اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو خوش کیا۔ یہ نیت بھی ہو کہ میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں اور خصوصاً داعی کی زیارت کروں گا۔ تاکہ اس کے ذریعہ یہ ان لوگوں کے زمرے میں داخل ہو کہ جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والوں کی صفات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لئے ملاقات کریں گے اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کریں گے۔ دعوت میں بھی میزبان کی جانب سے خرچ اور مہمان کی جانب سے زیارت وملاقات کی نیت ہو تو اس فضیلت کو بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح دعوت میں اس نیت سے شرکت کرے کہ میرے مسلمان بھائی میری شرکت نہ کرنے سے میرے متعلق بدگمانی میں مبتلا نہ ہو اور میری غیبت نہ کرے کہ میں بداخلاق ہو گیا ہوں یا متکبر ہو گیا ہوں۔ اس وجہ سے میں نے دعوت میں شرکت نہیں کی یا میں اپنے داعی بھائی کو حقیر سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے اس کی دعوت میں شرکت نہیں کی۔ کیونکہ شرکت کرنے سے غیبت اور بدگمانی کے یہ سب اسباب ختم ہو جائیں گے۔

مذکورہ بالا مختلف نیتیں ایسی ہیں کہ ان میں ہر ایک نیت مستقل طور پر کار ثواب ہے تو جس عمل میں یہ سب امور جمع ہو جائیں تو اس کی اچھائی اور ثواب کا کیا کہنا۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ہر عمل کرتے ہوئے میری کوئی اچھی نیت ہو، یہاں تک کہ کھانے پینے میں بھی کوئی اچھی نیت ہوتا کہ اپنے نفس کی حاجب کے پورے ہونے کے ساتھ ثواب بھی حاصل ہو۔ ان جیسے امور کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ ہر عمل کے ثواب کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرلے۔ پس جس کی ہجرت اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی تو اس ہجرت اللہ اور رسول کے لئے ہوگی۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر اس پر ثواب دیں گے اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہوگی تاکہ دنیا حاصل کرلے یا کسی عورت کے لئے ہجرت ہوتا کہ اس سے شادی کرلے تو اس کی ہجرت اس چیز کے لئے ہوگی۔ جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔ یعنی اس قسم کی ہجرت پر ثواب نہیں ہوگا اور یہ شخص حقیقی مہاجر نہیں کہلائے گا۔ (اخرجہ البخاری فی صحیحہ)

یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ مباح کاموں یا طاعت اور نیکی کے کاموں میں نیت اثر کرتی ہے اور نیت کی وجہ سے وہ امور باعث ثواب بنتے ہیں۔ یا ثواب میں زیادتی ہوتی ہے۔ جو امور شرعاً ممنوع ہوں تو اس کا ارتکاب کرتے ہوئے اگر کوئی شخص اچھی نیت کرے تو اس میں نیت اثر نہیں کرتی ہے اور اچھی نیت سے ناجائز کام جائز نہیں بنتا ہے۔

مثلاً کوئی شخص نعوذ باللہ یہ نیت کرے کہ شراب پلا کر اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش کرے۔ تاکہ ثواب ملے یا کسی اور حرام کار کا ارتکاب کر کے ثواب کی نیت کرے تو اس صورت میں نیت حسن کی وجہ سے وہ حرام کام جائز یا کار ثواب نہیں بنتا ہے اور نہ اس مقام پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ میری نیت اچھی تھی۔

پارلیمان غیر مسلم کے قائم مقام صدر بننے کی سازش کا ادراک کرے!

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

عدالت عظمیٰ نے 18ویں ترمیم کو غیر آئینی قرار دینے سے متعلق آئینی سماعت کے بعد اپنے حکم کی جو پہلی قسط جاری کی ہے۔ اس کے مطابق وطن عزیز کی پارلیمان کو ججوں کے انتخاب، تعیناتی سے متعلق آرٹیکل 175اے میں ترمیم کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ پارلیمان سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کیلئے 18ویں ترمیم کے بعد 19ویں ترمیم کا بل پارلیمان کے کسی ایک ایوان کے سامنے پیش کرے گی۔ یہ ایک ایسا زریں موقع ہے کہ جمہور پاکستان کے منتخب نمائندے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں موجود ایک دستوری نقص دور کر سکتے ہیں۔ یہ دستوری نقص دانستہ طور پر دستور کا حصہ بنایا گیا ہے یا پھر ایک نادانستہ غلطی ہے۔ تاہم جیسی بھی صورت ہے اس بات کا شدید خدشہ پایا جاتا ہے کہ ایک سازش کے ذریعے اسلام کے قلعہ پاکستان میں جہاں اسلام ریاست کا دین ہے جس کے صدر کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ وہ نہ صرف مسلمان ہو بلکہ وہ خاتم النبیینؐ کے آخری نبی ہونے پر ایمان رکھتا ہو اور اس ضمن میں صدر اپنے عہدے پر فائز ہونے سے پہلے دستور کے مطابق حلف اٹھائے پاکستان کا دستور جس کی بنیادیں قرارداد مقاصد کے ستونوں پر کھڑی کی گئی ہیں۔

اس میں ایک گہری سازش موجود ہے جس کے نتیجے میں منصوبہ بندی سے کوئی غیر مسلم یا زندیق قادیانی اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قائم مقام صدر بن سکتا ہے اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ قائم مقام صدر بھی جب تک اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کی حیثیت صدر پاکستان کی ہوتی ہے۔ اس لیے آئین کے آرٹیکل 255 میں یہ واضح طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ جہاں دستور کے تحت کسی شخص کا اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے حلف اٹھانا مطلوب ہو تو اس کا عہدہ سنبھالنا اسی دن سے متصور ہوگا جس دن اس نے حلف اٹھایا ہوگا آئین میں موجود نقص کو مزید تقویت لاہور ہائی کورٹ کے دو سنگل ججز کے فیصلے پہنچاتے ہیں۔ ان دونوں ججوں نے ایسے فیصلوں میں وسیم سجاد کے قائم مقام صدر ہونے کے موقع پر یہ فیصلہ دیا کہ قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھالنے والے شخص کو صدر کیلئے طے شدہ حلف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ سپیکر قومی اسمبلی اور سینٹ چیئرمین کے عہدوں کے حلف میں صدر کا حلف بھی شامل ہے۔ ان دونوں ججوں کے فیصلے آئین کے فلسفے۔ اس کے ڈھانچے اور آرٹیکل 255 کی غیر مبہم عبارت سے متصادم ہیں۔ لیکن وطن عزیز میں یہ انتہائی خطرناک رجحان قانونی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ قائم مقام صدر کے عہدے پر فائز ہونے والے سپیکر قومی اسمبلی یا چیئرمین سینٹ کو صدر کا حلف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ آئین میں کوئی ابہام نہیں۔ لیکن معلوم نہیں وہ کون سی نادیدہ قوتیں ہیں جو اس بات پر مصر ہیں کہ سپیکر قومی اسمبلی یا چیئرمین سینٹ جب قائم مقام صدر کے فرائض انجام دیتا ہے تو اسے صدر کا حلف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

اب جبکہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں 17 رکنی لارجر بنچ نے آرٹیکل 175 اے کا از سر نو جائزہ لینے کی ہدایت کی ہے تو پارلیمان کے پاس یہ موقع میسر آچکا ہے کہ وہ لگے ہاتھوں غیر مسلم بشمول زندیق قادیانیوں کے قائم مقام صدر بننے کا راستہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیں۔ صدر کا انتخاب آرٹیکل 41 کے تحت ہوتا ہے اس کی شق دو میں یہ کہا گیا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک صدر کی حیثیت سے انتخاب کا اہل نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ کم از کم 45 سال کی عمر کا مسلمان نہ ہو۔ قومی اسمبلی کا رکن بننے کا اہل نہ ہو۔ آرٹیکل 42 میں یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ عہدہ سنبھالنے سے قبل صدر پاکستان چیف جسٹس کے سامنے جدول سوئم میں مندرج عبارت میں حلف اٹھائے گا اور آرٹیکل 255 میں یہ پابندی عائد کی گئی کہ جس دن وہ حلف اٹھائے گا اسی دن سے اس کا عہدہ سنبھالنا متصور ہوگا۔ جدول سوئم میں دیئے گئے صدر کے حلف کے الفاظ یہ ہیں۔

’’میں ...... صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تعالیٰ، کتب الٰہیہ جن میں قرآن پاک خاتم الکتب ہے۔ نبوت حضرت محمد ﷺ بحیثیت خاتم النبیینؐ جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ روز قیامت اور قرآن پاک وسنت کی جملہ متقضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں۔ کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا۔ کہ بحیثیت صدر پاکستان میں اپنے فرائض وکار ہائے منصبی ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔ کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلاخوف ورعایت اور بلارغبت وعناد قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔ اور یہ کہ میں کسی شخص کی بلاواسطہ یا بلواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا اور نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت صدر پاکستان میرے سامنے غور کیلئے پیش کیا جائے گا یا میرے علم میں آئے گا بجز جبکہ بحیثیت صدر اپنے فرائض کی کما حقہ انجام دہی کیلئے ایسا کرنا ضروری ہو۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)‘‘

اب آیئے قائم مقام صدر سے متعلق آئین میں دیئے گئے طریقے کار کی طرف۔ آرٹیکل 49 کی شق ایک میں یہ کہا گیا کہ اگر صدر کا عہدہ، صدر کی وفات، استعفیٰ، یا برطرفی کی وجہ سے خالی ہوجائے تو چیئرمین سینٹ یا اگر وہ صدر کے عہدے پر کارہائے منصبی ادا کرنے سے قاصر ہو تو قومی اسمبلی کا سپیکر اس وقت تک قائم مقام صدر ہوگا جب تک آرٹیکل 41 کی شق تین کے مطابق کوئی صدر منتخب نہ ہوجائے۔ سب شق دو میں یہ کہا گیا ہے کہ جب صدر پاکستان سے غیر حاضری یا دیگر وجہ سے کارہائے منصبی ادا کرنے سے قاصر ہو تو چیئرمین سینٹ یا وہ بھی غیر حاضر ہو، یا صدر کے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو قومی اسمبلی کا سپیکر صدر کے پاکستان آنے تک یا جیسی بھی صورت ہو اپنے کارہائے منصبی دوبارہ سنبھالنے تک انجام دے گا۔ آئین نے قائم مقام صدر

کے طریقے کار کو طے کر دیا ہے اسی لیے آج کل بھی کبھی فاروق نائیک بحیثیت چیئر مین سینٹ یا سپیکر اسمبلی فہمیدہ مرزا صدارت کے فرائض انجام دیتی ہے یہ دونوں ہی قائم مقام۔

صدر کا عہدہ سنبھالتے ہوئے صدر کا آئین میں دیئے گئے حلف نہیں اٹھاتے اس سلسلے میں الیکشن کمیشن بھی دو سنگل ججز کے فیصلوں کو آڑ بنا کر کسی قسم کی کارروائی سے اجتناب برتتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آئین میں پائے جانے والے سقم کی بناء پر کسی وقت بھی غیر مسلم یا زندیق قادیانی بھی صدر کے فرائض انجام دیتے دکھائی دے گا اس سلسلے میں آپ قومی اسمبلی کے رکن اور سینٹ کے رکن منتخب ہونے کی اہلیت کا جائزہ لے سکتے ہیں تاہم اس میں ایک بات واضح ہے کہ قومی اسمبلی کی صورت میں رکن اسمبلی کی عمر پچیس سال ہو، سینٹ کی صورت میں عمر تیس سال طے کی گئی ہے اور سب سے پہلے عام انتخابات کے بعد ارکان اسمبلی، ڈپٹی سپیکر، سپیکر انتخاب کرتے ہیں اسی طرح سینٹ کے چیئر مین کا انتخاب عمل میں آتا ہے یہ دونوں ہی انتخاب کے بعد آئین میں دیئے گئے الفاظ میں اپنے حلف اٹھاتے ہین دونوں کے حلف کے الفاظ یکساں ہیں۔ جس میں نہ تو یہ قرار دیا گیا ہے کہ ان کا مسلمان ہونا ضروری ہے اس لیے ان کے حلف میں یہ الفاظ بھی شامل نہیں کہ وہ وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تعالیٰ، کتب الہیہ قرآن پاک خاتم الکتب ہے۔ نبوت حضرت محمدؐ بحیثیت خاتم النبیینؐ، روز قیامت، قرآن و سنت کی جملہ مقتضیات و تعلیمات پر ایمان رکھنا شامل ہوتا ہے چیئر مین سینٹ اور سپیکر اسمبلی کے حلف کے الفاظ یہ ہیں۔

میں......صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا۔ کہ میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔ کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)

ہم سمجھتے ہیں کہ صدر کے حلف کے الفاظ سپیکر اسمبلی اور چیئر مین سینٹ کے حلف کے الفاظ کا موازنہ کیا جائے تو یہ بات بلا خوف تردید کی جا سکتی ہے کہ سپیکر یا چیئر مین سینٹ کا مسلمان ہونا ضروری نہیں اور کوئی غیر مسلم بھی سپیکر اسمبلی یا چیئر مین سینٹ منتخب ہو سکتا ہے۔ جبکہ آرٹیکل 255 میں یہ پابندی ہے کہ حلف اٹھانے سے پہلے منتخب شخص اپنے عہدے پر فائز نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ خطرناک سقم پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے کبھی کوئی نادیدہ قوت جو پہلے ہی وطن عزیز کو خطرات سے دوچار کیے ہوئے امریکہ کی غلامی کے راستے پر ڈالے ہوئے ہے۔ وہ ایک خاص ترکیب سے پاکستان میں غیر مسلم کو صدر کے عہدے پر فائز کر دے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر پارلیمان نے یہ ذمہ داری ادا نہ کی تو آنے والی نسلیں یقیناً پارلیمانی عمل پر نہ صرف متعجب ہوں گی کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کے نعرے پر قائم ہونے والے ملک میں آئین میں اتنا بڑا نقص کیونکر چھوڑا گیا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کا سانحہ ارتحال

محمد مقصود کشمیری

ابھی قطب الاقطاب شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی جدائی کا غم ہلکا نہیں ہوا تھا کہ آزاد کشمیر کی ایک عظیم روحانی و علمی شخصیت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کی اس دار فانی سے رخصتی کی المیناک خبر آئی...... عیدالفطر کے دوسرے روز راقم ہٹیاں بالا اپنے آبائی گاؤں شاریاں میں تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے صدر جناب قاری عبدالوحید قاسمی نے فون پر اطلاع دی کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خان صاحب انتقال فرما گئے۔ اچانک کی اس المیناک خبر نے دل و دماغ پر ایک ایسا پہاڑ سا گرادیا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کی صورت میں ایک محدث اور ولی کامل کا اس دھرتی کشمیر سے اٹھ جانا کوئی معمولی بات نہیں بلاشبہ وہ اس دھرتی کے عظیم سرمایہ تھے جس سے ہم قیامت تک کے لیے محروم ہو گئے۔ آج سے دس سال قبل مجھے 2000ء کا وہ مرحلہ بہت اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں پہلی مرتبہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی زیارت کے لیے پلندری گیا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کا نام تو سنا تھا لیکن ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی جب میں دارلعلوم تعلیم القرآن میں پہنچا تو میرے ذہن میں مختلف وسوسے تھے کہ اتنے بڑے شیخ الحدیث ہیں پتہ نہیں ایک ادنیٰ طالب علم سے ملاقات ہوگی بھی یا نہیں؟ جب حضرت شیخ الحدیثؒ کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ اس وقت دورہ حدیث شریف کی کلاس میں درس حدیث دے رہے ہیں اس وقت دارالحدیث کی نئی عمارت زیر تعمیر تھی...... تو راقم بھی دورہ حدیث کی کلاس میں طلباء کے ساتھ بیٹھ گیا کلاس روم میں تعداد کم تھی جس کی وجہ سے نئے آنے والے شخص کی پہچان باآسانی ہو جاتی...... درس سے فارغ ہونے کے بعد حضرتؒ سے ملاقات اور تعارف ہوا واپسی پر حضرت نے اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔

حضرت شیخؒ تو ایک قابل رشک و قابل تقلید زندگی گزار کر سرخرو حالت میں آسودۂ خاک ہو چکے لیکن ان کی وفات سے ایک ایسا خلاء پیدا ہو چکا ہے جو تا قیامت پُر ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ آپؒ کی وفات سے ایک زمانہ اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کی جدائی کا غم صرف ان کے عزیز واقارب کو ہی نہیں بلکہ کشمیر سمیت اندورن و بیرون ملک ہزاروں افراد اس عظیم سانحہ سے دوچار ہیں جس کی تلافی ناممکن ہے اللہ رب العزت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خانؒ کو کروٹ کروٹ پر اجر عظیم عطا فرمائیں اور ان کے گلشن جامعہ دارلعلوم پلندری کو تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ ہمارے لیے ایک عظیم سرمایہ تھے ان کی وفات سے ان کے اہل خانہ سمیت پوری دنیا میں دینی طبقات کو شدید صدمہ پہنچا اور یہ خلاء پورا نہیں ہو سکتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خانؒ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائیں اور ان کی علمی میراث کے جانشین حضرت مولانا محمد سعید یوسف خان صاحب کو اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرز پر شبانہ روز دین حق کی نشر و اشاعت اور کماحقہ ترجمانی کرنے کی ہمت و توفیق عنائت فرمائے۔ آمین!

مسلمانوں کی پستی کا علاج!

حضرت مولانا محمد الیاسؒ

اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ میں فرمایا ہے: آیت:۹۰

''یہ بدوی عرب کفر ونفاق میں زیادہ سخت ہیں اوران کے معاملہ میں اس امراء کے امکانات زیادہ ہیں کہ اس دین کے حدود سے ناواقف رہیں جو اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل کیا ہے۔''

بدوی عربوں سے مراد وہ دیہاتی اور صحرائی عرب ہیں۔ جو مدینہ میں ایک مضبوط اور منظم طاقت کو اٹھتے دیکھ کر ان لوگوں نے مصلحت وقت اس میں دیکھی کہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ لیکن شہری لوگوں کی بہ نسبت ان دیہاتی لوگوں کو اہل علم اور اہل حق لوگوں کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ لہٰذا وہ دین اور اس کی حدود کو صحیح طور پر نہیں جان سکتے۔ مویشیوں کے درمیان رہتے رہتے یہ خود بھی ایک جانور کی سی زندگی گزارنے لگتے ہیں اور حیوانی ضروریات سے بلند تر کسی چیز کی طرف توجہ کرنے کا انہیں موقع نہیں ملتا اور یہی حالت دہلی کے گردونواح کے دیہاتی لوگوں کی ہوگی۔ مولانا الیاسؒ صاحب ایسی ہی ایک بستی میں گئے تو دیکھا کہ مسجد میں جانور بندھے ہوئے ہیں۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ اس بستی کے سب باسی اسلام چھوڑ چکے ہیں۔ مولانا کو اس کا شدید صدمہ پہنچا اور انہوں نے تہیہ کیا کہ ان لوگوں تک اسلام پہنچانا چاہئے۔ ایسا اسلام جو ان دیہاتی ان پڑھوں کی سمجھ میں بیٹھ جائے تو انہوں نے اپنی زندگی اسی کام کے لئے وقف کر دی کہ اسلام کی عالمانہ سمجھ نہ سہی کم از کم بنیادی اسلام یعنی کلمہ طیبہ کی حقیقت تو ان لوگوں کی سمجھ میں لانا چاہئے۔ غالباً ان کی نظر میں یہ حدیث مبارکہ ہوگی کہ ایک بدو نے اسلام قبول کیا تو حضورﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بطور مسلم کیا کرنا ہے؟ تو آپؐ نے اسلام کے بنیادی ارکان یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جھوٹ سے پرہیز گنوا دیئے۔ اس پر وہ بدو بولا کہ میں اس سے نہ تو کم کروں گا اور نہ زیادہ اور چلا گیا اور حضورﷺ نے صحابہؓ کی توجہ اس کی طرف دلاتے ہوئے فرمایا کہ جس نے جنتی دیکھنا ہو۔ اس کو دیکھ لو۔ مولانا الیاس صاحبؒ نے بھی اپنے تبلیغ دین کے کام کی ابتداء اسی نقطے سے کی اور وہ بھی بالخصوص دیہات سے مثلاً کچھ دیہاتیوں سے آپ نے تبلیغ کے لے وقت مانگا تو انہوں نے جواب دیا کہ مولانا ہم بھلا کیا تبلیغ کریں گے؟ ہمیں تو کلمہ بھی پورا نہیں آتا تو آپ نے ان سے کہا کہ تم بس لوگوں میں یہی تبلیغ کرتے چلے جاؤ کہ بھائیو! دیکھو ہم جیسے نہ ہو جانا۔ دیکھو ہم کیسے مسلمان ہیں کہ ہمیں کلمہ طیبہ بھی نہیں آتا۔ تم اچھے مسلمان بننا۔ لہٰذا انہوں نے اس لیول سے کام شروع کیا اور ان اسلام سے پھرنے والے دیہاتیوں کو پھر سے مسلمان کیا۔ مسجدوں کی نہ صرف صفائی کی بلکہ ان کو نمازیوں سے بھرا۔

اسی طرح کے کئی عبرت انگیز واقعات تبلیغی جماعتوں سے سننے میں آتے ہیں۔ لیکن ایک واقعہ رونگٹے کھڑے کر دینے والا ہے۔ ہوا یوں کہ پاکستان ہی میں بارڈر پر ایک گاؤں کی مسجد میں جب جماعت پہنچی تو مسجد سے بو اٹھ رہی تھی۔ اندر گئے تو پتہ چلا کہ ایک بوڑھا لیٹا ہوا ہے۔ کئی دن سے وہ وہاں رہ رہا تھا اور بول و براز وہیں مسجد کے

اندر ہی کرتا رہا تھا۔ گاؤں میں اعلان کر کے اس کے بیٹوں کو بلایا تو وہ حیران ہوئے کہ اچھا تو بابا ادھر چھپا ہوا تھا اور ہم سارے دور نزدیک کے گاؤں میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں اسے ڈھونڈتے پھرے۔ ستم ظریفی یہ تھی کہ کوئی بھی دیہاتی اس سارے عرصہ میں مسجد کی طرف نہیں گیا۔ اب ہم لوگ ایسے مسلمان ہیں کہ ہمارا مسجد سے رشتہ بھی ٹوٹ چکا ہے اور مولانا الیاس صاحبؒ اس رشتہ کو از سر نو جوڑنے میں ساری عمر لگے رہے اور آج اللہ کے فضل سے دور دراز علاقوں کی مسجدیں بھی پھر سے آباد ہونے لگی ہیں اور یہ انہی کا ہی حوصلہ تھا اور اللہ کا خاص کرم کہ اس کام میں اللہ نے برکت ڈالی۔ کئی لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تبلیغ تو کافروں میں ہونی چاہئے۔ مسلمانوں میں کیسی؟ تو ان لوگوں کو ان واقعات سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ بلکہ خود بھی دین کا صحیح ادراک حاصل کرنا چاہئے اور اس پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور اگر دور دراز کے علاقوں میں جا کر تبلیغ دین نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے گردونواح پر ہی نظر دوڑائیں تو ان کو وہیں پر بہت سے اسلام گریز مسلمان نظر آ جاویں گے۔ جن کو اگر صحیح طریقے سے ہینڈل کیا جاوے تو ممکن ہے وہ بھی سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہو جاویں۔

سورۃ توبہ میں اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے۔ مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تا کہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے۔

اور یہ کم از کم ذمہ داری ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر ڈالی ہے۔ دین کا سیکھنا تو ہر مسلمان پر واجب ہے۔ لیکن تبلیغ دین فرض کفایہ ہے کہ اگر مناسب تعداد میں مسلمان اس میں لگ جاویں تو یہ فرض ادا ہو گیا۔ وگرنہ پوری آبادی اللہ کی گرفت میں آ جائے گی اور صحیح طور پر اس کام کی فرضیت تو صحابہ کرامؓ نے سمجھی اور اسے کما حقہ ادا بھی کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں صحابہ سے فرمایا کہ جس نے اللہ کا پیغام مجھ سے سن لیا ہے وہ اسے ان لوگوں تک پہنچائیں۔ جن تک یہ نہیں پہنچا ہے تو صحابہ کرام ساری دنیا میں پھیل گئے۔ اسی لئے ہم صحابہ کرام کی قبریں مختلف ممالک میں پاتے ہیں۔

مولانا محمد الیاسؒ صاحب نے صحابہ کرام والا کام اپنا لیا اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اور دوسرے مسلمان اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کام کے لئے جب وہ پورے خلوص کے ساتھ باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی امداد بھی ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ بلکہ مجھے اس چیز کا پتہ بھی چلا ہے کہ مولانا الیاسؒ صاحب جب کسی جماعت کے ساتھ تبلیغ کے لئے نکلتے تو ہر چوک اور ہر موڑ پر ساتھیوں سے اپنے اخلاص کو ٹٹولنے کے لئے کہتے کہ اخلاص میں اگر ذرا بھی کھوٹ آ گیا تو اللہ کی نصرت شامل حال نہیں رہے گی۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ نصرت الٰہی کی بدولت تبلیغی جماعت کے ساتھیوں میں بے شمار اضافہ ہو رہا ہے اور یہ دنیا کے تقریباً سبھی ملکوں میں پھیل چکی ہے۔

مولانا فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ زندگی کو جب تاریخ کے اوراق میں دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم عزت و عظمت، شان و شوکت، دبدبہ و حشمت کے تنہا مالک و اجارہ دار ہیں۔ لیکن جب ان اوراق سے نظر ہٹا کر موجودہ حالات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو ہم انتہائی ذلت و خواری، افلاس و ناداری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

اس پر بس نہیں بلکہ ہمارے جگر گوشے نئی تہذیب کے دلدادہ نوجوان اسلام کے مقدس اصولوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بات بات پر تنقیدی نظر ڈالتے ہیں اور اس شریعت مقدسہ کو ناقابل عمل، لغو اور بیکار گردانتے ہیں۔ عقل حیران ہے کہ جس قوم نے ادنیا کو سیراب کیا وہ آج کیوں تشنہ (پیاسی) ہے۔ رہنمایان قوم نے آج سے بہت پہلے ہماری حالت زار کا اندازہ لگایا اور مختلف طریقوں پر ہماری اصلاح کے لئے جدوجہد کی۔ مگر

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آج جب کہ حالت بد سے بدتر ہو چکی ہے اور آنے والا زمانہ سابق سے بھی زیادہ پر خطر اور تاریک نظر آرہا ہے۔ ہمارا خاموش بیٹھنا اور عملی جدوجہد نہ کرنا ایک ناقابل تلافی جرم ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم کوئی عملی قدم اٹھائیں۔ ضروری ہے کہ ان اسباب پر غور کریں۔ جن کے باعث ہم اس ذلت خواری کے عذاب میں مبتلا کئے گئے ہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ اب تک ہمارے مرض کی صحیح تشخیص ہی پورے طور پر نہیں ہوئی۔ جو کچھ اسباب بیان کئے جاتے ہیں۔ اصل مرض نہیں بلکہ اس کے عوارض ہیں۔ پس تاوقتیکہ اصل مرض کی جانب توجہ نہ ہوگی اور مادہ حقیقی کی اصلاح نہ ہوگی۔ عوارض کی اصلاح ناممکن اور محال ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ”اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے کہ ان کو ضرور روئے زمین کا خلیفہ بنائے گا۔“

اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ: ”اور حق ہے ہم پر مدد ایمان والوں کی اور تم ہمت نہ ہارو اور رنج مت کرو اور غالب تم ہی رہو گے اگر تم مؤمن رہے۔“ (آل عمران:۱۴)

اور یہ بھی فرمایا کہ: ”اور چاہے کہ تم میں ایسی جماعت ہو کہ لوگوں کو خیر کی طرف بلائے اور بھلی باتوں کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے اور صرف وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو اس کام کو کرتے ہیں۔“ (آل عمران:۱۱)

حضورﷺ نے خبر دی ہے: ”یعنی قریب ہی ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف نقوش رہ جائیں گے۔“

حضورﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: ”تم سے پہلے والی امتوں میں جب کوئی خطا کرتا تو روکنے والا اس کو دھمکاتا اور کہتا کہ خدا سے ڈر، پھر اگلے ہی روز اس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا۔ کھاتا پیتا۔ گویا کل اس کو گناہ کرتے دیکھا ہی نہیں۔ جب حق تعالیٰ نے ان کا یہ برتاؤ دیکھا تو بعض کے قلوب کو بعض کے ساتھ خلط ملط کر دیا اور داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی زبانی ان پر لعنت کی اور یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کی نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے۔ تم ضرور اچھی باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے منع کرو اور چاہئے کہ بیوقوف نادان کا ہاتھ پکڑے اور اس کو حق بات پر مجبور کرے۔ ورنہ حق تعالیٰ تمہارے قلوب کو بھی خلط ملط کر دیں گے اور پھر تم پر بھی لعنت ہوگی۔ جیسی کہ پہلی امتوں پر لعنت ہوگی۔“

”امت جب آپس میں سب وشتم اختیار کرے گی تو اللہ کی نظر سے گر جائے گی۔“

(ارشاد رسول مقبولﷺ)

حضورﷺ نے یوں بھی فرمایا کہ:’’جب میرے امت دنیا کو قابل وقعت وعظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت وہیبت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہوجائے گی اور جب آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنا اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی۔‘‘

اس میں کچھ شک نہیں کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دین کا ایسا زبردست رکن ہے جس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں۔اس کو انجام دینے کے لئے حق تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا اور اگر خدانخواستہ اس کو بالائے طاق رکھ دیا جائے اور اس کے علم وعمل کو ترک کر دیا جائے تو گمراہی وضلالت کی شاہراہیں کھل جائیں گی۔ جہالت عالمگیر ہوجائے گی۔آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی۔آبادیاں خراب ہوجائیں گی۔مخلوق (ہر لحاظ) سے تباہ ہو جائے گی۔(بدقسمتی سے کچھ اسی قسم کی صورتحال کا ہمیں سامنا ہے۔ہمارا معاشرہ تمام کا تمام تباہ ہو چکا ہے اور آپس میں پھوٹ پڑ چکی ہے)اور اس تباہی اور بربادی کی اس وقت خبر ہوگی۔جب روز محشر اللہ کے سامنے پیش ہوں گے اور باز پرس ہوگی......افسوس صد افسوس جو خطرہ تھا وہ سامنے آ گیا۔جو کھٹکا تھا آنکھوں نے دیکھ لیا۔

اگر کوئی مؤمن اس تباہی اور بربادی کے ازالہ میں سعی کرے اور اس سنت کے احیاء میں کوشش کرے اور اس مبارک بوجھ کو لے کر اٹھ کھڑا ہو اور آستین چڑھا کر سنت کے زندہ کرنے کے لئے میدان میں کود پڑے یقیناً وہ شخص تمام مخلوق میں ایک ممتاز اور نمایاں ہستی کا مالک ہوگا۔(میرے خیال میں مولانا الیاس واقعی اس ممتاز مقام کو حاصل کر چکے ہیں)

امام غزالیؒ نے جن الفاظ میں اس کام کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا ہے وہ ہماری تنبیہ اور بیداری کے لئے کاری ہے۔ہمارے اس قدر اہم فریضہ سے غافل ہونے کی چند وجوہ معلوم ہوتی ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اس فریضہ کو علماء کے ساتھ خاص کر لیا ہے۔حالانکہ خطابت قرآنی عام ہیں جو امت محمدیہؐ کے ہر فرد کو شامل ہیں اور صحابہ کرامؓ اور خیر القرون کی زندگی اس کے لئے شاہد عدل ہے۔اگر بغرض محال مان بھی لیا جائے کہ یہ علماء کا کام ہے۔تب بھی اس وقت فضاء زمانہ کا تقاضیٰ یہی ہے کہ ہر شخص اس کام میں لگ جاوے اور اعلاء کلمۃ اللہ اور حفاظت دین متین کے لئے کمربستہ ہوجائے۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساہیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری شروع!

سیف اللہ خالد بیورو چیف روزنامہ امت (راولپنڈی)

چناب نگر (سابق ربوہ) کو قادیانی اسٹیٹ بنا کر اردگرد کے مسلمانوں کے خلاف جارحانہ کارروائیوں کا سلسلہ دراز ہوگیا۔ ہر قادیانی کے لئے اسلحہ لائسنس جاری کروالیا گیا ہے۔ قادیانی جماعت نے چناب نگر کے ڈھائی سو ایکڑ سرکاری رقبے سمیت سات سو ایکڑ شہری رقبے پر قبضہ کرلیا ہے۔ ان کی بڑی عبادت گاہیں قبضہ کی گئی زمین پر قائم ہیں۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں نے چناب نگر میں قادیانیوں کو دیئے گئے رقبے کی پیمائش کا مطالبہ کردیا ہے۔

پنجاب کے حساس ضلع جھنگ کے پڑوس میں نئے بننے والے ضلع چنیوٹ کی سب تحصیل چناب نگر پر قادیانیوں کا تسلط اہل علاقہ کے لئے مصائب کا سبب بن گیا ہے۔ لاہور میں قادیانی معبد پر دہشت گردی کے بعد چناب نگر میں قادیانی جماعت نے اپنی گرفت مزید مضبوط کرلی ہے۔ پہلے مرحلے میں شہر میں داخلے کے راستے بند کرنے کے بعد اب شہر کو چاروں طرف سے بند کرکے شہر کے اندر مختلف بلاکس کو ایک دوسرے سے الگ کرکے قلعہ بندیاں کی جارہی ہیں۔ گذشتہ دنوں چناب نگر کے ایک دورے میں انکشاف ہوا کہ شہر میں واقع دو سرکاری تعلیمی اداروں کا راستہ بھی قادیانی جماعت نے بند کردیا ہے۔ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول اور گورنمنٹ جامعہ گرلز کالج میں سے اوّل الذکر کی پرنسپل ایک قادیانی خاتون ہے۔ جب کہ کالج کی پرنسپل قادیانیت سے تائب ہونے والی مسلمان خاتون ہے۔ یہ دونوں تعلیمی ادارے دارالضیافت روڈ پر قادیانی عبادت گاہ مبارک کے قریب واقع ہیں۔ قادیانی جماعت نے سڑک پر بیریئر لگا کر اور سیمنٹ کے بلاک رکھ کر ان دونوں اداروں کا راستہ بند کردیا ہے۔ جس سے طالبات کو دو سے تین کلومیٹر کا چکر کاٹ کر مین روڈ سے کالج جانا پڑتا ہے۔

اس حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے گرلز کالج کی ایک استاد نے امت کو بتایا کہ معاملہ سیکورٹی کا نہیں بلکہ نومسلم کالج پرنسپل کو سزا دینے کا ہے۔ جس نے مرزائی جماعت کی حکم عدولی کرتے ہوئے کالج کے سالانہ فنکشن میں مرزائی خواتین کے بجائے مسلمان خواتین ڈی سی او اور ڈی پی او کی بیگمات کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا تھا۔ چونکہ چناب نگر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی تعلیمی ادارے میں مسلمان کو مہمان خصوصی بنایا گیا۔ اس لئے یہ کالج عتاب کا شکار ہے۔ شہر سے گزرتے ہوئے انتہائی خوف وہراس کے ماحول کا احساس ہوتا ہے۔ ہر گلی محلے میں داخلی راستے پر مستقل نوعیت کے بیریئر لگائے جارہے ہیں اور اس شدید جبر کے ماحول سے خود قادیانی بھی پریشانی کا شکار ہیں۔ مرکزی بازار کے ایک قادیانی رہنما نے امت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی کے نام پر قادیانی جماعت نے جس طرح کا رویہ اختیار کررکھا ہے۔ اس نے پورے شہر کو پریشان کردیا ہے۔ مشاہدے میں آیا کہ شہر میں مختلف

وردیوں میں لوگ گشت کر رہے تھے۔ جن کے بارے میں بتایا گیا کہ اس شہر میں پولیس اور عدالت کے بجائے قادیانی جماعت کی چار سیکورٹی فورسز اور ان کی اپنی عدالت کا حکم چلتا ہے۔

ذرائع نے بتایا کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کے چار فورسز کے درمیان معاملات کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ خدام الاحمدیہ فورس گلی محلے کی سطح پر پہرے داری سے لے کر چھوٹے موٹے تنازعات میں لوگوں کی پکڑ دھکڑ اور نچلی سطح پر انٹیلی جنس نظام کو منظم کرتی ہے۔ اس کے بعد حفاظت مرکز فورس ہے۔ جس کے پاس جدید ترین گاڑیاں، اسلحہ اور مواصلاتی نظام موجود ہے۔ یہ فورس شہر کے چہار اطراف ناکوں کے علاوہ شہر میں مسلح گشت کا بندوبست کرتی ہے اور اس کا بھی اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے۔ یہ فورس کسی بھی سڑک کو کھولنے اور بند کرنے کے فیصلے کی مجاز ہے اور اکثر بے سبب سڑکیں بند کرتی اور کھولتی رہتی ہے۔ اس کے گشت کرتے ہوئے دستے کسی بھی وقت کسی بھی شخص کی تلاشی لینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ اس سے اوپر صدر عمومی فورس ہے۔ جس کو قادیانی جماعت کے صدر کا ذاتی دستہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہ فورس، خدام الاحمدیہ اور حفاظت مرکز فورس کی کنٹرول سے باہر رہتے ہوئے کسی بھی معاملے کو کنٹرول کرتی ہے۔ ان سب سے بالاتر امور عامہ فورس ہے۔ جو شہر کے مجموعی نظم ونسق اور سیکورٹی کی ذمہ دار ہے۔ اس کا اپنی انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے اور یہ شہر کے ساتھ اردگرد کی مسلمان آبادیوں میں بھی وارداتیں کرنے سے باز نہیں آتی۔ چناب نگر اور اردگرد کے علاقوں میں کیا صورتحال ہے۔ اس کا اندازہ ڈی پی او چنیوٹ کے دفتر میں ہونے والی ایک میٹنگ میں قادیانی جماعت کے ناظم عمومی اور مرکزی ترجمان سلیم الدین کی گفتگو سے لگایا جاسکتا ہے۔ چناب نگر پولیس کے ایک ذمہ دار نے امت کو بتایا کہ ڈی پی او آفس میں ایک تنازع کے سلسلے میں میٹنگ میں سلیم الدین نے مسلمان فریق کو دھمکی دی اور کہا کہ ہمیں ایزی نہ لیں۔ ہم اب نہ صرف پوری طرح مسلح ہیں۔ بلکہ جارحانہ عزائم بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے ساتھ معاملات ہماری شرائط پر ہوں گے۔ اگر ہمارے خلاف کوئی بھی کارروائی ہوئی تو یاد رکھیں چناب نگر کا ہر قادیانی مسلح ہے اور یہ اسلحہ ہم نے گھروں میں سجانے کے لئے نہیں رکھا۔

ذرائع کے مطابق اس دھمکی آمیز گفتگو کے بعد پولیس حکام نے اپنے ذرائع سے ریکارڈ چیک کیا تو معلوم ہوا کہ سلیم الدین کی بات غلط نہیں تھی۔ قادیانی جماعت نے قریباً ہر شہری کے نام پر اسلحہ حاصل کر رکھا ہے۔ ان میں بعض لائسنس ڈی سی او آفس کے ذریعے معمول کے طریقہ کار کے مطابق جب کہ زیادہ تر ارکان پارلیمنٹ اور مختلف بیوروکریٹس وغیرہ کے کوٹے پر وفاقی وزارت داخلہ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

پولیس ذرائع کے مطابق قادیانی جماعت کے پاس اتنی بڑی تعداد میں ہتھیار اور ان کی چار سیکورٹی فورسز علاقے میں امن کے لئے ایک مستقل خطرہ ہیں۔

دوسری طرف ریونیو حکام کے مطابق قادیانی جماعت نے چناب نگر کے تقریباً سات سو ایکڑ شہری رقبے پر جبراً قبضہ کر رکھا ہے اور اس کی مرکزی عبادت گاہ اقصیٰ، دفتر صدر عمومی، عبادت گاہ مہدی، عبادت گاہ بلال اور بلال مارکیٹ پوری کی پوری ناجائز قبضہ کر کے بنائی گئی ہے۔ ریونیو ریکارڈ کے مطابق چناب نگر کا کل رقبہ

2068 ایکڑ تھا۔ جس پر 153 ایکڑ پہاڑ تھے۔ جن میں سے دوسوا یکڑ رقبے پر واقع پہاڑ ختم ہو چکے ہیں اور اب یہ جگہ پلین ہوگئی ہے۔ یوں 2068 ایکڑ میں سے صرف 333 ایکڑ رقبہ نا قابل رہائش اور پہاڑ پر مشتمل ہے۔ قادیانی جماعت کو صرف 1036 ایکڑ رقبہ لیز پر دیا گیا تھا۔ جس کے بارے میں بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ لیز بھی بہانہ ہے۔ وہ لیز تو بہت پہلے ختم ہو چکی ہے۔ اس 1036 ایکڑ میں سے 86 کنال رقبہ تھانہ کے لئے 33 ایکڑ اراضی مسلم کالونی کی خاطر اور 539 کنال جگہ کالج کے لئے منہا کر لی گئی۔ یوں قادیانیوں کے پاس جائز یا ناجائز 957 ایکڑ رہائشی جگہ باقی بچی۔ مگر بر سرزمین صورتحال یہ ہے کہ قادیانی ہر خالی جگہ کو اپنی لیزڈ زمین قرار دے کر قبضہ کرتے چلے جارہے ہیں اور اس وقت دریائے چناب سے لے کر چونگی نمبر 3 تک چناب نگر کا پورا 2068 ایکڑ رقبہ ان کے قبضے میں ہے۔ اس میں سے صرف 50 ایکڑ مسلم کالونی، 50 ایکڑ کے قریب سرکاری جگہ، پہاڑ کاٹنے والے مزدوروں کے قبضے میں اور 333 ایکڑ پر پہاڑ ہیں۔ باقی ہر جگہ قادیانیوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات یہ ہے کہ ہر خالی جگہ، یہاں تک کہ پہاڑ کٹنے سے خالی ہونے والی جگہ پر بھی ان کا مختار عام عبیداللہ پہنچ جاتا ہے اور اسے لیزڈ جگہ قرار دے کر کسی نہ کسی قادیانی کو الاٹ کر دی جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک کارروائی میں دو ہفتے قبل مسلم کالونی کے مسلمانوں نے دارالعلوم شرقی محلہ میں پہاڑ کی جگہ قبضے کی کوشش ناکام بنا کر پولیس کو بلوالیا اور مسلمانوں کے دباؤ پر پولیس کو مختار عام عبیداللہ کو بھی گرفتار کرنا پڑا۔ جو چند گھنٹے بعد رہا ہو گیا۔ چناب نگر میں ایک اور تشویش ناک امر منظوری اور نقشے کے بغیر بننے والی پراسرار دیوہیکل عمارتیں ہیں۔ جن کا مصرف اور حیثیت کسی کو معلوم نہیں اور ان کی تعمیر زور و شور سے جاری ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر مقامی مسلمانوں نے کمشنر کو درخواست دی ہے کہ قادیانیوں کو ماضی میں دی گئی 1036 ایکڑ اراضی کی پیمائش کر کے اس کی حد مقرر کی جائے کہ وہ کہاں سے کہاں تک ہے۔ تاکہ ان کے ناجائز قبضے کی راہ روکی جاسکے۔ یہ امر شاید عمومی طور پر قارئین کے لئے دلچسپی کا حامل ہوگا کہ چناب نگر شہر میں کوئی گھر کوئی مکان کسی شخص کی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ مقامی قادیانی بھی اپنے گھروں کے مالک نہیں۔ ساری زمین کی مالک قادیانی جماعت ہے اور دفتر مختار عام کے ذریعے گھر اور دکانیں قادیانیوں کو عارضی بنیادوں پر دی جاتی ہیں۔

قادیانی جماعت کا مرکز اور دارالخلافہ میں امت کے ذرائع نے انکشاف کیا کہ بہت سے مجبور لوگ ایسے ہیں جو محض گھر چھن جانے کے خوف سے قادیانیت چھوڑنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر حکومت آج تمام رہائشی لوگوں کو مالکانہ حقوق عطاء کر دے تو لوگوں کی بہت بڑی تعداد اسلام قبول کر سکتی ہے اور ناجائز قابض قادیانیوں کے زیر قبضہ قریباً سات سوا یکڑ قیمتی اراضی فروخت کر کے کروڑوں روپے کا ریونیو اکٹھا کیا جاسکتا ہے۔ علاقے کے سروے کے دوران لوگوں سے بات چیت میں یہ امر سامنے آیا ہے کہ مقامی مسلمان قادیانی سیکورٹی فورسز اور دفتر مختار عام کے قبضہ گروپ سے تنگ ہیں۔ اگر حکومت نے فوری طور پر کوئی پیش بندی نہ کی تو اس کے خلاف علاقے میں بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہو سکتا ہے۔

احتساب جلد ۳۳ کا دیباچہ!

ادارہ!

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء ۰ امابعد!

قارئین کرام! لیجئے! اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق واحسان سے احتساب قادیانیت کی تینتیسویں (۳۳) جلد پیش خدمت ہے۔اس جلد میں:

...... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مرحوم (مئی ۲۰۰۹ء) کے چار رسالہ جات شامل ہیں۔

۱...... مودودی صاحب کا ایک غلط فتویٰ: جماعت اسلامی کے بانی رہنماء جناب مودودی صاحب سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ لاہوری مرزائی مسلمان ہیں یا کافر، تو مودودی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ لاہوری مرزائی اسلام اور کفر کے درمیان معلق ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ جھوٹے مدعی نبوت کو کافر نہ کہنے والا بھی کفر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔لاہوری مرزائیوں کی طرح جھوٹے مدعی نبوت کو مجدد، مسیح ومہدی ماننے والوں کو کیونکر مسلمان قرار دیا جاسکتا ہے؟ مودودی صاحب کے اس فتویٰ کی تغلیط خود جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے اس وقت کر دی۔ جب قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر بحث آیا۔اس میں لاہوری وقادیانی دونوں گروپوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جماعت اسلامی کے ممبران قومی اسمبلی نے اس دوسری ترمیم کے حق میں ووٹ دے کر مودودی صاحب کی انفرادیت پسند طبیعت کے خلاف مہر لگادی۔

جن دنوں مودودی صاحب نے لاہوری مرزائیوں کو کافر قرار نہ دینے کا فتویٰ دیا۔ انہی دنوں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے مودودی صاحب کے اس فتویٰ کے خلاف یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ فقیر کی ناقص معلومات کے مطابق پاکستان میں حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اس عنوان پر مستقل رسالہ لکھ کر پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا۔

۲...... ضوء السراج فی تحقیق المعراج (چراغ کی روشنی): مرزا قادیانی ملعون اور دیگر بددین طبقات جیسے منکرین حدیث وغیرہ، رحمت عالم ﷺ کے معراج جسمانی کے منکر ہیں۔ حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے مرزا قادیانی سمیت ان تمام ملحدین کا اس رسالہ میں تعاقب کیا ہے۔

۳...... توضیح المرام فی نزول المسیح علیہ السلام: سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی دوبارہ دنیا میں تشریف آوری اور نزول من السماء پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا یہ رسالہ دریا کو کوزہ میں بند کرنے کی عمدہ مثال ہے۔ آپ کے تبحر علمی کے شایان شان اس رسالہ میں اس مسئلہ سے متعلق تمام معلومات کو جس

حسن اور سلیقہ کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ اس عنوان پر کام کرنے والوں کے لئے گرانقدر علمی تحفہ ہے۔ ۱۹۹۶ء میں سب سے پہلے یہ شائع ہوا۔ غالباً حضرتؒ کی یہ آخری قلمی خدمت ہے جو آپ نے امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے فرمائی۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی تربت کو بقعۂ انوار فرمائیں۔ ان رسائل کو احتساب کی اس جلد میں شائع کرنے پر کتنی خوشی ہے۔ الفاظ کی دنیا میں اسے بیان کرنا ممکن نہیں۔

۴...... ختم نبوت قرآن وسنت کی روشنی میں: دارالعلوم دیوبند کے تحت ۲۹ تا ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۶ء میں عالمی سطح کا ختم نبوت کے عنوان پر اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں دنیا بھر سے جید اسکالرز حضرات کو مقالات پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ نے یہ مقالہ تحریر فرمایا۔ ویزا کی دقت کے باعث دیوبند کے اس اجتماع پر تو تشریف نہ لے جاسکے۔ لیکن اس مقالہ کو شائع کر دیا گیا۔ بہت ہی علمی مواد سے بھرپور یہ مقالہ ہے۔

۞...... حضرت مخدوم زادہ صاحبزادہ طارق محمود مرحوم (ستمبر ۲۰۰۶ء) کے اس جلد میں چھ رسائل کو شامل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی مستقل عظیم وضخیم کتاب ''قادیانیت کا سیاسی تجزیہ'' ماضی قریب میں اسے مجلس نے شائع کیا۔ اسے اس جلد میں شائع کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ باقی چھ رسائل کو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔

۵/۱...... خانہ ساز نبوت کے پجاریوں اور مرزاطاہر کی دعوت مباہلہ کا کھلا کھلا جواب: قادیانی جماعت کے چوتھے لاٹ پادری مرزاطاہر نے تمام علماء کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس کا یہ جواب تحریر فرمایا۔ جس کا ایک ایک حرف جان قادیانیت کے لئے نشتر کا درجہ رکھتا ہے۔

۶/۲...... آنکھیں کھولیں: قادیانیوں کو تبلیغ کے نقطۂ نظر سے محترم صاحبزادہ طارق محمود صاحبؒ نے یہ رسالہ ترتیب دیا۔ اے کاش! قادیانی اس سے فائدہ حاصل کرتے۔

۷/۳...... نوجوانان فیصل آباد کے نام کھلا خط: فیصل آباد میں نوجوانوں کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کرنے کے لئے آپ نے یہ رسالہ تحریر کیا۔

۸/۴...... ژوب میں تحریک ختم نبوت ایک نظر میں: ژوب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی بزرگ رہنما حضرت حاجی محمد علی صاحبؒ، الحاج محمد عمرؒ کے حکم پر آپ نے یہ رسالہ تالیف کیا۔

۹/۵...... فیصلہ آپ کیجئے: سادہ الفاظ میں عوام وخواص کو قادیانیت سمجھانے کے لئے محترم صاحبزادہ طارق محمود صاحبؒ نے یہ رسالہ تالیف فرمایا۔

۱۰/۶...... شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ (شرعی وقانونی حیثیت): ۱۹۹۲ء میں جناب نواز شریف وزیراعظم، مولانا عبدالستار خان نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور، جناب چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر داخلہ تھے۔ شناختی کارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا مرحلہ آیا تو مطالبہ کیا کہ اس میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے۔ نواز حکومت یہ مطالبہ مان کر مکر گئی۔ نواز شریف کو آج تک جو جو ابتلاء پیش آئے وہ سب اس کہہ مکرنی اور رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس سے بے وفائی کا نتیجہ تو نہیں؟ اے کاش! کوئی سمجھے! اس زمانہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے یہ رسالہ تحریر فرمایا تھا۔

﴿ ...... حضرت مولانا احمد عبدالحلیم کانپوریؒ (............) کا ایک رسالہ اس جلد میں شامل ہے۔

۱۱...... راہ حق متعلقہ ردقادیان: ریاست حیدر آباد دکن میں ایک مقام سکندر آباد ہے۔ وہاں قادیانیوں کی شورہ شوری تھی۔ ۱۹۱۶ء میں مولانا عبدالحلیم کانپوریؒ وہاں تشریف لے گئے تو قادیانی مکائد کو طشت ازبام کرنے کے لئے آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ جو ۵؍اکتوبر ۱۹۲۶ء میں (گویا تالیف کے دس سال بعد) اسے شائع کیا۔ اس رسالہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اشاعت سے قبل حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ نے اسے ملاحظہ فرمایا اور بعض مقامات پر اس کی اصلاح بھی فرمائی۔ اب یہ رسالہ اپنی اشاعت اوّل (اکتوبر ۱۹۲۶ء) کے بعد (اکتوبر ۲۰۱۰ء) میں گویا چوراسی (۸۴) سال بعد دوبارہ اسے شائع کرنے پر اللہ رب العزت کا شکر بجالاتے ہیں۔

﴿ ...... حضرت مولانا عبدالرزاق سلیم خانیؒ (............) کا ایک رسالہ اس جلد میں شامل ہے۔

۱۲...... تحفة الایمان لاهل القادیان: حضرت مولانا عبدالرزاق سلیم خانیؒ دار المبلغین لکھنؤ کے مناظر تھے۔ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ امام اہل سنتؒ کے شاگرد تھے۔ آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا تو حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ نے اس پر تقریظ تحریر فرمائی۔ جو ۲۷؍رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶؍اکتوبر ۱۹۳۵ء کی تحریر فرمودہ ہے۔

قارئین! یہ عجیب اتفاق ہے۔ اس جلد میں نمبر ۱۱ پر درج رسالہ بھی اکتوبر ۱۹۲۶ء کا نمبر ۱۲ پر درج رسالہ بھی اکتوبر ۱۹۳۵ء کا ہے اور فقیر جس وقت یہ سطور تحریر کر رہا ہے۔ ماہ اکتوبر ۲۰۱۰ء ہے۔ یہ رسالہ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔ اب ۲۰۱۰ء ہے۔ تو گویا پون صدی (پچھتر سال) بعد اس رسالہ کو شائع کرنے کی سعادت پر اللہ تعالیٰ کے انعامات بے پایاں کا بجد شکر یہ۔ فالحمدللہ!

﴿ ...... حضرت مولانا محمد بشیر اللہ مظاہریؒ رنگونی (............) کا ایک رسالہ اس جلد میں شامل ہے۔

۱۳...... دونبی (نبی صادق اور نبی کاذب): مولانا محمد بشیر اللہ صاحب اصلاً برما رنگون کے تھے۔ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فضلاء میں سے تھے۔ آپ جمعیت علماء برما کے نائب صدر بھی رہے۔ دارالعلوم تانبوے رنگون کے شیخ الجامعہ تھے۔ آپ نے اگست ۱۹۵۷ء میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ ترپن (۵۳) سال گویا نصف صدی بعد اس رسالہ کی اشاعت اللہ رب العزت کے انعامات بے پایاں میں سے ہے۔ فالحمدللہ اولاً و آخراً!

خلاصہ: یہ کہ اس جلد میں:

۱......	شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے	۴	رسائل
۲......	محترم صاحبزادہ طارق محمودؒ کے	۶	رسائل
۳......	حضرت مولانا احمد عبدالحلیم کانپوریؒ کا	۱	رسالہ
۴......	حضرت مولانا عبدالرزاق سلیم خانیؒ کا	۱	رسالہ
۵......	حضرت مولانا بشیر اللہ مظاہریؒ رنگونی کا	۱	رسالہ
	ٹوٹل	۱۳	رسائل

ہمیں دعا دو کہ تمہیں دلبر بنا دیا

احتساب جلد۳۴ کا دیباچہ!

ادارہ!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ امابعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے احتساب قادیانیت کی چونتیسویں (۳۴ویں) جلد پیش خدمت ہے۔

اس جلد میں:

- ...... جناب اسرار احمد صاحب آزاد مرحوم کا ایک رسالہ۔

۱...... کفریات مرزا: شامل اشاعت ہے۔ یہ رسالہ پہلی بار جون۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ پون صدی بعد دوبارہ اشاعت پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتے ہیں۔ جناب اسرار صاحب آزاد مرحوم ’’العزم‘‘ کے مدیر تھے اور اپنے زمانہ کے معروف دانشور تھے۔ آپ نے اوّلاً اس رسالہ کا حضرت مولانا ظفر علی خانؒ کے نام انتساب کیا۔

- ...... جناب حضرت مولانا محمد امیر الزمان صاحب کشمیریؒ کا ایک رسالہ۔

۱/۲...... فتنہ مرزائیت: شامل اشاعت ہے۔ آپ نے یہ رسالہ جولائی ۱۹۵۲ء میں تحریر فرمایا۔ نصف صدی سے زائد عرصہ بعد اس کی اشاعت محض توفیق ایزدی کی مرہون منت ہے۔ مولانا امیر الزمانؒ کشمیر کے رہائشی تھے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور جامع مسجد فاروقی کراچی کے خطیب ومہتمم تھے۔ آپ کے اس رسالہ پر مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی تقریظ اس کی ثقاہت کے لئے کافی ہے۔

- ...... ڈاکٹر محمد عبداللہ خان جتوئیؒ کے چھ رسائل اس جلد میں شامل ہیں۔

۱/۳...... مرزا غلام احمد قادیانی کے شیطانی الہامات اور شیطانی تحریریں: جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ خانؒ جتوئی ضلع مظفر گڑھ کے رہائشی تھے۔ تعلیم کے زمانہ میں ایک قادیانی ٹیچر نے ان کو قادیان بھیج دیا تو اس دوران قادیانی ہوگئے۔ پھر قادیان میں ہی شادی ہوئی۔ کئی ممالک میں قادیانیت کے مبلغ کے طور پر کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی تو مسلمان ہوگئے۔ انہوں نے یہ رسالہ تحریر کیا۔

۲/۴...... حیات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی کا اقرار وانکار:

۳/۵...... مرزا قادیانی اور غیر محرم عورتیں:

۴/۶...... حیات ونزول مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی:

۵/۷...... مرزا قادیانی کی خطرناک بیماریاں اور عبرتناک موت:

۶/۸...... مرزائیت سے توبہ:

یہ تمام رسالے ڈاکٹر عبداللہ خان اختر جتوئی مرحوم کے مرتب کردہ ہیں اور اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔

- ...... جناب فرزند توحید صاحبؒ کے اس جلد میں سات رسائل شامل ہیں۔

۱/۹...... بناسپتی نبی اور اس کے صحابہ کا چال چلن:

۱۰/۲...... عبرتناک موت:

۱۱/۳...... ربوے کا راسپوٹین یا مذہبی آمر:

۱۲/۴...... مسخروں کی محفل یا قادیانی انبیاء:

۱۳/۵......حکومت مغربی پاکستان کے پانچ سوال اوران کا جواب:

۱۴/۶......علامہ اقبالؒ کا پیغام، ملت اسلامیہ کے نام:

۱۵/۷......مرزاغلام احمد قادیانی زندیق اور حکومت برطانیہ:

جناب فرزند توحیدؒ خوب آدمی تھے۔ زندگی بھر اپنے اور دوسرے حضرات کے قادیانیت کے خلاف رسائل برابر شائع کرتے رہے۔ ایسی دھن ان پر سوار تھی۔ جس سے قادیانیت اور حکومت چلا اٹھی۔ جیسا کہ ’’حکومت مغربی پاکستان کے پانچ سوال اوران کا جواب‘‘ کے مطالعہ سے آپ پر واضح ہوگا۔

۞...... حضرت مولانا محمد اسحق صدیقیؒ سندیلوی، ندوی کے اس جلد میں دو رسائل شامل اشاعت ہیں۔

۱۶/۱...... مسئلہ ختم نبوت علم وعقل کی روشنی میں:

۱۷/۲...... آخری نبی:

مولانا محمد اسحق صدیقیؒ سندیلوی، ندوی بہت فاضل آدمی تھے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں مدرس رہے۔ ان کے ۲ رسائل اس جلد میں شامل ہیں۔ خلاصہ: یہ کہ اس جلد میں:

۱...... جناب اسرار احمد آزاد کا	۱	رسالہ
۲...... حضرت مولانا امیرالزمان کشمیریؒ کا	۱	رسالہ
۳...... ڈاکٹر محمد عبداللہ خان اختر جتوئیؒ کے	۶	رسائل
۴...... جناب فرزند توحید صاحبؒ کے	۷	رسائل
۵...... مولانا محمد اسحق صدیقیؒ کے	۲	رسائل
ٹوٹل	۱۷	رسائل

اس جلد میں شامل ہیں۔ اگلی جلد کی آمد تک کے لئے اجازت چاہتا ہوں۔

مولانا عبدالستار حیدری کے تبلیغی اسفار

ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے دین اور ایمان کا تقاضہ ہے۔ اسے سیاسی اغراض یا ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرنا ہم گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے اکابرین نے اس کام کو تمام تر مصلحتوں سے بالاطاق ہوکر سرانجام دیا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار حیدری نے قانون توہین رسالت کے خلاف پیدا کردہ طوفان بدتمیزی کے خلاف عوام میں بیداری کرنے کے سلسلہ میں لیہ، بھکر، ڈیرہ اسماعیل خان، لکی مروت، بنوں کے علماء کرام سے ملاقات کے دوران کیا۔ ان تمام اضلاع کے علماء کرام اور مذہبی نمائندوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ دفتر ملتان میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت قوانین کو چھیڑنا آگ اور خون سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ حکمران امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے تمام مسلمانوں کے ایمانوں کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔ ہم اتحاد و یگانگت اور پوری جرأت ایمانی سے بیرونی گماشتوں کو اسلامی دفعات کے خلاف خطرناک کھیل نہیں کھیلنے دیں گے۔ قانون توہین رسالت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک بھر میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنسیں، سیمینارز اور تربیتی ورکشاپس منعقد کرے گی۔ وہ یہاں دفتر مرکزیہ میں مبلغین اور جماعتی کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد ظفر اقبال، مولانا محمد نواز، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا غلام حسین، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا تونسوی عبدالستار، مولانا فقیراللہ اختر، مولانا زاہد وسیم، مولانا تجمل حسین، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا خبیب، مولانا محمد یونس، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد اقبال اور مولانا محمد یوسف نقشبندی کے علاوہ متعدد مبلغین اور کارکن موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مبلغین اپنے اپنے حلقوں کے ضلعی ہیڈکوارٹرز میں ختم نبوت کنونشن اور ناموس رسالت کانفرنسوں کا انعقاد یقینی بنائیں اور تمام مکاتب فکر کے علماء، مشائخ عظام اور تمام دینی جماعتوں کے نمائندوں کو مدعو کریں اور پریس کلبوں کے باہر احتجاجی پروگراموں کا انعقاد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دفتر مرکزیہ کی طرف سے ناموس رسالت قوانین کے تحفظ کے لئے ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات اور پمفلٹ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو ملک بھر میں بطور احتجاج تقسیم کئے جائیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ میں یوں تو تمام جماعتوں اور ان کے قائدین کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے احترام کرتا ہوں۔ لیکن میرا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ کسی اور جماعت سے تعلق نہیں۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قانون توہین رسالت پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے اور اس کو متنازعہ بنانے والی لابیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔ قادیانی اوقاف سرکاری تحویل میں لئے جائیں اور قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا جائے۔

کارروائی سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا محمد علی صدیقی میرپورخاص، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا عبدالستار حیدری لیہ، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالنعیم شیخوپورہ، قاضی عبدالخالق مظفرگڑھ، مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازیخان، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد یونس کوئٹہ، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا زاہد وسیم راولپنڈی، مولانا محمد یوسف نقشبندی سندھ نے شرکت کی۔

اجلاس میں دیگر جماعتی امور کے علاوہ ننکانہ گستاخ رسول آسیہ مسیح کیس کے پس منظر اور اس کے عوامل پر غوروخوض کیا گیا اور کہا گیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے کیس کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور دینی سطح پر تمام مکاتب فکر کی دینی غیرت کو سلام پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ اگر حکومت نے اس دفعہ کو چھیڑنے کی کوشش کی تو تمام مکاتب فکر کے ساتھ مل کر مشترکہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ مبلغین نے عہد کیا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر پورے ملک میں تحریک پیدا کردیں گے اور شب وروز سٹریٹ پاور کو متحرک کر کے حکمرانوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیں گے۔ علماء ومبلغین ختم نبوت نے کہا کہ سیکولر اور قادیانی لابیاں اس قانون کو ختم کرانے کے لئے عیسائی اقلیت کو قربانی کا بکرا بنانے اور مسلم عیسائی تصادم کی پالیسی اپنارہی ہیں۔ ان کوان سازشوں کو ناکام کیا جائے گا۔

کوٹلی آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

کوٹلی میں قادیانیوں کی جانب سے آئے روز بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں کی وجہ سے دن بدن مسلمانوں میں اشتعال بڑھ رہا ہے گزشتہ دنوں محلہ بلیاہ میں ارتدادی مرکز کی توسیع قابل مذمت اور ناقابل برداشت ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا حافظ عبدالرشید، مولانا عبدالعزیز نورانی، سید یاسین گیلانی، ڈاکٹر ابراراحمد مغل، نصیراحمد، صدر انجمن تاجران ملک یعقوب، مولانا عابد حسین ودیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی 1974 کے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوٹلی میں ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور شعائر اسلام کا استعمال کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس سارے واقعہ پر مقامی انتظامیہ چشم پوشی کو مظاہرہ کر رہی ہے۔ کئی بار انتظامیہ کو قادیانیوں کی خلاف قانون اور خلاف آئین سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا ہے لیکن انتظامیہ نوکری بچانے کی خاطر مسلمانوں کے مطالبات پر خاموش تماشائی کردار ادا کر رہی ہے۔ انتظامیہ کی مسلسل خاموشی کی وجہ سے

قادیانی اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ محلہ بلیاہ میں اپنے مرکز کی توسیع کر کے مین روڈ پر بہت بڑا گیٹ نصب کر کے آئین کی مکمل دھجیاں بکھیر کے رکھ دی۔

مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قادیانیوں نے کئی مراکز قائم کر رکھے ہیں جن کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہیں۔ جو کہ آئین وقانون کی کھلم کھلی خلاف اور قانون کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے ۔مقررین نے کہا کہ مقامی انتظامیہ قادنیوں کو آئین وقانون کا پابند بنائے اور ان کو ارتدادی سرگرمیوں اور ارتدادی مراکز کی تعمیر وتوسیع سے روکے۔ اور جن مراکز کی شکل وصورت مساجد کی طرح ہے ان کی مینار ومحراب کو مسمار کرے اور قادیانیوں کی دکانوں پر جہاں پر قرآنی آیات لکھی گئی ہیں انہیں بھی مٹایا جائے۔ مقررین نے کہا کہ انتظامیہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ کرے۔ ہم ہر صورت جانوں کے نذارنے پیش کر کے ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کریں۔

کھڈارو ضلع بدین میں ختم نبوت کانفرنس کی رپورٹ

۴۰ قادیانیوں کے قبول اسلام پر کھڈارو ضلع بدین میں ایک عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کا اہتمام جناب قاری محمد حسین، مولانا حبیب الرحمٰن اور دیگر احباب نے کیا تھا۔ کانفرنس میں بدین، تلہار، ٹنڈو باگو، کھوسکی، شادی لارج، ٹالہی، ٹنڈو غلام علی، ماتلی کے علاقوں سے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عشاء کی نماز سے شروع ہونے والی کانفرنس صبح کے چار بجے تک جاری رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے بیان میں ۴۰ قادیانیوں کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان نومسلم افراد کا قبول اسلام یقیناً ہمارے بزرگوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ جو بار بار ایسے علاقوں میں حضورﷺ کی ختم نبوت کے تذکرہ کو عام کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان افراد کا مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنا اور حضورﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرنا، دنیا اور آخرت میں کامیابی کا سبب بنے گا۔ یاد رہے کہ دو سال قبل اسی علاقے کے ۱۳۰ سو سالہ عمر کے محراب خان نامی شخص نے بھی قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا۔ قادیانی اسی محراب خاں کو مرزا غلام احمد قادیانی کا صحابی کہتے تھے۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ انشاء اللہ قادیانیت کے خاتمے تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ تحریک جاری رہے گی۔ اسلام قبول کرنے والے ۴۰ افراد کی ختم نبوت کانفرنس میں عزت افزائی کے لئے سندھ کی روایات کے مطابق اجرک پہنائی گئی اور دعا کی گئی کہ ختم نبوت کانفرنس میں سندھ بھر کے نامور خطیب اور مقررین جن میں مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا اسد اللہ حیدری، مولانا عبدالرحیم پٹھان، مولانا گل حسن زور، مولانا خان محمد پٹھان نے بیان کیا۔ اسلام قبول کرنے والے حضرات نے کہا کہ ہم نے قادیانیت کو قبول کرنے کی بہت بڑی غلطی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے ہمیں ہدایت سے نوازا ہے اور حضورﷺ کی ختم نبوت سے وابستگی کی توفیق بخشی ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ ہمارے لئے اور خصوصاً ہمارے ان رشتہ داروں کے لئے جو ابھی قادیانی ہیں اور مسلمان نہیں ہوئے۔ خصوصی دعائیں فرمائیں۔ آمین!

اشاریہ ماہنامہ لولاک جلد۱۴ / سن ۲۰۱۰ء

محمد شاہد حنیف

انچارج شعبہ رسائل وجرائد مجلس التحقیق الاسلامی،

عظمتِ رسالتؐ

غلام رسول دین پوری	ختم نبوت، حیات ونزولِ مسیحؑ اور علاماتِ قیامت پر چالیس احادیث بمعہ خطبہ جمعہ	جلد۱۴شمارہ۱/۱۳-۳۷
ادارہ	بہاولپور میں توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاجی ریلی	جلد۱۴شمارہ۳/۵۳
نذیر احمد تونسویؒ	مسئلہ ختم نبوت......ذکری فتنہ اور اُس کا حل	جلد۱۴شمارہ۵/۹-۱۲
اللہ وسایا، مولانا	تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد میں سیالکوٹ کا حصہ [۱۹۵۳ء ودیگر تحریکیں]	جلد۱۴شمارہ۵/۴۰-۴۲
محمد یوسف لدھیانویؒ	عقیدہ ختم نبوت پر ایمان......دین کا لازمی اور بنیادی تقاضا	جلد۱۴شمارہ۹/۳۸-۴۱
ادارہ	۷ر ستمبر ملک بھر میں جوش وجذبہ کے ساتھ منایا گیا	جلد۱۴شمارہ۱۰/۲۷
عبدالرؤف سکھروی	گستاخانِ رسولؐ (خسرو پرویز تا ابوعفک) کا بدترین انجام اور عظمتِ رسالت	جلد۱۴شمارہ۱۱/۱۷-۲۵
ادارہ (مبصر)	مخزن الرسالتؐ المعروف ختم نبوت از سیّد مقصود شاہ	جلد۱۴شمارہ۲/۵۱
ادارہ (مبصر)	تحریک ختم نبوت ۵۳-۷۴-۱۹۸۴ء میں بلوچستان کا حصہ از فیاض حسن سجاد	جلد۱۴شمارہ۴/۵۵
ادارہ (مبصر)	تحفظِ ختم نبوت مع ردِّ قادیانیت از محمود الحسن	جلد۱۴شمارہ۱۰/۵۴
ادارہ (مبصر)	تحفظ ختم نبوت اور پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کا کردار از محمد الیاس اعظمی	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۶

☆☆ مزید دیکھیے قادیانیت

سیرتِ انبیاءِ کرام

محمد راشد مدنی	حضرت مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات	جلد۱۴شمارہ۱/۱۱-۱۲
عبدالرحمٰن طاہر	رسول اللہ ﷺ، پیامبرِ امن	جلد۱۴شمارہ۳/۵-۱۰
لعل شاہ کاکڑ	عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور ہماری ذمہ داری	جلد۱۴شمارہ۵/۶-۸
محمد اسماعیل شجاع آبادی	معراج النبی ﷺ	جلد۱۴شمارہ۷/۷-۱۰
سلیم اللہ خان، مولانا	سرورِ کائنات ﷺ کا کردار [خطاب ختمِ نبوت کانفرنس ایبٹ آباد/ مرتب: ساجد اعوان]	جلد۱۴شمارہ۱۰/۴۸-۵۰
ادارہ (مبصر)	رسول اللہ ﷺ کے مقدس آنسو از ظہور الدین بٹ	جلد۱۴شمارہ۳/۵۴
ادارہ (مبصر)	خطبات سیرت النبی ﷺ از محمد اسحٰق ملتانی	جلد۱۴شمارہ۳/۵۵

سیرتِ صحابہ کرامؓ

محمد اسماعیل شجاع آبادی	شہیدِ کربلا حضرت سیّدنا حسینؓ	جلد۱۴شمارہ۱/۴-۸

محمد اسماعیل شجاع آبادی	دریائے نیل کے نام حضرت عمرؓ کا خط	جلد۱۴شمارہ۱/ ۹-۱۰
محمد اسماعیل شجاع آبادی	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری سے صحابہ کرامؓ کی ملاقات	جلد۱۴شمارہ۳/ ۱۱
طالب ہاشمی	حضرت عمرو بن عبسہؓ	جلد۱۴شمارہ۴/ ۶-۱۱
مصباح الدین شکیل	صاحب النبی ﷺ......حضرت ابوبکر صدیقؓ	جلد۱۴شمارہ۷/ ۱۱-۱۵
طالب ہاشمی	حضرت ثوبانؓ......مولیٰ رسول ﷺ	جلد۱۴شمارہ۸/ ۷-۱۰
محمد اسماعیل شجاع آبادی	سیّدنا علی المرتضیٰؓ......حیات وخدمات [۲/۱ اقساط]	جلد۱۴شمارہ۹/ ۵-۷، جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۶-۱۲
محمد اسماعیل شجاع آبادی	حضرت عثمان غنیؓ......حیات وخدمات	جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵-۱۳
ادارہ (مبصر)	صحابہ کرامؓ اور اُن پر تنقید (مولانا مودودی کی خلافت وملوکیت کا جائزہ) از محمد عبداللہ	جلد۱۴شمارہ۳/ ۵۴
ادارہ (مبصر)	کاروانِ جنت (صحابہ کرامؓ جن کو جنت کی بشارت ملی) از محمد عبداللہ	جلد۱۴شمارہ۳/ ۵۴

حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

اللہ وسایا، مولانا	شیخ قبلہ مولانا خواجہ خان محمدؒ کی وفات اور بعد کی صورتِ حال [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۶/ ۳-۶
اللہ وسایا، مولانا	میرِ کارواں کی رحلت [خواجہ خان محمدؒ اور تحفظ ختم نبوت کی تحریکیں ودیگر حالات/ ۵/۱ اقساط]	جلد۱۴شمارہ۶/ ۷-۳۷، جلد۱۴شمارہ۷/ ۱۶-۳۹، جلد۱۴شمارہ۸/ ۲۹-۴۴، جلد۱۴شمارہ۹/ ۲۰-۲۷، جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۱۷-۲۴
محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا خواجہ خان محمدؒ: حیات وخدمات	جلد۱۴شمارہ۶/ ۳۸-۴۲
فیاض حسن سجاد	مولانا خواجہ خان محمدؒ	جلد۱۴شمارہ۶/ ۴۳-۴۶
محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا خواجہ خان محمدؒ: علماء ومشائخ کی نظر میں	جلد۱۴شمارہ۷/ ۴۰-۴۳
ادارہ	اخبارات کا خراجِ تحسین	جلد۱۴شمارہ۷/ ۴۴-۴۶
محمد علی صدیقی	خانقاہ سراجیہ کے معمولات	جلد۱۴شمارہ۷/ ۴۷-۴۹
ادارہ	تونسہ شریف میں حضرت والا کو خراجِ تحسین	جلد۱۴شمارہ۷/ ۴۹
ادارہ	جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن اور گولارچی میں تعزیتی جلسہ	جلد۱۴شمارہ۷/ ۵۳+۵۶
ادارہ	ٹنڈو آدم کے وفد کی خانقاہ سراجیہ آمد	جلد۱۴شمارہ۷/ ۵۴
محمد یوسف، مانسہرہ	ہمارے شیخ قدس سرہ [خواجہ خان محمدؒ/ نظم]	جلد۱۴شمارہ۷/ ۵۷
عبدالستار توحیدی	رُشد وہدایت کا سورج غروب ہوگیا	جلد۱۴شمارہ۸/ ۴۵-۴۶
ادارہ	محسن جمعیت کانفرنس اور مشترکہ تعزیتی بیان	جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۵-۵۶
ادارہ	ہمارے شیخ خواجہ خان محمدؒ [نظم]	جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۷
ادارہ	چیچہ وطنی میں ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی	جلد۱۴شمارہ۹/ ۵۶
ادارہ	مولانا خواجہ خان محمدؒ کی یاد میں خصوصی نمبر کی تیاری	جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۵+۰
عبدالمجید ندیم	اِک دیا اور بجھا	جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۲۵-۲۷

اللہ وسایا، مولانا	لولاک کا خصوصی شمارہ بر مولانا خواجہ خان محمدؒ [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۱۱/۴

دیگر شخصیات

محمد اسماعیل شجاع آبادی	امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے اوصاف وکمالات	جلد۱۴شمارہ۲/۱۲-۱۴
ادارہ	امام اہلِ سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی آخری وصیت	جلد۱۴شمارہ۲/۴۶
حماد القاسمی	مولانا مفتی منظور احمد تونسویؒ کا سانحہ ارتحال	جلد۱۴شمارہ۲/۴۹
رشید احمد لدھیانوی	ایک فقیر منش شخصیت نور محمد ہاشمیؒ	جلد۱۴شمارہ۳/۱۷-۲۰
عبدالغفار توحیدی	مولانا عبدالستار توحیدیؒ	جلد۱۴شمارہ۴/۳۰-۳۶
محمد اسماعیل شجاع آبادی	امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	جلد۱۴شمارہ۹/۱۵-۱۹
ادارہ	پروفیسر حافظ محمد انور ندیمؒ (بہاولپور) شہید کردیے گئے	جلد۱۴شمارہ۱۰/۲۴
محمد بن یامین کمبوہ	ملفوظات شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ	جلد۱۴شمارہ۱۰/۲۸-۳۰
ادارہ	احمد پور شرقیہ میں قادیانیوں کے ہاتھوں ایک مسلمان کا قتل	جلد۱۴شمارہ۱۱/۴۰
ادارہ	پندرہ روزہ المنبر فیصل آباد کا "پروفیسر عبدالجبار شاکر" نمبر [مدیر: زاہد اشرف]	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۶
ادارہ (مبصر)	سوانح قاری محمد عارفؒ از قاری فیوض الرحمٰن	جلد۱۴شمارہ۲/۵۰
ادارہ (مبصر)	خطبات حضرت جیؒ (مولانا محمد یوسف کاندھلوی) [مرتب: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ]	جلد۱۴شمارہ۴/۵۶
ادارہ (مبصر)	امام اعظم ابوحنیفہؒ: حیات وفقہی کارنامے از مشتاق احمد قریشی	جلد۱۴شمارہ۶/۵۶
ادارہ (مبصر)	حیاتِ نفیس (سیّد نفیس الحسینیؒ) از محمد اسماعیل شجاع آبادی	جلد۱۴شمارہ۱۰/۵۴
ادارہ (مبصر)	حضرت مولانا محمد جالندھریؒ: سوانح وافکار از محمد اسماعیل شجاع آبادی	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۵
ادارہ (مبصر)	تحفظ ختم نبوت اور پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کا کردار از محمد الیاس اعظمی	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۶

ادارہ: حامد سراج کے لیے دعائے صحت کی اپیل......جلد۱۴شمارہ۲/۵۵ ○ عبدالرحمٰن جامی (جلال پور پیروالا) کے لیے دعائے صحت......جلد۱۴شمارہ۱۰/۲۷ ○ محمد اکرم طوفانی کے لیے دعائے صحت کی اپیل......جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۴

وفیات

اللہ وسایا، مولانا	سیّد ذوالکفل بخاریؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱/۳۸
اللہ وسایا، مولانا	پیر طریقت مولانا عبدالجلیلؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱/۳۸
اللہ وسایا، مولانا	چودھری محمد امینؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱/۳۹
اللہ وسایا، مولانا	حافظ محمد خالدؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱/۴۰
اللہ وسایا، مولانا	صوفی امانت علی نقشبندیؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱/۴۰
ادارہ	محمد عابد (سیالکوٹ) کی اہلیہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۲/۱۱
ادارہ	حاجی عبدالرحمٰن (گوجرانوالہ) کی والدہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۲/۱۴
ادارہ	مولانا نور محمد (سرگودھا) کی والدہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۲/۱۴

ادارہ	مولانا محمد عارف شامی (گوجرانوالہ) کے والد گرامی کی وفات	جلد۱۴شمارہ۲/۳۵
ادارہ	حافظ بشیر احمدؒ (گوجرانوالہ) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۲/۳۹
ادارہ	مولانا نجم الحق جالندھری کی اہلیہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۳/۴
ادارہ	صوفی عبدالکریم لدھیانویؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۳/۵۰
ادارہ	قاری حفیظ اللہ تونسوی کے والد گرامی کی وفات	جلد۱۴شمارہ۳/۵۰
ادارہ	مولانا غلام مصطفیٰ کی والدہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۳/۵۰
ادارہ	حاجی عبدالحی انصاری کے دو بھتیجوں کی وفات	جلد۱۴شمارہ۳/۵۱
ادارہ	ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ کو صدمہ	جلد۱۴شمارہ۳/۵۱
ادارہ	مولانا عبدالرؤف چشتی کے والد گرامی کی وفات	جلد۱۴شمارہ۳/۵۱
اللہ وسایا، مولانا	مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی شہادت [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۴/۳
اللہ وسایا، مولانا	مولانا عبدالغفور ندیمؒ کی شہادت [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۴/۳
اللہ وسایا، مولانا	مولانا فیروز خانؒ کی وفات [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۴/۳
اللہ وسایا، مولانا	مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اور آپ کے رفقا کی شہادت	جلد۱۴شمارہ۴/۹-۱۱
اللہ وسایا، مولانا	مولانا مفتی فخرالزمانؒ کی شہادت	جلد۱۴شمارہ۴/۱۲
اللہ وسایا، مولانا	حافظ محمد حذیفہؒ بن سعید احمد جلال پوریؒ کی شہادت	جلد۱۴شمارہ۴/۱۲
اللہ وسایا، مولانا	عبدالرحمنؒ (سری لنکن) کی شہادت	جلد۱۴شمارہ۴/۱۲-۱۳
ادارہ	سیّد احمد حسین زیدؒ (گوجرانوالہ) کی والدہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۴/۵۳
ادارہ	محمد یٰسین گجرؒ (نعت خواں) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۴/۵۴
ادارہ	مولانا رشید احمد رشیدیؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۴/۵۴
ادارہ	چودھری غلام مرتضیٰؒ (ساہیوال) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۴/۵۴
اللہ وسایا، مولانا	آہ! مولانا فیروز خانؒ	جلد۱۴شمارہ۵/۲۱-۲۳
فیاض حسن سجاد	مولانا مفتی سعید احمد جلال پوریؒ اور مفتی فخرالزمانؒ	جلد۱۴شمارہ۵/۲۴-۲۶
دین محمد فریدی	میرے مشفق و مہربان رہبر [مولانا سعید احمد جلال پوریؒ]	جلد۱۴شمارہ۵/۲۷-۲۹
اللہ وسایا، مولانا	جناب خواجہ محمد زاہدؒ کی شہادت	جلد۱۴شمارہ۵/۳۰
ادارہ	قاری اللہ یار راشدؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۸/۵۳
اللہ وسایا، مولانا	مولانا قاضی عبداللطیفؒ کی وفات [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۹/۳
اللہ وسایا، مولانا	مولانا شریف اللہؒ کی وفات [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۹/۳
ادارہ	حاجی فیاض حسن سجادؒ کوئٹہ کے بھائی کی وفات	جلد۱۴شمارہ۹/۱۹
ادارہ	قاضی بشیر احمدؒ (ڈیرہ غازی خان) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۹/۴۹

ادارہ	قاری محمد شریفؒ (شجاع آباد) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱۰/۱۲
ادارہ	قاضی قمر الصالحین کی اہلیہ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱۰/۲۴
ادارہ	سیّد افتخار الحسن شاہؒ (قادر آباد) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱۱/۱۳
ادارہ	مولانا محبوب عالمؒ (قادر آباد) کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱۱/۱۳
ادارہ	مولانا محمد یوسف پلندریؒ کی وفات	جلد۱۴شمارہ۱۱/۱۳

تذکرے

ادارہ	مرحومین کے لیے دعائے مغفرت	جلد۱۴شمارہ۱/۵۵
ادارہ	اکابرین وفاق المدارس پاکستان از محمد اکبر شاہ بخاری	جلد۱۴شمارہ۶/۵۶
ادارہ (مبصر)	فراقِ یاراں از مولانا اللہ وسایا کی دوسری جلد (یادِ دلبراں) کی اشاعت	جلد۱۴شمارہ۱/۵۶
ادارہ (مبصر)	یادگار تحریریں (اکابر علما کی نایاب تحریریں) [مرتب: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان]	جلد۱۴شمارہ۲/۵۰
ادارہ (مبصر)	یادگار ملاقاتیں (اکابر علما سے ملاقاتیں) [مرتب: محمد اسحٰق ملتانی]	جلد۱۴شمارہ۲/۵۱
ادارہ (مبصر)	دار العلوم دیوبند کی پچاس مثالی شخصیات از قاری محمد طیبؒ	جلد۱۴شمارہ۳/۵۵
ادارہ (مبصر)	شمعِ رسالت کے پروانوں کے ایمان افروز واقعات از محمد اسحٰق ملتانی	جلد۱۴شمارہ۴/۵۶

عبادات

غلام محمد	نفس وقلب اور اصلاحِ نفس، قرآن کی روشنی میں	جلد۱۴شمارہ۴/۴-۸
سعید احمد جلال پوری	شبِ برأت	جلد۱۴شمارہ۸/۱۱-۱۴
ابوالحسن علی ندویؒ	رمضان المبارک کا استقبال	جلد۱۴شمارہ۸/۱۵-۱۷
محمد یوسف لدھیانویؒ	آدابِ رمضان المبارک [فضائل ومسائل]	جلد۱۴شمارہ۸/۱۸-۲۵
عبدالقیوم دین پوری	مصارف ومسائل زکوٰۃ	جلد۱۴شمارہ۸/۲۶-۲۷
محمد یوسف لدھیانویؒ	صدقۂ فطر اور اس کے احکام	جلد۱۴شمارہ۹/۱۳-۱۴
محمد زبیر اشرف	عید اور ماہِ شوال کی فضیلت	جلد۱۴شمارہ۹/۸-۱۲
محمد اسماعیل شجاع آبادی	عید الاضحیٰ اور اس کے احکام	جلد۱۴شمارہ۱۱/۱۴-۱۶
ادارہ (مبصر)	مجموعہ نفلی عبادات از مفتی محمد انصر رؤف	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۶

اسلام کا معاشرتی نظام

محمد یونس جنجوعہ	اخلاق کی اہمیت وفضائل	جلد۱۴شمارہ۲/۱۵-۱۸
محمد اسماعیل شجاع آبادی	بدکاری کے ذرائع کا انسداد	جلد۱۴شمارہ۳/۱۲
ادارہ	اسلامی تہذیب از اشرف علی تھانویؒ [مرتبین: زید مظاہری + محمد اقبال قریشی]	جلد۱۴شمارہ۳/۵۴
صدیق باندیؒ	معاشرتی اصلاح کے متعلق چند زریں ہدایات [نکاح، حقوقِ زوجین وغیرہ]	جلد۱۴شمارہ۴/۲۳-۲۹

ادارہ (مبصر)	تحفۃ النساء از کمال الدین	جلد۱۴شمارہ۲/۵۱

تعلیم و تعلم اور دینی مدارس

محمد حنیف جالندھری	مدارس پر چھاپے......ایک سوچا سمجھا منصوبہ	جلد۱۴شمارہ۳/۱۴-۱۵
محمد حنیف جالندھری	اربابِ مدارس کے لیے چند قابلِ غور اُمور [ایک خاتون کے مکتوب کی روشنی میں]	جلد۱۴شمارہ۱۰/۳۱-۳۷
ادارہ (مبصر)	نفیس تشریح السراجی (نصابی کتاب) از سیّد وقار علی	جلد۱۴شمارہ۵/۵۶

تصویر وطن

اللہ وسایا، مولانا	بم دھماکوں اور دہشت گردی کا ذمہ دار کون؟ [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۱/۳
اللہ وسایا، مولانا	کراچی کی بھسم کی سازش (یومِ عاشورہ پر بم دھماکے) [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۲/۳
محمد حسین مختی	کراچی کے حادثہ (یومِ عاشورہ پر بم دھماکے) پر کھلا خط	جلد۱۴شمارہ۳/۲۱-۲۴
محمد صدیق جالندھری	برسر اقتدار طبقہ کو چند نصائح	جلد۱۴شمارہ۴/۱۴-۲۲
اللہ وسایا، مولانا	سیلاب یا عذاب؟ [ملک بھر میں تباہی/اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۱۰/۳-۴
محمد صدیق، مولانا	عذابِ الٰہی اور اس کے اسباب [ملک میں سیلاب کی تباہی]	جلد۱۴شمارہ۱۰/۱۳-۱۶
اللہ وسایا، مولانا	یا اللہ رحم فرما......خواجہ فریدالدینؒ کے مزار پر دھماکہ [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۱۱/۳

منصبِ رسالت پر ڈاکہ زنی

ادارہ	تکونڈی نزد الہ آباد میں نیا 'مدعی نبوت'	جلد۱۴شمارہ۴/۵۰
ادارہ	زید حامد سے متعلق علماءِ کرام و تنظیم اسلامی کا مؤقف	جلد۱۴شمارہ۵/۴۳-۴۶
ادارہ	جھوٹے مدعی نبوت کے مرید زید حامد کی رسوائی	جلد۱۴شمارہ۸/۱۰
عبدالرؤف سکھروی	گستاخانِ رسولؐ (خسرو پرویز تا ابوعفک) کا بدترین انجام اور عظمتِ رسالت	جلد۱۴شمارہ۱۱/۱۷-۲۵
ادارہ (مبصر)	رہبر کے روپ میں رہزن (زید حامد کے عقائد و افکار) از مولانا سعید احمد جلال پوریؒ	جلد۱۴شمارہ۵/۵۵

قادیانیت

ادارہ	قادیانی سپرنٹنڈنٹ جیل فیصل آباد کا ظلم	جلد۱۴شمارہ۱/۸
محمد راشد گورکھپوری	رپورٹ شعبہ تحفظ ختم نبوت مظاہر علوم سہارنپور [۱۴۱۸ھ تا ۱۴۳۰ھ]	جلد۱۴شمارہ۱/۴۱-۵۰
ادارہ	قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ [جامعہ خیر المدارس ملتان کا ایک فتویٰ]	جلد۱۴شمارہ۲/۱۹-۲۰
کفایت اللہ بودلہ	تحریفِ قرآن اور قادیانیت	جلد۱۴شمارہ۲/۳۰-۳۵
اللہ وسایا، مولانا	احتساب قادیانیت' جلد اکتیس کا دیباچہ	جلد۱۴شمارہ۲/۳۶-۳۹
مجاہد الحسینی، مولانا	حدود حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ کے مضر اثرات	جلد۱۴شمارہ۲/۴۰-۴۶
غلام رسول دین پوری	اسلام اور قادیانیت......ایک تقابلی مطالعہ [۴/اقساط]	

جلد۱۴شمارہ۲/۲۱-۲۹، جلد۱۴شمارہ۳/۳۱-۳۵، جلد۱۴شمارہ۴/۳۱-۳۷، جلد۱۴شمارہ۵/۳۴-۳۹

ادارہ	وہاڑی میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر تین ملزمان کو سزا	جلد۱۴شمارہ۳/۱۰
محمد رحمت اللہ	حرمین شریفین کی زیارت اور مرزائیوں کا دھوکہ	جلد۱۴شمارہ۳/۲۹-۳۶
ادارہ	ڈیرہ غازی خاں میں قادیانی میت کو مسلمان قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیا گیا	جلد۱۴شمارہ۳/۴۰
محمد خالد نثار	سنجر چانگ میں قادیانیت کا تعاقب	جلد۱۴شمارہ۳/۴۶
اللہ وسایا، مولانا	احتساب قادیانیت' جلد بتیس کا دیباچہ	جلد۱۴شمارہ۴/۴۷-۴۸
اللہ وسایا، مولانا	ایک اور مرزا قادیانی	جلد۱۴شمارہ۷/۵۰-۵۳
اللہ وسایا، مولانا	لاہور میں قادیانی مراکز پر حملہ [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۷/۳-۶
محمد ازہر، مولانا	مسلمانوں سے اور کس رواداری کی توقع ہے؟ (سانحہ قادیانی مراکز) [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۸/۳-۶
ادارہ	سانحہ (قادیانی مراکز) لاہور کی انکوائری سپریم کورٹ سے کروائی جائے [اداریہ]	جلد۱۴شمارہ۸/۶
رفیق دلاوریؒ، ابوالقاسم	مرزائیت کے ماخذ اور اُصولِ مذہب [۳/اقساط] جلد۱۴شمارہ۸/۴۷-۵۳، جلد۱۴شمارہ۹/۴۲-۴۵، جلد۱۴شمارہ۱۰/۳۸-۴۴	
محمد حنیف جالندھری	میاں نواز شریف کا بیان 'قادیانی بھائی' [شفقت محمود کے کالم کا جائزہ]	جلد۱۴شمارہ۱۰/۴۵-۴۷
محمد صدیق، مولانا	صدرِ پاکستان کی خدمت میں بسلسلہ قادیانیت	جلد۱۴شمارہ۱۰/۵۱-۵۳
محمد نوید شاہین	نواز شریف اور قادیانیت [نواز شریف کا بیان کہ 'قادیانی بھائی ہیں' کے پس منظر میں]	جلد۱۴شمارہ۱۱/۲۶-۳۴
شعیب فردوس	قادیانیوں کی پاکستان دشمنی	جلد۱۴شمارہ۱۱/۳۵-۳۶
ادارہ	احمد پور شرقیہ میں قادیانیوں کے ہاتھوں ایک مسلمان کا قتل	جلد۱۴شمارہ۱۱/۴۰
محمد شاہد سہارنپوری	جامعہ مظاہر علوم سہارنپور اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب......ایک تاریخ	جلد۱۴شمارہ۱۱/۴۶-۵۱
ادارہ	تونسہ کیس	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۲
ادارہ	چناب نگر کی ڈائری [قادیانیوں کی سرگرمیاں]	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۲
ادارہ	مرزا قادیانی گالیوں کا 'پیغمبر' تھا	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۳
ادارہ	قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۴
ادارہ (مبصر)	تعارف قادیانیت از محمد الیاس اعظمی	جلد۱۴شمارہ۱۰/۵۴
محمد یوسف (مبصر)	مکتوبِ خوشاب [کتاب 'قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے' از......]	جلد۱۴شمارہ۳/۳۷

☆☆ مزید دیکھیے عظمتِ رسالت اور نظمیں

قبولِ اسلام

ادارہ	۱۹ر خاندان پر مشتمل ایک سو دس افراد (سابق ہندو) کا قبول اسلام	جلد۱۴شمارہ۳/۱۳
سعید احمد جلال پوری	بلال احمد ولد ناصر احمد (سابق قادیانی) کا قبول اسلام اور......	جلد۱۴شمارہ۳/۲۵-۲۸
ادارہ	چناب نگر میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام	جلد۱۴شمارہ۴/۵۴
ادارہ	رتوچھ میں قادیانی نوجوان کا قبول اسلام	جلد۱۴شمارہ۴/۵۵
ادارہ	قادیانیوں کے مربی امیر حمزہ (اوکاڑہ) کا قبول اسلام	جلد۱۴شمارہ۴/۵۵

ادارہ	ایک قادیانی (فیاض احمد) کا خاندان سمیت قبولِ اسلام	جلد۱۴شمارہ۵/۲۶
ادارہ	محمد عامر (سابق قادیانی) کا اہلِ خانہ سمیت قبولِ اسلام	جلد۱۴شمارہ۸/۲۵
ادارہ	ہندو نوجوان (سابق نام چیتن/میرپورخاص) کا قبولِ اسلام	جلد۱۴شمارہ۱۱/۵۲

نظمیں

حیات پسروری	نیک مشورہ[نظم]	جلد۱۴شمارہ۱/۳۷
عبداللطیف گجراتی	کھنچواں نبی[نظم]	جلد۱۴شمارہ۱/۵۱-۵۴
....	بیشر پتر[نظم]	جلد۱۴شمارہ۱/۵۷
....	قادیانیت کے خلاف شعراء اسلام کا نعرہ حق[نظمیں]	جلد۱۴شمارہ۲/۴۷-۴۸
محمد اسحٰق قادری	مسیح موعود[نظم]	جلد۱۴شمارہ۳/۴۸
محمد اسحٰق قادری	سرکاری نبی[نظم]	جلد۱۴شمارہ۳/۴۸-۴۹

ختم نبوت کانفرنسیں: ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسیں: جلد۱۴شمارہ۱/۱۰ ــــ ختم نبوت کانفرنس، ہڑپہ: جلد۱۴شمارہ۲/۵۲ ــــ ○ اللہ وسایا، مولانا = ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد اور ہماری ذمہ داری [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۳/۳ ــــ ختم نبوت کانفرنسیں، فیصل آباد: جلد۱۴شمارہ۳/ ۴۷ ــــ ختم نبوت کانفرنسیں، لاہور: جلد۱۴شمارہ۳/۵۲ ــــ ختم نبوت کانفرنس، علی پور چٹھہ: جلد۱۴شمارہ۳/۵۳ ــــ ○ اللہ وسایا، مولانا = ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۴/۳ ــــ ختم نبوت کانفرنس، دریا خان: جلد۱۴شمارہ۴/۲۹ ــــ تم نبوت کانفرنس، ٹھیڑی: جلد۱۴شمارہ۴/ ۲۹ ــــ ختم نبوت کانفرنس، کہروڑ پکا: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، ڈاہرانوالی، حافظ آباد: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، رسول نگر علی پور چٹھہ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، سکھر کی کاروائی: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۲-۴۳ ــــ ○ احسان احمد، قاضی = ختم نبوت کانفرنس، سکھر کا خطبۂ صدارت: جلد۱۴شمارہ۴/۴۴-۴۵ ــــ ختم نبوت کانفرنس، سکھر کی قراردادیں: جلد۱۴شمارہ۴/۴۵ ــــ ختم نبوت کانفرنس، بھریا روڈ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۶ ــــ ختم نبوت کانفرنس، گمبٹ: جلد۱۴ شمارہ۴/ ۴۶ ــــ ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۸ ــــ ختم نبوت کانفرنس، چنتی، چکوال: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۰ ــــ ختم نبوت کانفرنس، جامعہ قاسمیہ، گوجرانوالہ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، سلانوالی: جلد۱۴ شمارہ۴/ ۵۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، کراچی: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، کنجوانی، سمندری: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۱ ــــ ختم نبوت کانفرنس، محراب پور: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۲ ــــ تم نبوت کانفرنس، لیہ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۲ ــــ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ: جلد۱۴ شمارہ۴/ ۵۲ ــــ ○ اللہ وسایا، مولانا = ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ کی کامیابی [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۵/۳-۵ ــــ ختم نبوت کانفرنس، تلے عالی: جلد۱۴شمارہ۵/ ۸ ــــ ختم نبوت کانفرنس، گوجرانوالہ: جلد۱۴شمارہ۵/ ۸ ــ ــ ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ: جلد۱۴شمارہ۵/۲۰ ــ ــ ختم نبوت کانفرنس، گرجاکھ، گوجرانوالہ: جلد۱۴شمارہ۵/۲۳ ــ ــ ختم نبوت کانفرنس، بے چٹھہ، کامونکی: جلد۱۴ شمارہ۵/۲۳ ــ ــ ختم نبوت کانفرنس، کنگنی والا، گوجرانوالہ: جلد۱۴شمارہ۵/۲۳ ــــ ختم نبوت کانفرنس، بھڑی شاہ رحمان: جلد۱۴شمارہ۵/۲۳ ــــ ○ عزیز احمد، صاحبزادہ = ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ کا خطبہ صدارت: جلد۱۴شمارہ۵/۳۱-۳۳ ــــ ختم نبوت کانفرنس، پشاور: جلد۱۴شمارہ۵/۳۳ ــــ ختم نبوت کانفرنس، پاک پتن: جلد۱۴شمارہ۵/۳۹ ــــ ختم نبوت کانفرنس، خانیوال: جلد۱۴ شمارہ۵/۴۲ ــــ ○ محمد اسماعیل شجاع آبادی = ختم نبوت کانفرنس، سیالکوٹ: جلد۱۴شمارہ۵/۴۹-۵۴ ــــ ○ ساجد اعوان = ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد کا خطبۂ صدارت: جلد۱۴شمارہ۶/ ۴۷-۴۹ ــــ ○ اعجاز

احمد=ختم نبوت کانفرنس، ایبٹ آباد کی تفصیلی رپورٹ: جلد۱۴شمارہ۶/ ۵۰-۵۴ ــــ ختم نبوت کانفرنس، فیصل آباد: جلد۱۴شمارہ۸/ ۲۷ ــــ ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈو آدم: جلد۱۴ شمارہ۸/ ۴۶ ــــ ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈو آدم: جلد۱۴شمارہ۹/ ۵۴ ــــ ختم نبوت کانفرنس، مظفرگڑھ: جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۶ ــــ ○ اللہ وسایا=۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۹/ ۴ ــــ ○ عبدالرزاق سکندر=ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم [پیغام]: جلد۱۴شمارہ۹/ ۲۸ ــــ ○ عبدالمجید لدھیانوی=ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم [پیغام]: جلد۱۴ شمارہ۹/ ۲۹ ــــ ○ فضل الرحمٰن، مولانا=ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم [پیغام]: جلد۱۴شمارہ۹/ ۳۰ ــــ ○ عزیز احمد، صاحبزادہ=ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم [پیغام]: جلد۱۴شمارہ۹/ ۳۱ ــــ ○ خالد محمود، مفتی=ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم ...... پس منظر وضرورت: جلد۱۴ شمارہ۹/ ۳۲-۳۷ ــــ ○ اللہ وسایا، مولانا=۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم [تفصیلی رپورٹ]: جلد۱۴شمارہ۹/ ۴۶-۴۹ ــــ ○ جنگ، روزنامہ=۲۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم: جلد۱۴شمارہ۹/ ۵۰-۵۵ ــــ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی منتظمہ کا اجلاس: جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۵۳ ــــ ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا: جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۵۶ ــــ تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۲۵ ــــ ○ محمد اسماعیل شجاع آبادی=آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر کی اجمالی رپورٹ: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۳۷-۴۰ ــــ ○ عبدالحکیم نعمانی=ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر کی جھلکیاں اور قراردادیں: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۴۱-۴۵

سہ روزہ ردِّ قادیانیت کورس : لاہور : جلد۱۴شمارہ۳/ ۵۲ ــــ نواب شاہ : جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۲ ــــ خانیوال : جلد۱۴شمارہ۶/ ۵۵ ــــ لاہور: جلد۱۴شمارہ۶/ ۵۵ ــــ علی پور: جلد۱۴شمارہ۶/ ۵۵ ــــ سکھر: جلد۱۴شمارہ۷/ ۵۴ ــــ شالیمار ٹاؤن، لاہور : جلد۱۴شمارہ۷/ ۵۵ ــــ ٹیکسلا : جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۴ ــــ کھڈیاں، قصور : جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۵ ــــ گوجرانوالہ : جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۵ ــــ گوجرانوالہ: جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۵ ــــ ○ اللہ وسایا، مولانا=چناب نگر: جلد۱۴شمارہ۹/ ۴ ــــ شادی پورہ، لاہور: جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۴۴ ــــ چناب نگر کی اختتامی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال: جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۵۵-۵۶ ــــ ٹوبہ کے تین مقامات: جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۵۶ ــــ چناب نگر: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۲ ــــ قادر آباد: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۳

مرکز اور مرکزی مبلغین کی سرگرمیاں: ○ اللہ وسایا، مولانا=لولاک کا نیا سال [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۱/ ۳ ــــ مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس: جلد۱۴شمارہ۱/ ۵۵ ــــ ضلع بدین (سندھ) کی ڈائری [قائدین ختم نبوت کی سرگرمیاں]: جلد۱۴شمارہ۱/ ۵۶ ○ اللہ وسایا، مولانا=عالمی مجلس کی مرکزی عاملہ کا اجلاس [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۲/ ۴-۵ ــــ لولاک کے خریداران، مبلغین حضرت و جماعتی رفقا سے درخواست: جلد۱۴شمارہ۲/ ۵ ــ ــ تذکرہ ہائے ختم نبوت کورس [تیاریاں، ذمہ داریاں، مہمانانِ گرامی اور رپورٹ]: جلد۱۴شمارہ۲/ ۵۳-۵۵ ــــ مرکزی مبلغین کے سہ ماہی اجلاس میں تبدیلی: جلد۱۴شمارہ۳/ ۴ ــــ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سلانوالی: جلد۱۴شمارہ۳/ ۱۰ ــــ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ گوجرانوالہ: جلد۱۴ شمارہ۳/ ۱۶ ــــ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سکھر: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۹ ــــ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ خوشاب: جلد۱۴ شمارہ۴/ ۵۰ ــــ مرکزی مبلغین کا اندرونِ سندھ کا دورہ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۲ ــ ــ مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس: جلد۱۴ شمارہ۵/ ۸ ــ ــ رابطہ کمیٹی کا اجلاس ۲۲/ مارچ ۲۰۱۰ء: جلد۱۴شمارہ۵/ ۲۳ ــــ مرکزی دفتر، ملتان کے فون نمبر کی تبدیلی: جلد۱۴ شمارہ۶/ ۵۵ ــــ مرکزی مبلغین کے تبلیغی دورے: جلد۱۴شمارہ۹/ ۵۶ ○ اللہ وسایا، مولانا=مجلس کے راہنماؤں کے خلاف مقدمہ: جلد۱۴شمارہ۱۰/ ۴۴ ــــ مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس: جلد۱۴ شمارہ۱۰/ ۵۳ ○ اللہ وسایا، مولانا=عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کا انتخاب [اداریہ]: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۴ ــــ مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۳ ــــ قارئین سے ایک درخواست [برائے سالانہ چندہ/ ذیقعدہ کا شمارہ شائع نہیں ہوا]: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۴

دیگر سرگرمیاں : ○ محمد راشد گورکھپوری=رپورٹ شعبہ تحفظ ختم نبوت مظاہر علوم سہارنپور [۱۴۱۸ھ تا ۱۴۳۰ھ]:

جلد۱۴شمارہ۱/ ۴۱-۵۰ ـــــ تذکرہ ہائے ختم نبوت کورس [تیاریاں، ذمہ داریاں، مہمانانِ گرامی اور رپورٹ]: جلد۱۴شمارہ۲/ ۵۳-۵۵ ـــــ عظمتِ قرآن کانفرنس' راجو خانی' بدین: جلد۱۴شمارہ۳/ ۱۱ ـــــ لاہور کے جامعات میں تربیتی بیانات: جلد۱۴شمارہ۳/ ۱۳○ غلام رسول دین پوری = مسلم مسجد' نور پور کالونی کی واگزاری (ردِ قادیانیت) کی تفصیلی رپورٹ: جلد۱۴شمارہ۳/ ۳۸ ـــــ فیصل آباد میں سہ روزہ تربیتی ختم نبوت کورس: جلد۱۴شمارہ۳/ ۴۷ ـــــ بہاولپور میں ختم نبوت کورس: جلد۱۴شمارہ۳/ ۴۷ ـــــ سیرت کانفرنس' ہڑپہ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۱ ـــــ مولانا غلام مصطفیٰ کے تبلیغی پروگرام: جلد۱۴شمارہ۴/ ۴۹ ـــــ چناب نگر میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ: جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۰ ـــــ تتلے عالی میں مولانا غلام مصطفیٰ کا خطاب: جلد۱۴شمارہ۵/ ۸ ـــــ دفاع ختم نبوت کانفرنس' نوشہرہ ورکاں: جلد۱۴شمارہ۵/ ۸ ـــــ دفاع ختم نبوت' تلونڈی کھجور والی: جلد۱۴شمارہ۵/ ۸ ـــــ احتجاجی ختم نبوت کنونشن' گوجرانوالہ: جلد۱۴شمارہ۵/ ۸○ خبیب احمد = گوجرانوالہ ڈویژن (سیالکوٹ، ڈسکہ، پسرور، گلوٹیاں ودیگر علاقے) کی تبلیغی کارکردگی: جلد۱۴شمارہ۵/ ۴۷-۴۸ ـــــ بنوں میں سہ روزہ شعور ختم نبوت کورس: جلد۱۴شمارہ۷/ ۵۶ ـــــ محسن جمعیت کانفرنس [خواجہ خان محمدؒ]: جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۵ ـــــ ۲۹ویں سالانہ عظیم الشان کانفرنس' اٹک: جلد۱۴شمارہ۸/ ۵۵ ـــــ جلسہ ختم نبوت' نواب شاہ: جلد۱۴شمارہ۹/ ۱۲ ـــــ گوجرانوالہ میں تبلیغی سرگرمیاں: جلد۱۴شمارہ۹/ ۳۱ ـــــ گوجرانوالہ میں تبلیغی سرگرمیاں [عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی]: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۱ ـــــ مولانا محمد خان شیرانی اور محمد الیاس گھمن کی مرکزی دفتر آمد: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۳ ـــــ وفاق المدارس کے امتحان میں سہ ماہی کورس کا آغاز: جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۳

متفرقات

محمد یوسف	مکتوبِ خوشاب [کتاب 'قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے از......]	جلد۱۴شمارہ۳/ ۳۷
جمیل الرحمٰن اختر	مکتوب	جلد۱۴شمارہ۳/ ۴۸
محمد اسماعیل شجاع آبادی	بکھرے موتی [دعوت وتبلیغ]	جلد۱۴شمارہ۸/ ۲۸
ادارہ	ممبر قرآن بورڈ' لاہور محمد ناظم الدین کا مطالبہ	جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۴
ادارہ (مبصر)	اشاریہ ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور [مرتب: محمد شاہد حنیف]	جلد۱۴شمارہ۲/ ۵۰
ادارہ (مبصر)	خطباتِ احسان اللہ فاروقیؒ [مرتب: محمد ندیم پسروری]	جلد۱۴شمارہ۲/ ۵۰
ادارہ (مبصر)	مقدمہ اور شرعی فیصلہ از سیّد مقصود شاہ	جلد۱۴شمارہ۲/ ۵۱
ادارہ (مبصر)	نعمتوں کی حیرت انگیز بارش از عتیق الرحمٰن	جلد۱۴شمارہ۳/ ۵۵
ادارہ (مبصر)	کتاب المیت کا ترجمہ بعنوان سفرِ آخرت [مترجم: محمد اسحٰق ملتانی]	جلد۱۴شمارہ۳/ ۵۵
ادارہ (مبصر)	اصلاحی خطبات ومقالات از مفتی عبدالقادرؒ [مرتب: محمد اکبر شاہ بخاری]	جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۶
ادارہ (مبصر)	تقریر وتحریر کے آداب از اشرف علی تھانویؒ [مرتبین: زید مظاہری+محمد اسحٰق ملتانی]	جلد۱۴شمارہ۴/ ۵۶
ادارہ (مبصر)	اعمالِ دل از محمد صالح المنجد [مترجم: محمد اسحٰق ملتانی]	جلد۱۴شمارہ۵/ ۵۵
ادارہ (مبصر)	تحفہ حفاظ از افاداتِ محمد زکریا کاندھلویؒ/قاری محمد طیبؒ [مرتب: محمد اسحٰق ملتانی]	جلد۱۴شمارہ۵/ ۵۵
ادارہ (مبصر)	جدید مسائل کا حل [مرتب: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ' ملتان]	جلد۱۴شمارہ۵/ ۵۵
ادارہ (مبصر)	مرج البحرین از شیخ عبدالحق محدثؒ [مترجم: طیب اکیڈمی' ملتان]	جلد۱۴شمارہ۵/ ۵۶
ادارہ (مبصر)	قیامت قریب آرہی ہے از محمد بن عبدالرحمٰن العریفی [مترجم: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ]	جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۵
ادارہ (مبصر)	پندرہ روزہ المنبر فیصل آباد کا 'پروفیسر عبدالجبار شاکر' نمبر [مدیر: زاہد اشرف]	جلد۱۴شمارہ۱۱/ ۵۶

☆.................................☆

علماء کرام وخطباء حضرات سے اپیل

ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کیلئے وقف کریں

- عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ چنانچہ امام زین نجیمؒ نے الاشباہ والنظائر ص۱۰۲ پر لکھا ہے کہ: ’’اذا لم یعرف ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات‘‘ جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔
- آئین پاکستان کی رو سے قادیانی کافر ہیں۔ جبکہ وہ خود کو مسلمان اور امت محمدیہ کو کافر کہہ کر آئین سے بغاوت کر رہے ہیں۔
- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے بعد تحریک نظام مصطفی ﷺ، تحریک ایم، آر، ڈی، شیعہ سنی تنازعہ، لسانی قضیہ، عراق، ایران۔ کویت، عراق جنگیں، افغانستان میں روسی پھر امریکی یلغار، سقوط عراق سے سانحہ لال مسجد تک ہوشربا اور سنگین مسائل اور مجبوریوں کی وجہ سے ختم نبوت کے تحفظ کا کام اور قادیانیت کے احتساب کے عمل کی خطابت میں ثانوی حیثیت ہوگئی۔ حالانکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق حضور ﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضور ﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔
- ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس کی خدمت کرنے کے مترادف ہے۔
- لہٰذا: تمام خطیب حضرات سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ کم از کم ہر ماہ کا ایک جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کر کے شفاعت نبویؐ کے مستحق بنیں۔ قادیانیت سے خود بچنا اور امت کو بچانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

والسلام!

(مولانا خواجہ خواجگان) خواجہ خان محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 061-4783486

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ہے اتنی رفعتوں پر آشیاں صدیق اکبرؓ کا
کہ لوہا مانتی ہیں بجلیاں صدیق اکبرؓ کا
صداقت جھوم کر ایسی زباں کو چوم لیتی ہے
قصیدہ پڑھ رہی ہے جو زباں صدیق اکبرؓ کا
ہیں تاروں سے زیادہ نیکیاں صدیق اکبرؓ کی
ستائش گر نہ ہو کیوں آسماں صدیق اکبرؓ کا
بڑا اعزاز ہے نائب امیر کارواں ہونا
کہ احمدؐ ہے امیر کارواں صدیق اکبرؓ کا
یقیں کے پھول کھل اٹھتے تھے دل میں اس کی باتوں سے
صبا کردار تھا رگ بیاں صدیق اکبرؓ کا
جہاں عشق حبیب کبریا پر گفتگو ہوگی
اصولاً تذکرہ ہوگا وہاں صدیق اکبرؓ کا
یہ معراج محبت ہے، یہ معیار سعادت ہے
زباں ختم نبوت کی، بیاں صدیق اکبرؓ کا
خفا صدیق اکبرؓ سے ہو! کیا اس سے نہیں ڈرتے؟
خفا ہوگا وہ یار مہرباںؐ صدیق اکبرؓ کا
بشر تصدیق حاصل ہے اسے مہر نبوت کی
عمل کوئی نہیں ہے رائیگاں صدیق اکبرؓ کا

پروفیسر بشیر احمد بشر

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لا نبی بعدی

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

فرما گئے یہ ہادی

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اسلامیانِ پاکستان اس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور ارباب حل وعقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

عکاظ پرنٹرز لاہور 042-37574180

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت ملتان، پاکستان
061-4783486, 042-35862404